امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریبا تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افادات رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والاٰثار المرویۃ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد دوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اردو بازار لاہور فون 7246006

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضویۃ من الاحادیث النبویۃ والآثار المرویۃ
عرفی نام	•=•=•=•	جامع الاحادیث
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

انتساب

اس عظیم ہستی کے نام جس نے لاکھوں گم گشتگان راہ منزل کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ـــــــ جس نے بے شمار انسانوں کو عشق رسول کی دولت لازوال سے مالا مال کیا ـــــــ جس کی بارگاہ سے ہزاروں علماء ومشائخ نے اکتساب فیض کیا ـــــــ اور جس کے دست حق پرست پر کروروں اہل سنت و جماعت نے شرف بیعت حاصل کر کے دارین کی سعادتیں حاصل کیں ـــــــ

یعنی

تاجدار اہل سنت، شہزادۂ اعلیحضرت، آفتاب رشد وہدایت، واقف اسرار شریعت، امام المشائخ والفقہاء، مخدوم الاکابر والعلماء، سیدی ومرشدی وذخری لیومی وغدی حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ ابوالبرکات آل رحمٰن محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب قبلہ برکاتی نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ وبرد مضجعہ ـ

مولیٰ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے طفیل میری اس خدمت کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے ـ آمین

بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ و التسلیم

اجمالی فہرست جلد دوم
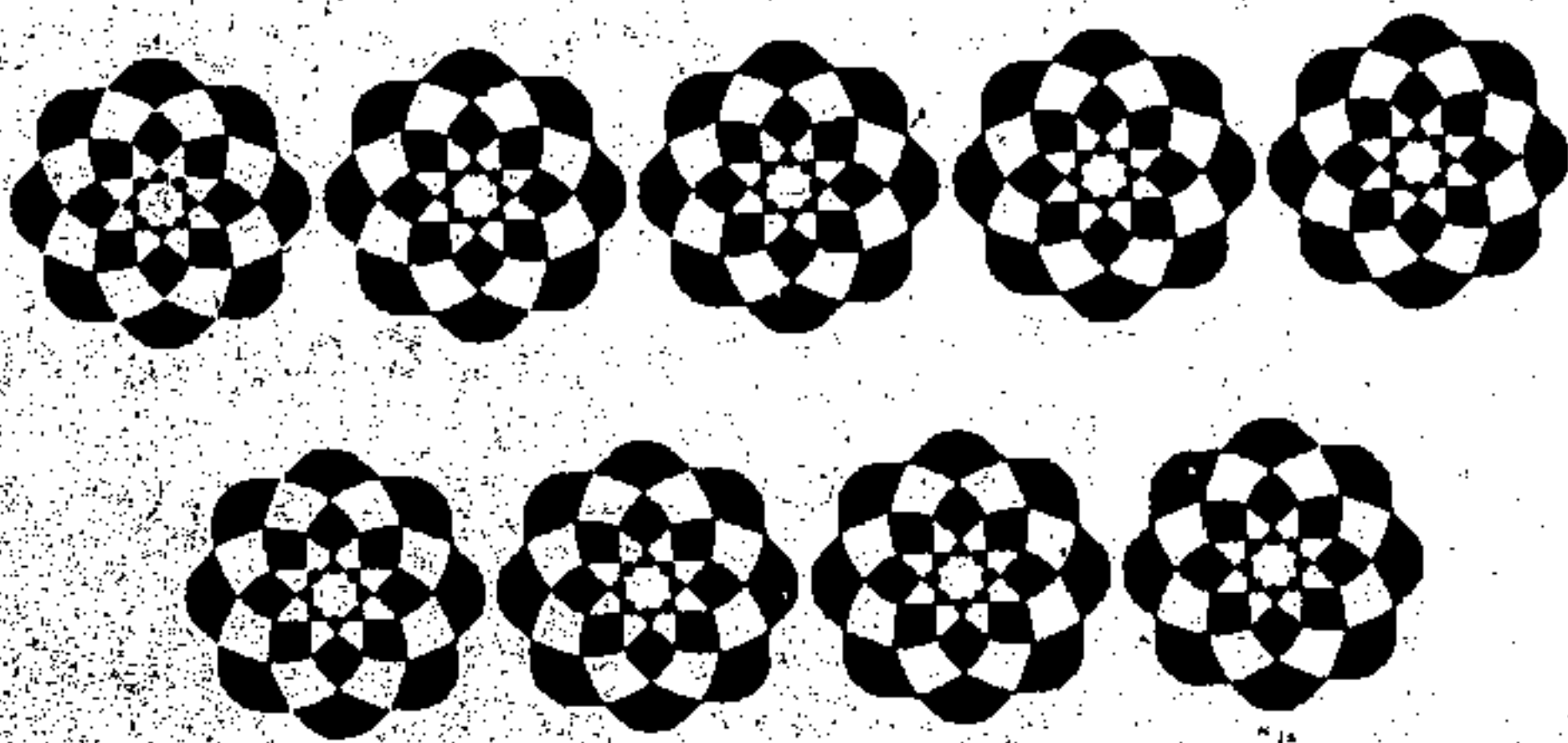
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المسلسل إحسانه، المتصل إنعامه، غير منقطع ولا مقطوع فضله وإكرامه، ذكره سند من لا سند له، واسمه أحد من لا أحد له۔

فأفضل الصلوات العوالي النزول، وأكمل السلام المتواتر الموصول، على أجل مرسل، كشاف كل معضل، العزيز الأعز المعز الحبيب، الفرد في وصل كل غريب، فضله الحسن مشهور مستفيض، وبا لإ ستناد إليه يعود صحيحاً كل مريض، قد جاء جوده المزيد، في متصل الأسانيد، بل كل فضل إليه مسند، عنه يروى وإليه يرد، فسموط فضائله العليه، مسلسلات با لأولية، وكل درجيد من بحره مستخرج، وكل مدر جود في سائليه مدرج، فهو المخرج من كل حرج، وهو الجامع، وله الجوامع، علمه مرفوع، وحديثه مسموع، و متابعه مشفوع، والأصر عنه موضوع، وغيره من الشفاعة قبله ممنوع، فإليه الإسناد في محشر الصفوف، وأمر الموقف على رأيه موقوف، حوضه المورود، لكل وارد مسعود، فيافوز من هو منه منهل، ومعلول فيه كل علة من معلل، تزول حزبه المعتبر، والشذوذ منه منكر، وطريق الشاذ إلى شواظ سقر، حافظ الأمة من الأمور الدلهمة الذاب عنا كل تلبيس و تدليس، والجابر لقلب بائس مضطرب من عذاب بئيس، الحاكم الحجة الشاهد البشير، معجم في مدحه كل بيان و تقرير، علوه لا يدرك، وما عليه مستدرك، مقبوله يقبل، ومتروكه يترك، تعدد طرق الضعيف إليه، فمن سننه الصحاح التعطف عليه، فيجبر باعتضاده قلبه الجريح، ويرتقى من

یہ خطبہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کا تحریر کردہ ہے، جس میں تقریباً اسّی مصطلحات حدیث کو بطور براعۃ استہلال نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے جو آپ کی ذہانت وفطانت اور جودت طبع پر دال ہے۔ مصطلحات مشمولہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆حدیث ☆خبر ☆تقریر ☆مسموع

ضعفه إلى درجة الصحيح، مدارأسانيد الجود والإكرام ، منتهى سلاسل الأنبياء الكرام ، صلى الله تعالى عليه وعليهم وسلم، ملأ آفاق السماء و أطراف العالم ، و على آله وصحبه و كل صالح من رجله وحزبه ، رواة علمه ودعاة شرعه ووعاة أدبه ، و على كل من له وجادة ومنا ولة ، من أفضاله الواصلة الدارة

☆سند ☆اسناد ☆طریق ☆متواتر
☆مشہور ☆مستفیض ☆عزیز ☆غریب
☆فرد ☆احد ☆مقبول ☆مردود
☆صحیح ☆متصل ☆موصول ☆وصل
☆متصل الاسانید ☆معلل ☆علت ☆شاذ
☆شذوذ ☆ضبط ☆حسن ☆ضعیف
☆اعتضاد ☆محفوظ ☆منکر ☆متابع
☆شاہد ☆معتبر ☆مرسل ☆معضل
☆منقطع ☆مدلس ☆موضوع ☆متروک
☆معلول ☆مدرج ☆مضطرب ☆مزید فی متصل الاسانید
☆اختلاط ☆واہم ☆مرفوع ☆موقوف
☆مقطوع ☆منتہی ☆عوالی ☆نوازل
☆علیۃ ☆علو ☆رجال ☆مسلسل بالاولیت
☆رواۃ ☆دعاۃ ☆صحب ☆روی
☆یروی ☆اجازۃ ☆مناولۃ ☆وجادۃ
☆مجاز ☆صالح ☆جید ☆حافظ
☆حاکم ☆حجت ☆جامع ☆جوامع
☆سنن ☆مسند ☆معجم ☆مستخرج
☆مستدرک ☆صحاح ☆مخرج

ان سب کی تفصیل مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

المتوا صلة ، بحسن ضبط محفوظ النظام، من دون وهم ولا ابهام، ولا اختلاط با لأ عداء الليام ، ماروى خبر و هوى إجازة ، و غلب حقيقة الكلام مجازة۔ آمین۔أما بعد۔

ا۔نیت

(۱) اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۱ ۔ **عن** عمربن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إنّمَا الأعْمَالُ بِالنِيَاتِ وَ إنّمَا لِكُلِّ إمْرِءٍ مَا نَوٰى ۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۷۵ ☆ فتاوی رضویہ ۹/۲۲۷

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کے ثواب کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ہی اجر ملتا ہے۔

۱۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب كيف كان بدئو الوحى ، ۲/۱
الصحيح لمسلم ، باب قوله ﷺ انما الاعمال الخ ۱۴۰/۱
السنن لابى داؤد ، كتاب الطلاق باب ما عنى به الطلاق و النيات ، ۳۰۰/۱
السنن لابن ماجه ، ابواب الذهد ، ۳۲۱/۱
السنن للنسائى ، كتاب الطهارة ۲۴/۱
السنن للنسائى ، كتاب الطلاق ، ۱۰۴/۳
السنن للنسائى ، كتاب الايمان والنذور ، ۱۴۴/۲
السنن الكبرى للبيهقى ، كتاب الطهارة ۴۱/۱
الموطا لمالك
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى ، ۵۶/۱
حلية الاولياء لابى نعيم ۳۴۲/۶ ☆ كتاب الزهد و الرقائق ، ۲۲۸/۱
التفسير للبغوى ، ۴۳۱/۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۵۵/۱
المسند للحميدى ۲۸/۱ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۲۴۴/۴
فتح البارى ، ۹/۱ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ۱۵/۲
شرح السنة للبغوى ، ۴۰۱/۱ ☆ علل الحديث لابن ابى حاتم ۳۶۲
اتحاف السادة للمتقين ۳۸۰/۲ ☆
التفسير لابن كثير ، ۳۴۵/۲ ☆ المغنى للعراقى ، ۳۵۱/۴
روح المعانى ۹۲/۳ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۱۱۸/۱ ، ۵۵/۱۱

اقول: اس حدیث کی عظمت وصحت پر اجماع مسلمین ہے۔ امام شافعی وغیرہ نے اسکو تہائی اسلام فرمایا۔ اور تمام ابواب فقہ کو اس میں داخل مانا۔

دیگر ائمہ کرام اسکو چوتھائی اسلام قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں: ہر مصنف کو اس حدیث سے اپنی کتاب شروع کرنا چاہیئے تاکہ طالب علم کو اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ علم دین حاصل کرنے میں نیت خالص رضائے الٰہی ہو۔ امام خطابی نے اس قول کو تمام ائمہ کرام کی طرف منسوب کیا۔ اسی لئے امام بخاری علیہ رحمۃ الباری نے اپنی کتاب بخاری شریف کو اس حدیث سے شروع فرمایا۔ نیز دیگر سات مقامات پر اس حدیث کو روایت کیا۔

حفاظ حدیث فرماتے ہیں: یہ حدیث امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت یحیی بن سعید انصاری تک خبر واحد صحیح ہے۔ یعنی حضرت فاروق اعظم سے صرف حضرت علقمہ بن وقاص تابعی نے اور ان سے فقط محمد ابن ابرہیم تیمی تابعی نے اور ان سے یحیی بن سعید انصاری تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہی روایت کی۔ ہاں حضرت یحیی کے بعد اسکی سندیں کثیر ہوگئیں کہ صرف ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد دو سو سے زائد بتائی جاتی ہے۔ ان میں اکثر ائمہ کرام ہیں۔

مثلا امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام احمد بن حنبل حضرت سفیان بن عیینہ کی روایت سے ذکر کی۔

امام مسلم نے امام مالک کی روایت نقل فرمائی۔

امام ابن ماجہ نے لیث بن سعد اور یزید بن ہارون سے سند ذکر کی۔

امام نسائی نے عبد اللہ بن مبارک، سلیم بن حبان اور امام مالک سے روایت فرمائی۔

اور خود امام عبد اللہ بن مبارک مروزی نے بھی کتاب الزہد میں اپنی سند بیان کی البتہ حافظ ابونعیم نے ایک دوسری سند ذکر کی جس میں امام مالک کے طریق سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی لیکن اسکو غریب کہہ کر فرمایا کہ یحیی بن سعید انصاری کی حدیث ہی صحیح ہے۔

بعدہٗ اس حدیث کی سندیں ائمہ حدیث کے نزدیک سات سو تک شمار کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ حدیث مشہور صحیح ہے لیکن متواتر نہیں کہ شرائط ابتداء سند میں مفقود

رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ام

(۲) نیت خیر پر اجر

۲ ـ عن أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ـ فتاوی رضویہ ۲/۶۸۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی نیت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بے شک جو علم نیت جانتا ہے ایک ایک فعل کو اپنے لئے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔ مثلاً، جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صرف یہ ہی قصد ہے کہ نماز پڑھونگا تو بیشک اسکا یہ چلنا محمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے۔ اور دوسرے پر گناہ محو کریں گے، مگر عالم نیت اس ایک فعل میں اتنی نیتیں کر سکتا ہے۔

(۱) اصل مقصود یعنی نماز کو جاتا ہوں۔

(۲) خانۂ خدا کی زیارت کرونگا۔

(۳) شعار اسلام ظاہر کرونگا۔

(۴) داعی الی اللہ کی اجابت کرتا ہوں۔

(۵) تحیۃ المسجد پڑھنے جاتا ہوں۔

(۶) مسجد سے خس وخاشاک وغیرہ دور کرونگا۔

(۷) اعتکاف کرنے جاتا ہوں کہ مذہب مفتی بہ پر اعتکاف کیلئے روزہ شرط نہیں۔ ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے، جب سے داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرے۔ انتظار نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔

(۸) امر الٰہی " خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ" (اپنی زینت لو جب مسجد جاؤ) کے

۲ـ حلیة الاولیاء، ۳/۲۰۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۶/۲۲۸
اتحاف السادة المتقين، ۱۰/۱۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۹/۲۳۷
الفوائد للشوكانی، ۲۵۰ ☆ الاسرار المرفوعه لعلى القاری ۳۷۵
كشف الخفا للعجلونی، ۲/۴۳۸ ☆ الدرر المنتشرة للسیوطی، ۱۶۶

امتثال کو جاتا ہوں۔

(۹) جو وہاں علم والا ملے گا اس سے مسائل پوچھونگا۔ دین کی باتیں سیکھونگا۔

(۱۰) جاہلوں کو مسئلہ بتاؤنگا، دین سکھاؤنگا۔

(۱۱) جو علم میں میرے برابر ہوگا اس سے علم کی تکرار کرونگا۔

(۱۲) علماء کی زیارت۔

(۱۳) نیک مسلمان کا دیدار۔

(۱۴) دوستوں سے ملاقات۔

(۱۵) مسلمانوں سے میل۔

(۱۶) جو رشتہ دار ملیں گے ان سے بکشادہ پیشانی مل کر صلہ رحمی۔

(۱۷) اہل اسلام کو سلام۔

(۱۸) مسلمانوں سے مصافحہ کرونگا۔

(۱۹) ان کے سلام کا جواب دونگا۔

(۲۰) نماز باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کرونگا۔

(۲۱) و (۲۲) مسجد میں جاتے نکلتے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرونگا۔

بسم اللہ و الحمدللہ و السلام علی رسول اللہ ،

(۲۳) و (۲۴) دخول وخروج میں حضور و آل حضور و ازواج حضور پر درود بھیجونگا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و علی أزواج سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۲۵) بیمار کی مزاج پرسی کرونگا۔

(۲۶) اگر کوئی غمی والا ملا تعزیت کرونگا۔

(۲۷) جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے 'الحمد للہ' کہا اسے 'یرحمك اللہ' کہونگا۔

(۲۸) و (۲۹) امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرونگا۔

(۳۰) نمازیوں کو وضو کا پانی دونگا۔

(۳۱) و (۳۲) خود مؤذن ہے، یا مسجد میں کوئی مؤذن مقرر نہیں تو نیت کرے کہ اذان و اقامت

کہونگا۔اب یہ کہنے نہ پایایا دوسرے نے کہہ دی تاہم اپنی نیت کا ثواب پاچکا، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔

(۳۳) جوراہ بھولا ہوگا اسے راستہ بتاؤنگا۔

(۳۴) اندھے کی دستگیری کرونگا۔(۳۵) جنازہ ملاتو نماز پڑھونگا۔

(۳۶) موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤنگا۔

(۳۷) دو مسلمانوں میں نزاع ہوئی تو حتی الوسع صلح کراؤنگا۔

(۳۸) و (۳۹) مسجد میں جاتے وقت داہنے، اور نکلتے وقت بائیں پاؤں کی تقدیم سے اتباع سنت کرونگا۔

(۴۰) راہ میں جولکھا ہوا کاغذ پاؤنگا اٹھا کر ادب سے رکھ دونگا۔ الی غیر ذلك من نیات کثیرہ۔تو دیکھئے کہ جوان ارادوں کے ساتھ گھر سے مسجد کو چلا وہ صرف حسنۂ نماز کیلئے نہیں جاتا بلکہ ان چالیس حسنات کیلئے جاتا ہے۔تو گویا اس کا یہ چلنا چالیس طرف چلنا ہے۔اور ہر قدم چالیس قدم، پہلے اگر ایک نیکی تھا اب چالیس نیکیاں ہوگا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۳/۶۸۱۔　☆　فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۷۵

(۳) اللہ تعالیٰ نیتوں کودیکھتا ہے

۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَنظُرُ إِلیٰ صُوَرِکُمْ وَ أَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ إِنَّمَا یَنظُرُ إِلیٰ قُلُوبِکُمْ وَ أَعْمَالِکُمْ۔　ذیل المدعا لاحسن الوعاء ص ۱۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا۔ہاں البتہ تمہارے دلوں کو اور عملوں کو دیکھتا ہے۔۱۲م

۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب البر و الصلہ تحریم الظن و التجسس، ۲/۳۱۷
السنن لابن ماجہ، کتاب الزھد باب القناعۃ، ۲/۳۰۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۸۵، ۵۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۱۴

(۴) دل کا حال خدا جانتا ہے

٤۔ عن أسامة بن زيد رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال : بعثنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فى سرية فصبحنا الحرقات من جهينة فأدركت رجلا فقال لا إله إلا اللّٰه فطعنته فوقع فى نفسى من ذلك فذكرته للنبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم : أقَالَ لاَ إلٰهَ إلاّ اللّٰهُ وقتلته قال : قلت يا رسول اللّٰه ! إنما قالها خوفا من السلاح قال : أ فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعلمَ أقالَها أم لا، فمازال يكررها على حتى تمنيت أنى أسلمت يومئذ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمکو ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ ہمارا قبیلۂ جہینہ کی ایک شاخ حرقات سے مقابلہ ہوا، میں نے ایک شخص پر حملہ کیا اس نے بیساختہ کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر ہلاک کردیا۔ پھر میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا تھا اور تم نے اس کو قتل کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اس نے ہتھیار کے خوف سے پڑھا۔ حضور نے فرمایا تو تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ کہ تم جان لیتے کہ صدق دل سے پڑھا یا یونہی محض خوف سے۔ حضور یہی جملہ بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ اس تشدیدی حکم سے متاثر ہوکر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۲۳
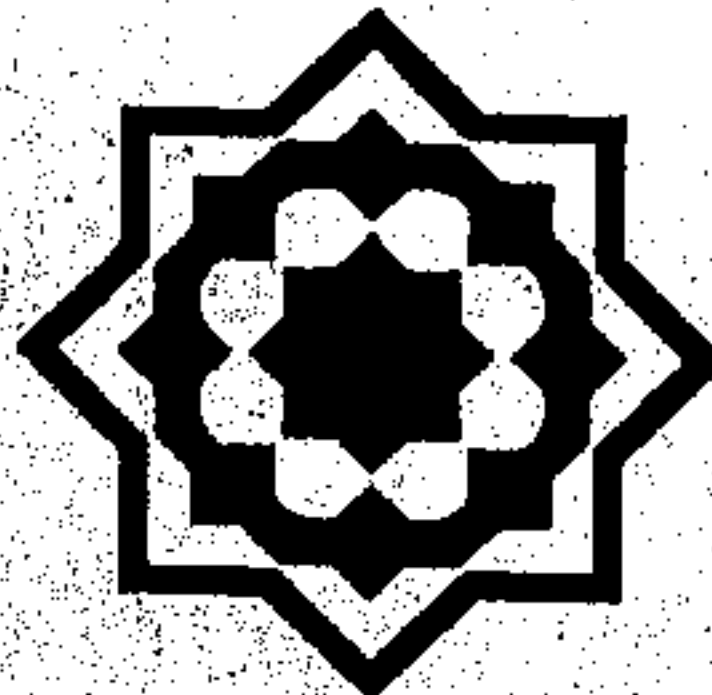
٤۔ الصحيح لمسلم، كتاب الايمان ٦٧ باب تحريم قتل الكافر بعد قوله لا اله الا الله
السنن لابى داؤد، كتاب الجهاد، ۱/۳۵۵
السنن لابن ماجه، كتاب الفتن، ۲/۲۹۰
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/٤٣٩، ٥/٢٠٧

۲۔ توحید وصفات الٰہی

(۱) کلمہ توحید کی فضیلت

۵۔ قال الإمام علي رضا حدثني أبي موسى الكاظم عن أبيه جعفر الصادق عن أبيه محمد الباقر عن أبيه زين العابدين عن أبيه الحسين عن أبيه علي بن أبي طالب رضي الله تعالیٰ عنهم قال : حدثني حبيبي و قرة عيني رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم قال : حدثني جبرئيل قال : سمعت رب العزة يقول : **لا إله إلا الله** حِصْنِي، فَمَنْ قَالَ دَخَلَ حِصْنِي، وَ مَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي ۔

سیدنا امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا، کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی نے اس حدیث کی روایت وسند کا پس منظر اس طرح بیان فرمایا کہ جب امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا، حافظان حدیث امام ابوزرعہ رازی۔ امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بیشمار طالبان علم حدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی: کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے بیان فرمایئے۔ امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانے پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی روتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔

۵۔ الصواعق المحرقة لابن حجر المكي، ☆ حلية الأولياء لابي نعيم، ۹۲۱/۳

سب لوگ خاموش ہورہے۔ دونوں امام مذکور نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کو عرض کی تو یہ حدیث بیان فرمائی ۔ یہ حدیث بیان فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے تو بیس ہزار سے زائد تھے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لو قرأت هذا الاسناد على مجنون لبرأ من جنته ۔ یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف کے نام تحصیل نفع و دفع ضرر اور آگ بجھانے کے واسطے ہیں ۔ ایک پارچہ میں لکھ کر بیچ آگ میں ڈالدیں اور بچہ روتا ہو تو لکھ کر گہوارے میں اسکے سر کے نیچے رکھدیں۔ اور کھیتی کی حفاظت کیلئے کاغذ پر لکھ کر بیچ کھیت میں ایک لکڑی گاڑ کر اس پر باندھیں۔ اور رگیں تپکنے اور تجاری اور دردسر اور حصول تونگری و وجاہت اور سلاطین کے پاس جانے کیلئے داہنی ران پر باندھیں۔ اور دشواریٔ ولادت کیلئے عورت کی بائیں ران پر نیز حفاظت مال اور دریا کی سواری اور قتل سے نجات کیلئے۔

اقول : فی الواقع جب اسمائے اصحاب کہف قدست اسرارہم میں وہ برکات ہیں حالانکہ وہ اولیائے عیسویین میں سے ہیں۔ تو اولیائے محمدیین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا۔ انکے اسمائے کرام کی برکت کیا شمار میں آسکے۔ اے شخص تو نہیں جانتا کہ نام کیا ہے۔ مسمی کے انحائے وجود سے ایک نحو ہے۔ امام فخر الدین رازی وغیرہ علماء نے فرمایا: کہ وجود شیٔ کی چار صورتیں ہیں۔ وجود اعیان میں۔ علم میں۔ تلفظ میں ۔ کتابت میں۔ تو ان دو شق اخیر میں وجود اسم ہی کو وجود مسمی قرار دیا ہے، بلکہ کتب عقائد میں لکھتے ہیں ۔ الاسم عین المسمی۔ نام عین مسمی ہے۔ امام رازی نے فرمایا۔ المشهور عن اصحابنا ان الاسم هو المسمی۔ مقصود اتنا ہے کہ نام کا مسمی سے اختصاص کپڑوں کے اختصاص سے زائد ہے اور نام کی مسمی پر دلالت تراشۂ ناخن کی دلالت سے افزوں ہے۔ تو خالی اسماء ہی ایک اعلیٰ ذریعۂ تبرک و توسل ہوتے نہ کہ اسامی سلاسل علیہ کہ اسناد اتصال بمحبوب ذوالجلال و بحضرت عزت وجلال ہیں۔ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور اللہ و محبوب و اولیاء کے سلسلہ کرام و کرامت میں انسلاک

کی سند، تو شجرۂ طیبہ سے بڑھ کر اور کیا ذریعۂ توسل چاہئیے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۷

(۲) کلمۂ طیبہ کے تصدیق کرنے کی فضیلت

٦۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم و معاذ ردیفہ علی الرحل قال : یا معاذ بن جبل! قال : لبیك یا رسول اللّٰہ و سعد یك! قال : یا معاذ ! قال : لبیك یا رسول اللّٰہ و سعدیك! قا ل: یا معاذ! قال : لبیك یا رسول اللّٰہ و سعدیك ثلثا! قال : مَا مِنْ أحَدٍ یَشْهَدُ أن لَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَ أن مُحَمّد رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَدَقَ مِنْ قَلْبِهٖ إلّا حَرَّمَه اللّٰهُ علی النَّارِ قَالَ : یَا رسول اللّٰہ ! أفلا أخبر به النَاس فیستبشرون؟ قال: اذاً یَتَّكِلُوا، و أخْبَرَ بِهَا مُعاذعِنْدَ مَوتِهٖ تَأثُّماً۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ہی کجاوے پر سوار تھے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ کا فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور فرمانبردار ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: اے معاذ! حضرت معاذ نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر خدمت ہوں اور فرمانبرداری کیلئے تیار ہوں۔ تین مرتبہ حضور نے اسی طرح فرما کر ارشاد فرمایا: جس شخص نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، کی صدق دل سے گواہی دی اللہ تعالیٰ نے اسے دوزخ پر حرام فرمادیا ہے۔ حضرت معاذ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: تو عام طور پر لوگ اسی پر بھروسہ کرلینگے۔ پھر حضرت معاذ نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے کتمانِ علم کے گناہ سے بچنے کیلئے یہ حدیث بیان فرمادی۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۴

۷۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللّٰہ صلی

٦۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العلم، ۱/ ۲٤ ☆ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/ ٤٦

۷۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/ ٦۱۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/ ۲٦٦

کنز العمال للمتقی، ۵٦۵۲، ۲/ ۹۳

للّٰہ تعالی علیہ وسلم: یَا أَیُّهَا النَّاسُ! إنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَ إنَّ أبَاکُمْ وَاحِدٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور باپ ایک

فتاوی افریقہ ص ۳۶

(۴) توحید پرست سب جنتی ہیں

۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: إذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إلٰی بَعْضِهِمْ فَیَأتُوْنَ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ: إشْفَعْ لِذُرِّیَّتِكَ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِإبْرَاهِیْمَ فَإنَّهٗ خَلِیْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَأتُوْنَ إبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَإنَّهٗ کَلِیْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی، فَیُؤتٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا وَ لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَإنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَ کَلِمَتُهٗ، فَیُؤتٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا لٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَأُوْتٰی فَأقُوْلُ: أنَا لَهَا، أنْطَلِقُ فَأسْتَأذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤذَنُ لِیْ، فَأقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَأحْمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لَا أقْدِرُ عَلَیْهِ الْآنَ یُلْهِمُنِیْهِ اللّٰهُ تَعَالٰی، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً، فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأقُوْلُ: یَا رَبِّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ فَیُقَالُ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أوْ شَعِیْرَةٍ مِنْ إیْمَانٍ فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ ثُمَّ أرْجِعُ إلٰی رَبِّیْ تَعَالٰی فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَإشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یَا رَبِّ أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إیْمَانٍ فَأخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأنْطَلِقُ فَأفْعَلُ، ثُمَّ أعُوْدُ إلٰی رَبِّیْ فَأحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیُقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! إرْفَعْ رَأسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَ إشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأقُوْلُ: یَا رَبِّ! أُمَّتِیْ أُمَّتِیْ، فَیُقَالُ لِیْ: إنْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ أدْنٰی أدْنٰی

۸۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۱۱۰ ☆ المسند لابی عوانہ ۱/۱۸۴
الجامع الصحیح للبخاری، صفۃ الجنۃ، ۲/۹۷۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۱۷۷

اَدْنٰی مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِفَانْطَلِقْ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰی رَبِّیْ فِی الرَّابِعَةِفَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِداً فَیَقَالُ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَ قُلْ یُسْمَعْ لَكَ، وَ سَلْ تُعْطَهْ، وَ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ :یَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِیْ فِیْمَنْ قَالَ :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ : لَیْسَ ذَاكَ لَكَ اَوْ قَالَ: لَیْسَ ذَاكَ اِلَیْكَ ، وَ لٰكِنْ وَ عِزَّتِیْ وَ كِبْرِیَائِیْ وَ عَظْمَتِیْ وَ جَبْرِیَائِیْ! لَاُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ گھبرا کر ایک دوسرے کے پاس جائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ عرض کریں گے: آپ اپنی اولاد کی بارگاہ خداوند قدوس میں شفاعت کیجئے۔ آپ جواب میں ارشاد فرمائیں گے: میں اس کام کیلئے متعین نہیں۔ تم سب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضری دو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ سب ملکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے لیکن یہاں سے بھی یہی جواب ملے گا کہ میں اس کے لئے نہیں، تم حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں سب کی حاضری ہوگی۔ وہ بھی فرمائیں گے میں اس کام کیلئے نہیں۔ تم سب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاکر دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ تمام لوگ انکی خدمت میں حاضری دیں گے لیکن یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس کام کیلئے نہیں۔ ہاں تم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ اقدس میں حاضری دو۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کہ پھر وہ سب میرے پاس آئیں گے تو انکو خوشخبری سناؤں گا کہ ہاں میں اس کام کیلئے چنا گیا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دونگا۔ اور خداوند قدوس سے اجازت چاہوں گا، تو مجھے اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی اجازت ملے گی۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی اس طرح حمد وثنا بیان کرونگا کہ جس پر میں اس وقت قادر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت خصوصی الہام ہوگا جو میں بیان کرونگا، پھر میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ کرونگا۔ پھر مجھے حکم ہوگا۔ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو ہم قبول کریں گے۔ میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت بخش دے

بخش دے، رب عزوجل کی طرف سے حکم ہوگا۔ جاؤ جسکے دل میں دانۂ گندم یا جو کے مانند ایمان ہواسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ اس طرح کے تمام لوگوں کو میں نکال لونگا۔ اسکے بعد پھر میں اپنے رب کے حضور حاضری دونگا اور اسی طرح خداوند قدوس کی حمد وثناء بیان کرونگا اور سجدہ میں گر جاؤنگا، حکم ہوگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، اور جو چاہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو جو مانگوگے دیا جائیگا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہواسکو جہنم سے نکال لو۔ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور پھر اپنے رب کے حضور حاضر ہونگا۔ پھر اسی طرح اللہ رب العزت کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا، مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، اور شفاعت کرو قبول کی جائے گی، میں پھر عرض کرونگا: اے میرے رب! میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے، مجھے حکم ہوگا۔ جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم بہت کم نہایت کم ایمان ہواسکو بھی دوزخ سے نکال لو۔ میں دوزخ سے اس طرح کے لوگوں کو نکال کر چوتھی مرتبہ اپنے رب کے حضور حاضری دونگا۔ اور حسب سابق اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرونگا۔ پھر سجدہ میں گر جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو قبول کی جائیگی، اس وقت میں عرض کرونگا: اے پروردگار! مجھے اس بات کی اجازت عطا فرما کہ ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لوں جس نے کلمہ طیبہ لا اله الا الله پڑھا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا: اس کام کیلئے تم متعین نہیں یا تمہارے سپرد نہیں۔ بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و بڑائی کی قسم! کہ میں لا اله الا الله پڑھنے والے ہر شخص کو دوزخ سے نکال لونگا۔ لا اله الا الله محمد رسول الله.

۹۔ عن أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله

۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۶/۵ ☆ المسند لابی عوانه، ۱۹/۱
التفسیر للبغوی، ۵۴۴/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۸۳/۱۰
السنة لابی عاصم، ۴۶۴/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۷۰/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۰۳/۲ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۴۱/۹
التفسیر لابن کثیر، ۲۸۷/۲ ☆

تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِن عَبدٍ قَالَ :لَا إله إلا الله، ثُمَّ مَاتَ عَلى ذٰلِكَ إلّا دخل الجَنَّةَ، قلتُ : و إنْ زنٰى و إنْ سَرقَ ، قال : و إن زنٰى و إنْ سَرقَ ، قلت : و إن زنٰى و سَرقَ ، قال و إن زنٰى و إنْ سَرقَ ، قلتُ: و إِن زنٰى و إنْ سرق ، قال: و إن زنٰى و إن سَرقَ ، ثُم قال في الرّابِعةِ على رَغْمِ أنفِ أبِي ذَرٍّ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ 'لا إله إلا الله' صدق دل سے کہے پھر اسی پر اسکا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: اگر چہ وہ زنا کرے اگر چہ وہ چوری کرے۔ میں نے کہا: خواہ وہ چوری کرے خواہ وہ زنا کرے، فرمایا: اگر چہ وہ چوری کرے اگر چہ وہ زنا کرے۔ تین مرتبہ یہ ہی فرما کر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر چہ تمہیں ناپسند ہے لیکن حکم یہ ہی ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت وہ صرف اہل توحید واہل لا اله الا الله تھے۔ تو نہی از قبیل 'لیس ذلك لك' ہے۔ بعدہ رب العزۃ عز جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے مین ان پر اتمام نعمت کیلئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا۔ اور ''اَليَومَ اَكمَلتُ لَكُم دِينَكُم وَ اَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتِي'' نے نزول فرما کر دین الٰہی کو تام وکامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے۔ کما حققه خاتم الحفاظ الجلال السیوطی و لا عطر بعد عروس۔ اور حدیث ضعیف دربارۂ فضائل مقبول۔ کما حققناہ بما لا مزید علیه فی رسالتنا ''الهاد الكاف فی حكم الضعاف'' بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اسکی تصحیح کی۔ افضل القری لقراء ام القریٰ میں فرماتے ہیں۔

إن آباء النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الأنبیاء و أمہاتہ إلی آدم و حواء لیس فیہم کافر ۔لأن الکافر لا یقال فی حقہ أنہ مختار ولا کریم و لا طاہر بل نجس۔ و قد صرحت الأحادیث بأنہم مختارون و أن الآباء کرام و الأمہات طاہرات و أیضا قال تعالیٰ و تقلبك فی الساجدین ۔ علی أحد التفاسیر فیہ أن المراد تنقل نورہ من ساجد إلی ساجد و حینئذ فہذا صریح فی أن أبوی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أہل الجنۃ و ہذا ہو الحق بل فی حدیث صححہ غیر واحد من الحفاظ و لم یلتفتوا لمن طعن فیہ أن اللہ تعالیٰ أحیاہما فامنا بہ ألخ ۔ مختصرا و فیہ طول ۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ انکے سوا حضور کے جس قدر آباء کرام وامہات طاہرات آدم وحوا علیہما الصلوۃ والسلام تک بھی ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی۔ کہ وہ سب پسندیدۂ الٰہی ہیں۔ آباء سب کرام ہیں۔ مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیت کریمہ ”و تقلبك فی الساجدین“ کی بھی ایک تفسیر یہ ہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔ یہ ہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظان حدیث نے صحیح کہا ہے اور اس میں طعن کرنیوالے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے زندہ فرمایا یہاں تک وہ ایمان لائے۔

اپنا مسلک اس باب میں یہ ہے

و من مذہبی حب الدیار لأہلہا ÷ و للناس فیما یعشقون مذاہب

جسے یہ پسند ہو” فبہا و نعمت “ ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔ إن ذلکم کان یوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ڈرے۔

امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں:

ما أحسن قول المتوقفين فی هذه المسئلة الحذر الحذر من ذكرهما بنقص فان ذلك قد يوذيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لخبر الطبرانی لا تؤذوا الأحياء بسب الأموات ـ

یعنی کیا خوب فرمایا ان بعض علما نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ! والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور تو زندۂ ابدی ہیں۔ ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

جولوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیئے ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

رسالہ شمول الاسلام مشمولۂ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۲۳

(۵) غیر خدا کی عبادت حرام وکفر ہے

۱۰ـ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : إجتمعت نصارى نجران و أحبار يهود عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتنازعوا عنده فقالت الأحبار: ما كان إبراهيم إلايهوديا ، و قالت النصارى ما كان إبراهيم إلانصرانيا فأنزل الله فيهم " يَا أَهلَ الكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إبرٰهيم و ما أنزِلَتِ التوراة و الإنجيلُ إلّا مِن بَعدِهِ " إلى قوله : " و اللّٰهُ و لىُّ المُؤمِنِينَ " فقال أبو رافع القرظى حين إجتمع عنده النصارى و الأحبار فدعا هم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم إلى الإسلام أتريد منّا يا محمدا أن نعبدك كما تعبد النصارى عيسى بن مريم " فقال رجل من أهل نجران نصرانى ، يقال له الرئيس و ذلك تريد و إليه

۱۰ـ دلائل النبوة للبيهقى، ۵/۳۸۴ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۴۰

التفسير لابن كثير، ۲/۵۴ ☆ التفسير للطبرانى، ۳/۳۰۵

تدعو، او کما قال ،فقال رسول اللّٰہ : مَعاذَ اللّٰہِ أن أعبدَ غیر اللّٰہ أو آمُرَ بِعِبادَۃِ غیر، ما بذلك بعثنی و لا أمرنی ۔ فأنزل اللّٰہ عزوجل فی ذلكَ من قولھما ۔ ما كان لِبَشَرٍ أن یؤتِیَہ اللّٰہُ الکِتَابَ وَ الحُکمَ و النُّبُوَّۃَ ثُم یقولُ للنّاسِ کُونُوا عِباداً لِی مِن دُونِ اللّٰہ لکِنْ کُونُوا ربَّانِیّینَ بِما کُنتم تعلَمُونَ الکِتَابَ و بِما کُنتم تَدرُسُونَ و لا یأمرَکم أن تَتخِذُوا المَلائِکَۃَ و النّبِیِّینَ أربَاباً أیَأمُرُکم بِالکُفرِ بَعدَ إذ أنتم مُسلِمُونَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نجران کے نصاری اور یہودی عالم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے پاس ہی آپس میں جھگڑنے لگے۔ یہودی عالم بولے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہی تھے۔ نصاریٰ نے کہا: حضرت ابرہیم علیہ السلام نصرانی ہی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے انکے اختلاف کو دفع کرنے کیلئے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ۱۲م

اے کتاب والو! ابراہیم کے باب میں کیوں جھگڑتے ہو؟ توراۃ وانجیل تو نہ اتری مگر انکے بعد۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو اس میں جھگڑے جسکا تمہیں علم تھا تو اس میں کیوں جھگڑتے ہو جسکا تمہیں علم ہی نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابرہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے۔ اور مشرکوں سے نہ تھے۔ بیشک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو انکے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔ (کنز الایمان)

جب یہودی اور نصرانی حضور کی خدمت میں جمع ہوئے اور حضور نے انکو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا: کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جس طرح نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟ اور ایک نجرانی عیسائی نے جس کا نام رئیس مشہور تھا اس نے کہا۔ کیا آپ یہ ہی چاہتے ہیں اور اسی کی دعوت دے رہے ہیں؟ اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ اللہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کروں یا اسکے غیر کی عبادت کا حکم دوں۔ نہ مجھے اس لئے مبعوث کیا گیا ہے اور نہ مجھے اسکا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں دونوں کے قول کی تردید اس طرح نازل فرمائی۔ ۱۲م

کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم وپیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ۔ ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ۔ اس سبب سے کہ تم

کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوئے۔!

(کنز الایمان)۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۸۳

(٦) معصیت خدا میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھه الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا طَاعَةَ لِأَحدٍ فِی مَعصِیَةِ اللّٰہ تعالیٰ، إنَّمَا الطَّاعَةُ فِی المَعرُوفِ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۴۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت تو اچھے کاموں ہی میں ہوتی ہے۔۱۲م

۱۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی

۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الاحکام، ۲/۱۰۵۸ ایضاً کتاب اخبار الاحاد، ۲/۱۰۷۸
ایضاً، کتاب المغازی، ۲/۶۲۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعة، ۲/۱۶۶
۱۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الامارة، ۲/۱۲۵ ☆ السنن لابی داؤد، کتاب الجهاد، ۱/۳۸۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۸۰۲، ۹٤، ۱۲٤، ۱۲۹، ۱۳۱، ٤،
ایضاً، ٤/٤۲٦، ٤۲۷، ٤۳٦،
الجامع الصغیر، ۲/۵۸۵، صحیح
المستدرك للحاکم، ۳/۱۲۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳/۲۳۳، ۱۸/۱۸۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۲٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۱۸، ۲/۱۷۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۱/۳۳۵ ☆
کنز العمال لعلی المتقی، ۱٤۸۷٤، ٦/٦۷ ☆ ایضاً ۱٤۹۱۱، ٦/۷۷
علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی، ۱۲۹۲، ۱۳۰۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۱۰ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۷۹
۱۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۲۹، ۱۳۱، ٤/٤۲٦، ٤۲۷، ٤۳۲، ۵/٦٦، ۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی، صحیح ۲/۵۸۵، ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۷۷
۳۳۷۰٦۔ المصنف لابن ابی شیبة، ٦/۵٤۹ ☆ تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، ۳/۱٤۵
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۱۳۳ ☆

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۔

فتاوی رضویہ،۲/۴۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔

۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ كَانَ يُحِبُّ أن يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ الله فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ عِنْدَه، فَإِنَّ اللّٰه يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِن نَفْسِهٖ ۔

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اسکا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدر اسکے دل میں کتنی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔

و فى الباب عن أبى هريرة و سمرة بن جندب رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما

اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

(۸) وتر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱٤ ۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم اللّٰه تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ وَيُحِبُّ الْوِتْرَ ۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

۱۳۔ السنن لابی داؤد، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴/۴، ۲۵
اتحاف السادہ للزبیدی، ۵۷٦/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۸۰/۵
الطبقات الکبری لابن سعد، ۵۲۰،۲/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۵۹۳/۲
دلائل النبوۃ للبیهقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلة الصحيحة للألبانی، ٤٥٥/۲
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۳۸۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۲
کشف الخفاء للعجلونی، ٥٦١/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح، ٤٩٠،١
١٤۔ المستدرك للحاكم، العلم، ٤٩٤/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۲/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو دوست رکھتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۴۲

و فی الباب عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها و عن عبد اللّٰه بن مسعود و عن عبد اللّٰه بن عمر و عن أبى هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنهم۔

(۹) بعض صفات باری تعالیٰ

۱۵۔ **عن** أبى هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: إن رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات، أللّٰهم! أَنتَ الأَوَّلُ فَلَيسَ قَبلَكَ شَئٌ وَ أَنتَ الآخِرُ فَلَيسَ بَعدَكَ شَئٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات طیبہ کے ذریعہ دعا کرتے۔ أللّٰهم! أنت الأول فليس قبلك شئ، و أنت الآخر فليس بعدك شئ۔　　　رسالہ المبین ختم النبیین ص ۱۱۷

(۱۰) حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے

۱٦۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم: لَا يَقُولُ العَبدُ لِسَيِّدِهِ مَولَائى فإنّ مَولَاكُمُ اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غلام اپنے آقا کو 'مولائی' نہ کہے کہ حقیقی مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ السنن لابی داؤد، الادب، باب فی تغیر الاسم القبیح، ۲/۶۷۷
السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۱۴۵ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی، ۸۰
المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ۱/۲۴ ☆ الاذکار النودیہ، ۲۵۹
کنز العمال لعلی المتقی، ۱۳۱۸، ۱/۲٦۳ ☆ موارد الظمئان للہیثمی، ۱۹۳۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰٦۸ ☆ الادب المفرد للبخاری ۸۱۱
التاریخ الکبیر للبخاری، ۸/۲۲۸ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/۲۴۴
مشکوۃ المصابیح، ۴۷٦٦ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱/۷۴
۱٦۔ الصحیح لمسلم، باب الالفاظ، ۲/۲۳۸ ☆ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، ۷/۵۷۷

(۱۱) حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے

۱۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(۱۲) حقیقی سید اللہ تعالیٰ ہے

۱۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن الشخیر العامری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : جاء إلی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و فد بنی عامر فقالوا : أنتَ سیدُنا ، فقالَ : السَّیدُ اللّٰہ

حضرت عبد اللہ بن شخیر عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وفد بنی عامر نے حاضر ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور ہمارے سردار ہیں۔ فرمایا: سید تو خدائے تعالیٰ ہی ہے۔

(۱۳) حقیقی فیصلہ فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے

۱۹۔ **عن** أبی شریح الھانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی

۱۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الادب ، ۲۰۸/۲ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۲۱۱

۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب فی کراھیۃ المتاج، ۶۶۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴/۴، ۲۵

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵۷۶/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۰/۵

الطبقات الکبری لابن سعد، ۵۷۶ ، ۲/۲۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۵۹۳/۲

دلائل النبوۃ للبیھقی، ۳۱۸/۵ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۵۹۳/۲

عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۳۱ ☆ الاسماء و الصفات للبیھقی، ۲۲

کشف الخفاء للعجلونی، ۵۶۱/۱ ☆ مشکوۃ المصابیح، ۴۹۰۱

۱۹۔ السنن لابی داؤد، الادب باب فی تغیر الخ ۶۷۷/۲ ☆ السنن للنسائی،

السنن الکبری للبیھقی، ۱۴۵/۱ ☆ کتاب الاسماء و الصفات للبیھقی، ۸۰

المستدرک للحاکم، کتاب الایمان ، ۲۴/۱ ☆ الاذکار النوویہ ۲۵۹

کنز العمال لعلی للمتقی، ۱۳۱۸ ، ۲۶۳/۱ ☆ موارد الظمآن للھیثمی، ۱۹۳۷

جمع الجوامع للسیوطی، ۵۰۶۸ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۸۱۱

مشکوۃ المصابیح، ۴۷۶۶ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۷۴/۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إن اللہ ھو الحَکَمُ فَلِمَ تُکَنّٰی بِأبِي الحَکَمِ ؟

حضرت ابوشریح ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہی حکم ہے (اور حکم کا اختیار اسی کو ہے) تو تیری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟

(۱۴) اللہ تعالیٰ حکیم وعلیم ہے

۲۰۔ **عن** أبي سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُسَمُّوا أبناءَکُم حَکِیْمًا وَ لَا أبَا الحِکَم، فَإنَّ اللہَ ھُوَ الحَکِیْمُ العَلِیْمُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں کا نام حکیم یا ابوالحکم نہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی حکیم وعلیم ہے۔

(۱۵) اللہ ملک الملوک ہے

۲۱۔ **عن** أبي ھریرۃ قال: إن النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمع رجلا یقول: شاھان شاہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أللّٰہ مَلِکُ المُلُوکِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا: اے شاہان شاہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: شاہان شاہ اللہ ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ اصل منشاء منع اس لفظ کا استغراق حقیقی پر حمل ہے۔ یعنی موصوف کا استثناء تو عقلی ہے کہ خود اپنے نفس پر بادشاہ ہونا معقول نہیں۔ اسکے سوا جمیع ملوک پر سلطنت اور یہ معنی قطعا مختص بحضرت عزت جل جلالہ ہیں۔ اور اسی معنی کے ارادے سے اگر غیر پر اطلاق ہو تو صراحۃ کفر ہے۔ کہ استغراق حقیقی میں رب عزوجل بھی داخل ہوگا۔ یعنی معاذ اللہ موصوف کو اس پر بھی

۲۰۔ مجمع الزائد للھیثمی، ۸/۱۰۵ ☆ عمدۃ القاری للعینی،

۲۱۔ کنز العمال لعلی المتقی، ۱۶/۵۹۶ ☆ ابن النجار،

سلطنت ہے۔ یہ ہر کفر سے بدتر کفر ہے۔ مگر حاشانہ ہر گز کوئی مسلمان اسکا ارادہ کر سکتا ہے۔ نہ زنہار کلام مسلم میں یہ لفظ سنکر کسی کا اس طرف ذہن جا سکتا ہے۔ بلکہ قطعاً قطعاً عہد یا استغراق عرفی ہی مراد اور وہی مفہوم و مستفاد ہوتا ہے کہ قائل کا اسلام ہی اس ارادہ پر قرینۂ قاطعہ ہے۔ جیسا کہ علماء نے موحد کے۔ أنبت الربیع البقل ۔موسم ربیع نے سبزہ اگایا۔ کہنے میں تصریح فرمائی۔

اب رہا یہ کہ استغراق حقیقی اگر چہ نہ مراد نہ مفہوم۔ مگر مجرد احتمال ہی موجب منع ہے۔ یہ قطعاً باطل ہے۔ یوں تو ہزاروں الفاظ کہ تمام عالم میں دائر وسائر ہیں منع ہو جائیں گے۔ پہلے خود اسی لفظ شہنشاہ کی وضع و ترکیب لیجئے۔ مثلاً قاضی القضاۃ، امام الائمہ، شیخ الشیوخ، عالم العلماء ،صدر الصدور، امیر الامراء خان خاناں، بگار بگ وغیرہا کہ علماء و مشائخ و عامہ سب میں رائج ہیں۔ آخری تین لفظ عربی فارسی ترکی تین مختلف زبانوں کے لفظ ہیں۔ اور معنی ایک یعنی سرور سروراں، سردار سرداراں، سید الاسیاد، اور اگر امیر امر بمعنی حکم سے لیجئے تو امیر الامراء بمعنی حاکم الحاکمین، شک نہیں کہ ان الفاظ کو عموم و استغراق حقیقی پر رکھیں تو قاضی القضاۃ، حاکم الحاکمین، عالم العلماء اور سید الاسیاد قطعاً حضرت رب العزت عزوجل ہی کیلئے خاص ہیں اور دوسرے پر ان کا اطلاق صریح کفر بلکہ بنظر حقیقت اصلیہ صرف قاضی و حاکم و سید و عالم بھی اسی کے ساتھ خاص۔

اسی طرح امام الائمہ، شیخ الشیوخ اور شیخ المشائخ اپنے استغراق حقیقی پر یقیناً حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص، اور دوسرے پر اطلاق یقیناً کفر۔ کہ اس کے عموم میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی داخل ہوں گے اور معنی یہ ٹھہریں گے۔ کہ فلاں شخص معاذ اللہ حضور سید عالم امام العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی شیخ و امام ہے، اور یہ صراحتاً کفر ہے۔ مگر حاشا۔ ان تمام الفاظ میں ہر گز یہ معنی قائلین کی مراد، نہ ان کے اطلاق سے مفہوم و مفاد۔ اور اس پر دلیل ظاہر و باہر یہ ہے کہ متکبر مغرور جبار سلاطین کہ اپنے آپ کو ما بدولت و اقبال اور اپنے بڑے عہدہ داروں و امراء و وزراء کو بندہ حضور و فدوی خاص لکھتے ہیں جنکے تکبر کی یہ حالت کہ اللہ و رسول کی توہین پر شاید چشم پوشی بھی کر جائیں۔ مگر ہر گز اپنی ادنیٰ سی توہین پر در گزر نہ کریں۔ یہ ہی جبار۔ انہیں امراء کو قاضی القضاۃ امیر الامراء خان خاناں اور

بگاز بگ خطاب دیتے ہیں، اور خود لکھتے، اور اوروں سے لکھواتے، اور لوگوں کو کہتے لکھتے دیکھتے سنتے اور پسند و مقرر رکھتے ہیں، بلکہ جو انکے اس خطاب پر اعتراض کرے عتاب پائے۔ اگران میں استغراق حقیقی کا ادنی ایہام بھی ہوتا جس سے متوہم ہوتا کہ یہ امراء خود سلاطین پر بھی حاکم و افسر بالا و برتر اور سردار وافسر ہیں۔ تو کیا امکان تھا اسے ایک آن کیلئے بھی روا رکھتے۔

تو ثابت ہوا کہ عرف عام میں امثال الفاظ میں استغراق حقیقی ارادۃً وافادۃً ہر طرح قطعا یقینا متروک ومجور ہے۔ جس کی طرف اصلاً خیال بھی نہیں جاتا۔ بعینہ بداہۃً یہی حال شہنشاہ کا ہے۔ کیا پکے مجنون کے سوا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ امام اجل ابوالعلاء علاء الدین ناصحی، امام اجل ابوبکر رکن الدین کرمانی، علامہ اجل خیر الملت والدین رملی، عارف باللہ شیخ مصلح الدین، عارف باللہ حضرت امیر، عارف باللہ حضرت حافظ، عارف باللہ حضرت مولوی معنوی، عارف باللہ حضرت مولانا نظامی، عارف باللہ حضرت مولانا جامی، فاضل جلیل مخدوم شہاب الدین وغیرہم قدست اسرارہم کے کلام میں یہ ناپاک معنی مراد ہونا درکنار اسے سن کرکسی مسلمان کا وہم بھی اس طرف جاسکتا ہے؟ تو بے ارادہ وبے افادہ اگر مجرد احتمال منع کیلئے کافی ہوتا وہ الفاظ بھی حرام ہوتے، حالانکہ خواص وعوام سب میں شائع وذائع ہیں خصوصا قاضی القضاۃ، کہ فقہائے کرام کا لفظ اور قدیماً وحدیثاً ان کے عامۂ کتب میں موجود ہے۔ اس میں اور شہنشاہ میں کیا فرق ہے۔

امام اجل علامہ بدر الملت والدین محمود عینی حنفی عمدہ القاری شرح صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے جس کا لقب قاضی القضاۃ ہوا، امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اس جناب نے یہ لقب قبول فرمایا۔ اوران کے زمانہ میں فقہاء وعلماء ومحدثین کے اکابر وعمائد تھے ان میں کسی سے بھی اس کا انکار منقول نہ ہوا۔

اب ثابت ہوا کہ وہ (حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنے پر) طعن نہ فقط انہیں ائمہ وفقہاء واولیاء پر ہوگا جن سے لفظ شہنشاہ کی سندیں بے شمار کتب میں مذکور، بلکہ ائمہ تبع تابعین اور انکے اتباع اور امام مذہب حنفی ابو یوسف اور اس وقت سے آج تک کے تمام علمائے حنفیہ اور بکثرت علمائے بقیہ مذاہب سب پر طعن لازم آئے گا۔ اور اس پر جرأت ظلم شدید

اور جہل مدید ہوگی۔

لا جرم بات وہی ہے کہ لفظ جب ارادۃً وافادۃً ہر طرح شناعت سے پاک ہے تو صرف احتمال باطل اسے ممنوع نہ کردے گا ورنہ سب سے بڑھ کر نماز میں ''تعالیٰ جدك '' حرام ہو کہ دوسرے معنی کس قدر شنیع وفظیع رکھتا ہے۔

ہاں صدر اسلام میں کہ شرک کی گھٹائیں عالمگیر چھائی ہوئی تھیں، نقیر وقطمیر کے ساتھ نہایت تدقیق فرمائی جاتی کہ توحید بروجہ اتم اذہان میں متمکن ہو۔ ولہذا انہ فقط شہنشاہ بلکہ أنت سیدنا کے جواب میں ارشاد فرمایا' ألسید الله 'سید اللہ ہی ہے۔ ابو الحکم کنیت رکھنے کو منع فرمایا۔ حالانکہ یہ الفاظ واوصاف غیر خدا کیلئے خود قرآن عظیم واحادیث واقوال علماء میں بکثرت وارد۔

وہابیہ وخوارج اسی نکتہ جلیلہ سے غافل ہو کر شرک شرک وکفر میں پڑے۔ اللہ تعالیٰ تو ''إن الحکم إلا لله'' حکم اللہ ہی کا ہے۔ فرماتا ہے۔ مولیٰ علی نے کیسے ابو موسی کو حکم فرمایا۔ (یہ مقولہ خوارج ہے)

اللہ تعالیٰ تو ''إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ''فرماتا ہے۔ مسلمانوں نے انبیا واولیا سے کیسے استعانت کی۔ اللہ تعالیٰ تو ''قُلْ لَا يَعْلَمُ الآية ''فرماتا ہے اہل سنت نے کیسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اطلاع غیوب مان لی۔ (یہ وہابیہ کے اقوال ہیں)

ان اندھوں نے نہ جانا کہ وہی خدائے تعالیٰ ''فَابْعَثُوا حَكَماً '' ایک پنچ بھیجو، فرماتا ہے۔ اور '' تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى '' اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور ''إِسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ اور '' إِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَسُوْلٍ'' سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ اور ''يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ'' چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ اور '' تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا إِلَيْكَ '' یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اور '' يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ '' بے دیکھے ایمان لائے۔ وغیرہا فرما رہا ہے۔ '' أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ'' تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اس مقصد کی شرح میں نظیر واقعہ تحریم خمر ہے۔ کہ ابتداء میں نقیر، مزفت، جرہ، اور حنتم یعنی مضبوط برتنوں میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔ کہ تساہل واقع نہ ہو۔

جب اسکی حرمت اور اس سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں جم گئی اور اس سے کامل تحفظ واحتیاط نے قلوب میں جگہ پائی تو فرمایا: إنّ ظَرفاً لاَ یُحِلُّ شَیْئاً وَ لاَ یُحَرِّمُہٗ ۔ برتن کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتا۔
فقہ شہنشاہ ص ۱۱ تا ۲۴ ملخصا۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ بندوں پر نہایت مہربان ہے

۲۲۔ **عن** رجل من الصحابۃ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللّٰہ تبارك و تعالیٰ: یَا إبنَ آدمَ! قُم إلیّ أمْشِ إلَیْكَ، وَ امْشِ إلیّ أھرَوِلُ إلَیْكَ ۔
فتاوی رضویہ ۲/۲۸۳

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد اقدس ہے: اے ابن آدم! تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہو میں تیری طرف آؤنگا۔ اور تو میری طرف آنے کیلئے چل میری رحمت تجھے تیزی سے اپنی آغوش میں لے لیگی۔ ۱۲م

(۱۷) اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے

۲۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَا أیھا النَّاسُ ! أرْبَعُوا علی أنْفُسِکُمْ فَإنَّکُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَ لاَ غَائِباً ۔ إنَّکُمْ تَدْعُونَ سَمِیْعاً قَرِیْباً وَ ھُوَ مَعَکُمْ ۔

۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب التوحید، ۲/۱۱۰۱
الصحیح لمسلم، کتاب التوحید، ۲/۳۵۴
السنن لابن ماجہ، الادب، ۲/۲۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۶
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۹۲ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۱/۲۲۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۴۷۸ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۷/۳۱
الاتحافات السنیۃ، ۳۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی،
۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا حول و لا قوۃ الا باللہ، ۲/۹۷۸
الصحیح لمسلم، کتاب الذکر، ۲/۳۴۶ ☆ السنن لابی داؤد، ابواب الوتر، ۲۱۴
السنن الکبری للبیہقی، ۲/۱۸۴ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۳۲۴۳، ۲/۸۲
اتحاف السادہ للزبیدی، ۵/۳۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۵۰۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۵ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۴، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۱۸، ۴۱۹

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر مہربانی کرو (بلند آواز سے رب کو نہ پکارو) کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے ہو۔ بلاشبہ تم سمیع وقریب خداوند قدوس کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۲۵۶

(۱۸) اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں تمام خزانے ہیں

۲۴۔ عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَللّٰھمّ إنّی أسئلُكَ مِن کُلِّ خَیرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدَیكَ وَ أعُوذُبِكَ مِنْ کُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُہٗ بِیَدَ یكَ۔

صفائح اللجین ص ۲۰

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں ان سب بھلائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان سب برائیوں سے جن کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۲۵۔ عن أبی موسی الأشعری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَدُ اللّٰہِ بَسْطَانِ۔

صفائح اللجین ص ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں۔

۲۶۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

۲۴۔ المستدرک للحاکم کتاب الدعاء ۱/۷۰۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۷۹، ۲/۱۸۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۸۶، ۱/۹۲

۲۵۔ الصحیح لمسلم، التوبۃ، ۲/۳۴۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۹۵، ۴۰۴
الفردوس للدیلمی، ۵/۲۵۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱/۹۹۸
شرح السنۃ للبغوی، ۵/۸۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۲۷۳
کنز العمال للمتقی، ۲۵۲، ۱۰، ۴/۲۲۱ ☆ الزھد لابن مبارک، ۲۸۵
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳/۱۸۱ ☆

۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۲/۶۷۷ ☆ الصحیح لمسلم، الزکوۃ، ۱/۳۲۲
الجامع للترمذی، التفسیر، ۲/۱۳۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۴۸

علیه وسلم : يد اللّٰه ملأىٰ لَا تَغِيظُهَا نَفَقَةٌ سَحَاءِ اللَّيلِ وَ النَّهارِ۔ أفرأيتم مَا أنفقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ الأَرْضَ فَإِنَّهُ لَم يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَ كَانَ عَرْشُهُ على الْمَاءِ وَ بِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخفِضُ وَ يَرْفَعُ ۔ صفائح اللجين ص ١٧

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ غنی ہے۔ اس کے رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتا فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے؟ جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی اس وقت سے کتنا اس نے لوگوں کو دیا لیکن اسکے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی، اور اس وقت اسکا عرش پانی پر تھا، اور میزان یعنی قدرت اسی کو حاصل ہے جس کو چاہے گرائے اور جسکو چاہے اٹھائے۔۱۲ م

(۱۹) اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں زمین وآسمان ہیں

۲۷ ـ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضى اللّٰه تعالىٰ عنهما قال: رأيت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم و هو على المنبر يقول: يأخذ الجبارُ سَموٰتِهِ وَأَرْضِهِ بِيَدَيْهِ، وَ قبض رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم يديه و جعل يقبضهما و يبسطهما، قال: ثم يقول: أنا الرحمن أناالملك، أين الجبارون، أين المتكبرون؟ و تمايل رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم عن يمينه و عن شماله حتى نظرت إلى المنبر يتحرك من أسفل شئ منه حتى إني أ قول أساقط هو برسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم ۔ حاشية معالم ص ۳۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر اقدس پر فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ رب العزت زمین وآسمان کو اپنے دونوں دست قدرت میں لیگا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے پکڑا اور ان کو تنگ اور کشادہ کیا اور فرمایا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ میں رحمٰن ہوں۔ میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی عظمت کا اظہار کرنیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی جتانے والے؟ پھر حضور اپنی دہنی اور بائیں جانب جھکے۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا کہ نیچے

۲۷۔ التفسير للطبرى، ۲۷/۲۴

السنن لابن ماجه، كتاب الزهد، ۳۱۶

سے ہٹنے لگا۔ میں سمجھا کہیں منبر گر نہ جائے۔۱۲م

۲۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَطْوِی اللّٰہ تعالیٰ السَّموٰاتِ یومَ القِیامَةِ ثُم یأْخُذُھُنّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُم یقولُ أنا الملكُ ۔أین الجبارون ؟أین المتکبرون ؟ ثم یَطْوِی الأرْضِیْنَ ثُم یأْخُذُھُنّ ،قَالَ إبن العَلاءِ : بِیَدہ الأُخریٰ ۔ ثُم یقولُ : أنا المِلكُ ۔ أین الجبارونَ ؟ أین المتکبرونَ؟۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ دیگا، پھر انکو اپنے دست قدرت میں لیگا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنی شاہی عظمت جتانیوالے؟ کہاں ہیں اپنی بڑائی ہانکنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹے گا، پھر انکو اپنی گرفت میں لے گا ابن العلاء نے کہا: اپنے دوسرے دست قدرت میں لے گا، پھر فرمائیگا: میں بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں اپنے شاہی خمار میں سرکشی کرنیوالے؟ اور کہاں ہیں اپنی بڑائی کی ڈینگ مارنیوالے؟۱۲م حاشیہ معالم ۳۹

(۲۰) اللہ عزوجل وسیلہ بننے سے پاک ہے

۲۹۔ **عن** جبیر بن مطعم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: أتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم أعرابی فقال: یا رسول اللّٰہ! جھدت الأنفس و ضاعت العِیال و نھت الأموال و ھلکت الأنعام ، فاستسق اللّٰہ لنا ، فإنا نستشفع بك علی اللّٰہ و نستشفع باللّٰہ علیك ، قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: وَیُحكَ ، أتدْرِی ما تقولُ : و سبّح رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وَما زالَ یُسبِّحُ حتّی عُرِفَ ذلك فی وجوہ أصحابہ ثم قال: و یحك إنہ لاَ یُستَشْفَعُ بِاللہ علی أحدٍ مِّنْ

۲۸۔ الصحیح لمسلم ، المنافقین ، ۲/ ۳۷۰ ☆ الضعفاء للعقیلی ۱۵۴/۳
السنن لابی داؤد ، السنة ، ۶۵۱/۲ ☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۲۳۷
الاتحافات السنیة، ۳۱۷ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۹۶/۷
السنن لابن ابی العاصم ، ۲۴۱/۱
۲۹۔ السنن لابی داؤد السنة، ۶۵۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۳۲، ۲۲۴/۱
دلائل النبوة للبیهقی، ۱۴۳/۶ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۴۱/۷

خلقِهِ، شَانُ اللہ أعظَمُ مِنهُ۔ برکات الامداد ص ۴

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ایک اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں، اہل وعیال ضائع ہوگئے، اموال میں کمی آگئی، اور جانور ہلاک ہوگئے، ہم حضور کو اللہ کی طرف شفیع بناتے ہیں، اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ، سبحان اللہ فرماتے رہے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس چہروں سے بھی اس اعرابی کے قول کی ناپسندیدگی کا اظہار ہونے لگا۔ پھر فرمایا: ارے ناداں! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس شفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بڑی ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

استعانت وفریاد رسی کی حقیقت خاص بخدا، اور وسیلہ وتوسل وتوسط غیر کیلئے ثابت اور قطعا روا۔ بلکہ یہ معنی تو غیر خدا کیلئے ہی خاص ہیں۔ اللہ عزوجل وسیلہ وتوسط بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا، اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ ہوگا۔ اہل اسلام انبیاء واولیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اسکا رسول غضب فرمائیں، اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں، اور حق تو یہ ہے کہ اس معنی کا اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہوجائے۔ مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیئے نہ اللہ کا ادب، نہ رسول سے خوف، نہ ایمان کا پاس۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو "إيَّاكَ نَسْتَعِينُ" میں داخل کر کے جو اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں۔ ایک بیوقوف وہابی نے کہا تھا:

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا:

توسل کر نہیں سکتے خدا سے اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ بنایئے اسی وسیلہ

بننے کو ہم اولیاء کرام سے مانگتے ہیں۔ کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضائے حاجات ہو جائیں۔ اس بے وقوفی کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں دیا

و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا اللّٰه و استغفر لهم الرسول لو جدوا اللّٰه توابا رحيما ۔ اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں۔ اور معافی مانگے انکے لئے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

کیا اللہ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا؟ پھر کیوں فرمایا کہ اے نبی! تیرے پاس حاضر ہوں، اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں گے۔ یہ ہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے۔ مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف! اگر آیت کریمہ "ایاك نستعين" میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہوگی۔ کیا یہ ہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص و اشیاء وہابیہ کے نزدیک خدا ہیں، یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا گیا ہے۔ کہ ان سے شرک، اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں۔ جب مطلقا ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہوگی۔ کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات، ذوات ہوں یا صفات، افعال ہوں یا حالات، غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں۔

برکات الامداد ص ۴ تا ۵

(۲۱) اللہ و رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں

۳۰۔ عن عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : لما نزلت هذه الآية وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ الآية ۔ قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالیٰ عليه وسلم : أما إن اللّٰه وَ رسوله غنيّان عنهما وَ لكن جعلها اللّٰه رحمة لأمتي، فمن شاور منهم لم يعدم رشدا، و من ترك المشورة منهم لم يعدم عناء ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت

کریمہ" شاورھم فی الامر" نازل ہوئی تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری امت پر غایت مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا: تو جس نے مشورہ کیا ہدایت پر رہا اور جس نے مشورہ نہیں کیا دشواری میں مبتلا ہوا۔

فتاوی رضویہ ۷/۴۸۱
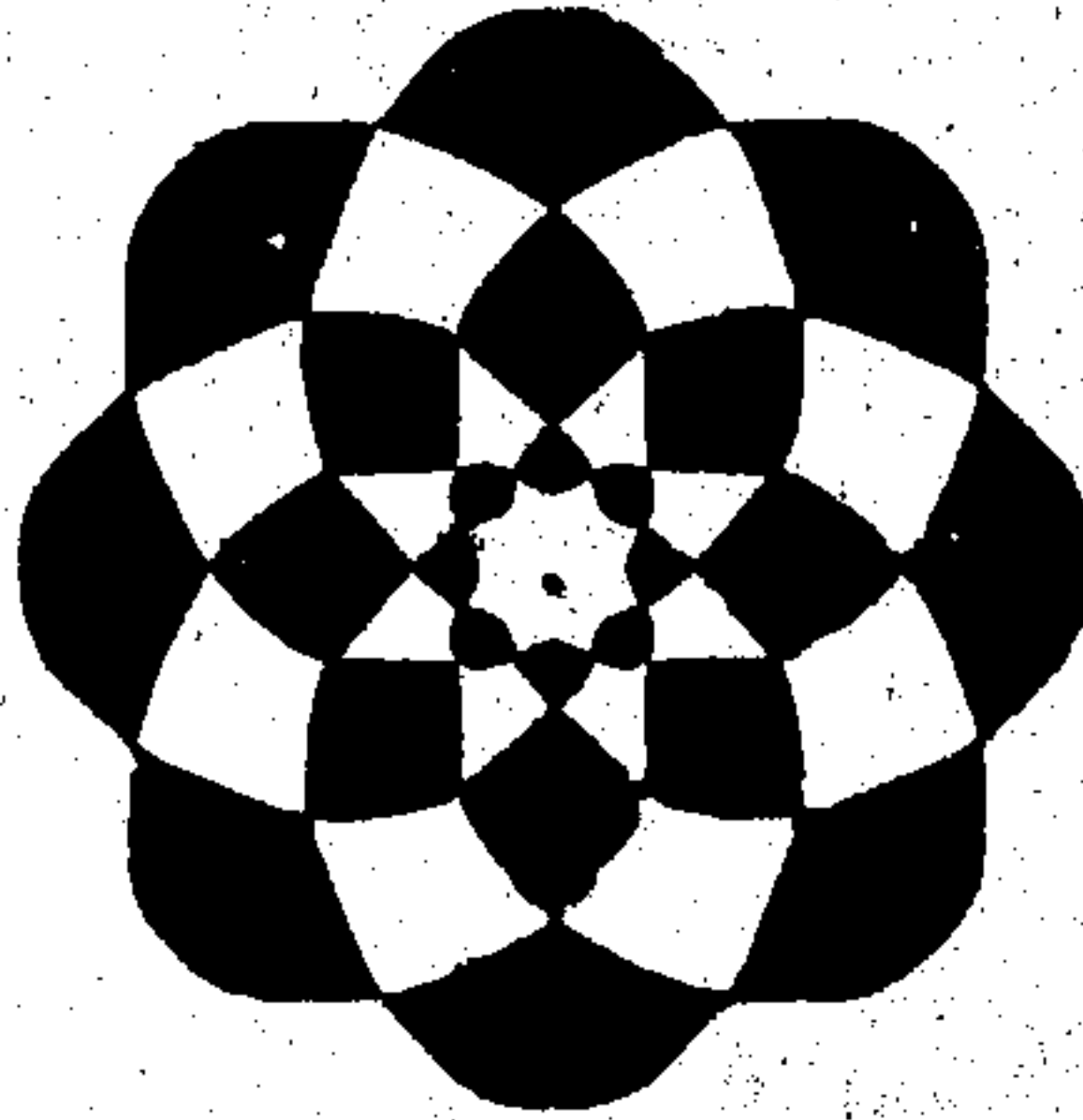
۳۔ دین حق

(۱) دین نصیحت ہے

۳۱ ۔ **عن** تمیم الداری قال: قا ل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَ لِکِتَابِہٖ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِاَئمَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ۔

دوام العیش ۴۶

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین یہ ہے کہ اللہ اور اسکی کتاب اور اسکے رسول سے سچا دل رکھے اور سلاطین اسلام اور جملہ مسلمانوں کی خیر خواہی کرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر سلطنت اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام۔ نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔ مگر ہر تکلیف بقدر استطاعت اور ہر فرض بقدر قدرت ہے۔ نامقدور بات پر مسلمان کو ابھارنا، جو نہ ہو سکے اور ضرر دے اسے فرض ٹھہرانا شریعت پر افتراء اور مسلمانوں کی بدخواہی ہے۔

۳۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱۳/۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۵۴/۱
الجامع للترمذی، ابواب البرو الصلۃ، ۱۴/۲ ☆ السنن للنسائی، کتاب البیعۃ، ۱۶۵/۲
السنن للدارمی، ۳۱۱/۲ ☆ السنۃ لابن ابی العاصم، ۵۱۹/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۸۷/۱ ☆ المسند للحمیدی، ۸۳۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲، ۱۰۸/۱ ☆ المسند للشافعی، ۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۷/۱ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹۲/۱۳
الدر المنثور للسیوطی، ۲۶۷/۳ ☆ ارواء الغلیل للألبانی، ۶۲/۱
التاریخ الصغیر للبخاری، ۳۵/۲ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۸۸/۲
الاذکار النوویہ، ۲۷۹ ☆ تغلیق التعلیق للعسقلانی، ۲۲۷/۸
التفسیر للقرطبی، ۲۲۷/۸ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۰۷/۱۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۳۷/۳
المطالب العالیۃ للعسقلانی، ۱۹۷۹ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۱۸۹/۱
الدر المنتثرہ للسیوطی، ۸۵ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۰۱۹

(۲) دین آسان ہے

۳۲۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: إنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ، وَ لَن یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه، فَسَدِّدُوْا، وَ قَارِبُوْا، وَ اَبْشِرُوْا، وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَ الرَّوْحَةِ وَ شَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک دین آسان ہے، اور جو شخص دین میں بے جا سختی برتے گا دین اس پر غالب آجائیگا۔ لہذا تم میانہ رور ہو، لوگوں سے قریب رہو، بشارت سناؤ، اور آخر شب کے کچھ حصہ میں عبادت اور خیرات کر کے دینی قوت حاصل کرو۔۱۲م

۳۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: اَلدِّیْنُ یُسْرٌ، وَ لَن یُّغَالِبَ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَه ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین آسان ہے، اور دین پر جس نے بھی غالب آنیکی کوشش کی دین اس پر غالب آگیا۔۱۲م

۳۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، ۱/۱۰ ☆ السنن للنسائی، کتاب الایمان، ۲/۲۳۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۱ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۵۳۴۳، ۳/۳۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۳۶۸ ☆ التفسیر للبغوی، ۳/۲۵۶
فتح الباری للعسقلانی، ۶/۱۲۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۴۸۴
التمہید لابن عبد البر، ۵/۱۲۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱۲۴۶
۳۳۔ شعب الایمان للبیہقی، ۳/۴۰۱ ☆ الجامع الصغیر، ۲/۲۶۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/۴۳۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۹۸ ☆

۳۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُو فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کہ تم سے پہلے لوگ دین کی حدود پار کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔۱۲م

۳۵۔ **عن** محجن بن الأدرع الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّكُمْ لَنْ تُدْرِكُوا هٰذَا الأَمْرَ بِالْمُغَالَبَةِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم اس دین کو غلبہ حاصل کر کے نہیں پاسکو گے۔۱۲م

(۳) دین میں آسانی بہتر ہے

۳۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسولِ الله صلی

۳۴۔ السنن لابن ماجه ، ۲/۲۲۴ ☆ السنن للنسائی ، کتاب الحج ، ۲/۴۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱،۳۴۷/۲۱۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ۳/۱۲
نصب الرایة للزیلعی ۳/۷۶ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۵۳۴۷ ، ۳/۳۵
التمهید لابن عبد البر ، ۱/۱۹۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ۹۳۴۷
المستدرک للحاکم ، المناسک ، ۱/۶۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۷۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۴/۳۹۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/۶۲
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۲۲۵ ☆ السنة لابن ابی عاصم ، ۱/۴۶
المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۲/۱۵۶ ☆ موارد الظمئان للهیثمی ، ۱۰۱۱
۳۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۵۳۴۴ ، ۳/۳۵
شعب الایمان للبیهقی ، ۱/۴۱۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/۱۵۳
۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۸/۲۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/۶۰
فتح الباری للعسقلانی ، ۱/۹۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر ، ۱/۲۱
الفقیه و المتفقه للخطیب ، ۱/۲۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ۲/۱۰۷
التفسیر للق[illegible] ، ☆ کنز العمال للمتقی ، ۵۲۵۲ ، ۳/۳۶

اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : خیر دینکم أیسرہ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا بہتر دین وہ ہے جس میں آسانی ہو۔

۳۷ ۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِیَّاکُمْ وَ التَّعَمُّقَ فِی الدِّیْنِ، فَإِنَّ اللّٰہَ قَدْ جَعَلَہٗ سَھْلاً فَخُذُوْا مِنْہُ مَا تُطِیْقُوْنَہٗ، فَإِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یُحِبُّ مَا دَامَ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَ إِنْ کَانَ یَسِیْراً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین میں زیادہ باریکیاں نکالنے سے بچو کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آسان بنایا ہے۔ لہذا جسکی طاقت ہو وہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس نیک عمل کو محبوب رکھتا ہے جس میں مداومت ہو اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ ۱۲م

و فی الباب عن أنس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

(۴) آسانی پیدا کرو دشواری نہیں

۳۸ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَ لَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے، دشواری کیلئے نہیں۔ ۱۲م

۳۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۳۴۸، ۳/۳۵

۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الوضوء، ۱/۳۵ ☆ السنن لابی داؤد، الطہارۃ، ۱/۵۴

الجامع للترمذی، الطہارۃ، ۱/۲۱ ☆ السنن للنسائی، الطہارۃ، ۱/۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۸۲، ۲/۲۳۹ ☆ المسند للحمیدی، ۹۳۸

السنن الکبری للبیہقی، ۲/۴۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/۳۲۳

التمہید لابن عبد البر، ۱/۳۱۳ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۳/۴۱۷

الشفا للقاضی عیاض، ۲/۴۹۷ ☆ کنز العمال لعلی المتقی، ۴۹۳۶، ۲/۶۲۸

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۵۵ ☆

(۵) حضور آسان دین لائے

۳۹ ـ **عن** جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ، وَ مَنْ خَالَفَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۴۲

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے نرمی والا دین لیکر مبعوث کیا گیا، تو جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔ ۱۲م

(۶) اللہ تعالیٰ کو دین حنیف پسند ہے

۴۰ ـ **عن** عبد اللّٰه بن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: أَحَبُّ الْأَدْیَانِ إِلَی اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ السَّمْحَةُ ـ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نرمی والا دین حنیف پسند ہے۔

(۷) حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی

۴۱ ـ **عن** أبی العوام البصری قال: قال أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی

---

۳۹ ـ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۶۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/۱۲۸
التفسیر للقرطبی، ۱۹/۳۹ ☆ الاتحافات السنیة، ۹/۱۸۴
التفسیر لابن کثیر، ۱/۳۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۷/۲۰۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۵۱ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۸۹
۴۰ ـ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ۱/۱۰ ☆ السنن للنسائی، الایمان، ۲/۲۳۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱/۹۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۴۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴/۴۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۱۸۴ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۲
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۸ ☆
۴۱ ـ السنن للدار قطنی، ۲/۵۱۲ ☆

اللہ تعالیٰ عنہ : إِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ لَا يُبْطِلُ الْحَقَّ شَيْءٌ، مُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِّنَ التَّمَادِيْ فِي الْبَاطِلِ۔　　فتاوی رضویہ ۷/۵۱۰

حضرت ابو العوام بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی، حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔

یہ فرمان حضرت امیر المؤمنین نے اپنے قاضی ابو موسی اشعری کو ارسال فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(۸) اسلام غالب رہتا ہے

۴۲۔ عن عائذ بن عمر المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْإِسْلَامُ يَعْلُو وَ لَا يُعْلٰی۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تکفیر اہل قبلہ واصحاب کلمہ طیبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے قول وفعل کو اگر چہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفضیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں، اگر کوئی ضعیف سی ضعیف، نحیف سی نحیف تاویل پیدا ہو جسکی رو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اسی کی طرف جائیں اور اسکے سوا اگر ہزار احتمال جانب کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔ احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالات کفر کی جانب جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

۴۲۔ السنن للدار قطنی، ۲/۳۹۵ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۶/۲۰۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳/۲۱۸ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳/۲۱۲
تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۳/۲۱۸ ☆ تلخیص الحبیر للعسقلانی، ۴/۱۲۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۸۳

(۹) اسلام میں ضرر کی تعلیم نہیں

٤٣ ـ **عن** عبادة بن الصامت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: لَا ضَرَرَ وَ لَا ضِرَارَ فِي الإِسْلَامِ ـ فتاوی رضویہ ۹/۱۳۰

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں سختی اور تکلیف پہونچانے کی اجازت نہیں۔ ۱۲م

و فی الباب عن عبد اللّٰہ بن عباس و عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما ـ

(۱۰) اسلام تمام گناہوں کو مٹادیتا ہے

٤٤ ـ **عن** عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ الإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ ـ جد الممتار ۲/۲۷۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اسلام پہلے کے تمام گناہ مٹادیتا ہے۔ ۱۲م

(۱۱) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

٤٥ ـ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

---

٤٣ ـ السنن لابن ماجه، ١٧٠/٢ ☆ حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ٧٦/٩
نصب الرایة للزیلعی، ٣٨٤/٤ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٤١١/٣
کنز العمال لعلی المتقی، ٩٤٩٨، ٥٩/٤، المسند لاحمد بن حنبل، ٣١٣/١
المستدرك للحاکم، ٦٦/٢ ☆

٤٤ ـ الصحیح لمسلم، الایمان، ٧٦/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩٨/٩
الدر المنثور للسیوطی، ٢١٠/١ ☆ المسند لابی عوانة ٧٠/١

٤٥ ـ الجامع الصحیح للبخاری، الجنائز، ١٨١/١ ☆ الجامع للترمذی، القدر، ٣٦/٢
الصحیح لمسلم، القدر، ٢٣٦/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢٣٣/٢
مجمع الزوائد للهیثمی، ٢١٨/٧ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة ١٨٨/١
اتحاف السادة للزبیدی، ٢١٨/٢ ☆ مسند ابی حنیفة، ٦
الدر المنثور للسیوطی، ١٥٥/٥ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٢٢٨/٩

علیہ وسلم: كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔ فتاوی رضویہ ۷/۵۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے۔ ۱۲م

(۱۲) غیب پر ایمان قوی ہے

٤٦ ۔ **عن** عبد الرحمن بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: ذَكَرُوْا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِيْمَانَهُمْ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّناً لِمَنْ رَآهُ وَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا آمَنَ مُؤمِنٌ أَفْضَلَ مِنْ إِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَأَ "الٓمّٓ ، ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ" إِلىٰ قَوْلِهِ تَعَالىٰ يُؤمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور انکا لایا ہوا دین ان لوگوں کیلئے بالکل واضح تھا جنہوں نے حضور کو دیکھا۔ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں سب سے افضل واقوی ایمان بالغیب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیات کریمہ تلاوت کیں۔ الٓمّٓ ، ذلك الكتاب لا ريب فيه إلى قوله تعالىٰ يؤمنون بالغيب۔ مالی الجیب ص ۶۴

(۱۳) فضیلت کا مدار ایمان و عمل ہیں

٤٧ ۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه إن رسول الله صلى الله تعالىٰ

---

٤٥ ۔ التفسير للقرطبي، ٥/ ٣٩٥ ☆ الموطا لمالك، ٢٤١
تاريخ اصفهان لابي نعيم ٢/ ٢٢٦ ☆ التفسير لابن كثير، ٢/ ٢٦٨
الجامع الصغير للسيوطي، ٢/ ٣٩٦ ☆ المسند للحميدي، ١١١٣
٤٦ ۔ المستدرك للحاكم، تفسير، ٢/ ٢٨٦ ☆
٤٧ ۔ المسند لاحمد بن حنبل ٤/ ١٤٥ ☆ المعجم الكبير للطبراني، ١٧/ ٢٩٥
مجمع الزوائد للهيثمي، ٨/ ٨٣ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ٦٣٠٠
الترغيب و الترهيب للمنذري، ٣/ ٦١٢ ☆ كشف الخفاء للعجلوني، ٢/ ٤٥١
كنز العمال للمتقي، ٣٠، ١/ ٢٦٠ ☆

علیہ وسلم قال : إنَّ أنسَابَكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِسِبَابٍ عَلىٰ أحَدٍ، وَ إنَّمَا أنْتُمْ آدَمُ كَطَفِّ الصَّاعِ أنْ تَمْلَؤهُ ، لَيْسَ لِأحَدٍ فَضْلٌ عَلىٰ أحَدٍ اِلَّا بِالدِّيْنِ أوْ عَمَلٍ صَالِحٍ ۔

الزلال الانقی ۱۹۰

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارا یہ نسب کسی کیلئے گالی نہیں، تم تو آدم کی اولاد ہو پیمانے کی طرح جو بالکل ہموار کر کے بھرا گیا۔ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں مگر دین یا عمل صالح کے سبب۔

(۱۴) سواد اعظم کی پیروی کرو

۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الأمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أبَداً وَ قَالَ : يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ،فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الأعْظَمَ، فَإنَّهٗ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائیگا۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین نہایت قلیل ہیں، حجۃ اللہ البالغہ میں صاف لکھا ہے۔ کہ ان چار مذہب کی تقلید درست ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اسکا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

اظہار الحق الجلی ص ۳۶

(۱۵) ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی

۴۹۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال

۴۸۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۵/۱ ☆

۴۹۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب فرض الخمس، ۴۳۹/۱

السنن لابی داؤد، كتاب الجهاد، باب فی دوام الجهاد، ۳۳۶/۱

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ لَایَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَ لَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۶۳

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، انکو وہ لوگ نقصان نہیں پہونچا سکیں گے جو رسوا کرنا چاہیں گے، اور نہ کسی کی مخالفت سے کوئی فرق پڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) کی نشانیاں پوری ہوجائیں گی اور وہ اس پر قائم رہیں گے ۱۲م

(۱۶) غنی کے سامنے انکساری نقصان دین کا سبب

۵۰۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِیٍّ لِاَجَلِ غِنَاهُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِیْنِهٖ ۔ ذیل المدعا ۱۴

بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی غنی کیلئے اس کے غنا کے سبب تواضع کرے اسکا دوتہائی دین چلا جاتا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

وجہ یہ ہے کہ مال دنیا کیلئے تواضع رو بخدا نہیں۔ یہ حرام ہوئی اور یہی تواضع لغیر اللہ ہے، اور علم دین کیلئے تواضع رو بخدا ہے، اسکا حکم آیا اور یہ عین تواضع للہ ہے۔ یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ اسی کو بھول کر وہابیہ اور مشرکین افراط وتفریط میں پڑے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ ذیل المدعا ص ۱۴

۴۹۔ الصحیح لمسلم، الامارة، ۲/۱۴۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۶۵
الجامع للترمذی، الفتن، ۲/۴۲ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۰۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۲۸۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱، ۳۴۵۰، ۱۲/۱۶۵
الشفا للقاضی، ۱/۶۵۵ ☆ المستدرك للحاکم، الفتن، ۴/۵۵۰
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۲۷۰ ☆
۵۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۷ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۳۴
الاسرار المرفوعة للقاری، ۳۳۹ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۱۷۵

۴۔ سنت کی اہمیت

(۱) سنت رسول کولازم جانو

۵۱۔ **عن** أبى رافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلىٰ أَرِيكَتِهٖ يَاتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهِيتُ عَنْهُ فَيَقُولُ:لَا أَدْرِىْ مَا وَجَدْ نَا فِى كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو نہ پاؤں مسہری پر تکیہ لگا کر یہ کہتے ہوئے حالانکہ اسکے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا، یا جس سے میں نے منع کیا کوئی حکم پہونچے اور وہ کہہ دے کہ ہم نہیں جانتے، جو قرآن کریم میں پائینگے ہم اسکی پیروی کریں گے۔۱۲م

۵۲۔ **عن** المقداد بن معدى كرب الكندى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلَا اِنِّى أُوْتِيتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ ـ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ يَنْثَنِى شَبْعَاناً عَلىٰ اَرِيكَتِهٖ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحَلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ، اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِى وَ لَا كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، اَلَا وَ لَا لُقْطَةٌ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُمْ، فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُمْ فَلَهُمْ أَنْ يُعَقِّبُوْهُمْ

۵۱۔ الجامع للترمذى، العلم، ۲/۹۱ ☆ السنن لابى داؤد ، السنة، ۲/۶۳۵
السنن لابن ماجه ، المقدمة، ۱/۳ ☆ المسند للشافعى، ۱۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۶۷ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۴/۲۰۹
المسند للحميدى، ۵۵۱ ☆ التمهيد لابن عبدالبر، ۱/۱۵۱
دلائل النبوة للبيهقى، ۱/۲۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۱۰۸
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۷ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱/۲۰۱
كنز العمال لعلى المتقى، ۸۷۹، ۱/۱۷۴ ☆ جامع العلم لابن عبد البر، ۲/۱۸۹
المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۲۹۵ ☆
۵۲۔ السنن لابى داؤد ، السنة، ۲/۶۳۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱
التمهيد لابن عبد البر، ۱/۱۵۰ ☆ الحاوى للفتاوى للسيوطى، ۱/۴۷۱
الفقيه و المتفقه للخطيب، ۱/۸۹ ☆ الشريعة للآجرى، ۱/۵۱

وَ زَادَ بَعْضٌ۔ وَ اِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت مقداد بن معدی کرب کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! بیشک مجھے قرآن کریم دیا گیا اور اسکے مثل بھی (یعنی حدیث شریف) خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسہری پر تکیہ لگا کر کہے: صرف قرآن کو تھام لو، اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا اللہ تعالیٰ کا حرام فرمایا ہوا، دیکھو! نہ تمہارے لئے پالتو گدھا حلال ہے اور نہ کیلے والا درندہ جانور، اور نہ ذمی کافر کی گمشدہ چیز۔ ہاں جب اس چیز کا مالک اس سے لاپرواہ ہوجائے، اور سنو! جو کسی کے پاس مہمان بن کر جائے تو ان پر اسکی مہمانی لازم ہے۔ اگر مہمانداری نہ کریں تو وہ اپنی مہمانی کی مقدار ان سے وصول کرے۔ ۱۲م

۵۳۔ **عن** العرباض بن ساریۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَیَحْسِبُ اَحَدُکُمْ مُتَّکِئاً عَلیٰ اَرِیْکَتِہٖ بِظَنٍّ اَنَّ اللّٰہَ لَمْ یُحَرِّمْ شَیْئاً اِلَّا مَا فِیْ ھٰذَا الْقُرْآنِ۔ اَلَا اِنِّیْ وَ اللّٰہِ قَدْ اَمَرْتُ وَ وَعَظْتُ وَ نَھَیْتُ عَنْ اَشْیَاءَ اِنَّھَا کَمِثْلِ الْقُرْآنِ اَوْ اَکْثَرَ۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۱۹

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں، سن لو! خدا کی قسم! میں نے حکم دئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔

۵۴۔ **عن** علقمۃ عن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ الْمُوْتَشِمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ

۵۳۔ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۲/۴۳۲ ☆

۵۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، /۷۲۵ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۴

الجامع للترمذی، الادب، ۱/۲۰۸ ☆ السنن لابن ماجہ، النکاح، ۱/۱۴۴

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۳۴ ☆ السنن للنسائی، الزینۃ، ۲/۲۳۸

[illegible] ۲/۵۷۶ ☆

اِمرأةً من بنی أسد یقال لها اُم یعقوب فجاء ت فقالت :اِنه بلغنی أنك لعنت کیت و کیت فقال: و ما لی لا ألعن من لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من هو فی کتاب الله فقالت : لقد قرأت ما بین اللوجین فما وجدت فیه ما تقول، قال: لئن کنت قرأتیه لقد وجدتیه ، أما قرأت "وَ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" قالت :بلی ، قال : فاِنه قد نهی عنه ، قالت : فاِنی أری أهلك یفعلونه ، قال : فاذهبی و انظری ، فذهبت و نظرت فلم ترمن حاجتها شیئا فقال: لو کانت کذلك ماجا معتها ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت بدن گودنیوالیوں اور گدوانے والیوں پر، منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کیلئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ یہ سن کر ایک بی بی اسدیہ جنکی کنیت ام یعقوب تھی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں، عرض کی: میں ۔نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ۔اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے۔ان بی بی نے کہا: میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اسکا ذکر نہ پایا۔ فرمایا: تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ آیت ضرور پڑھی ہوتی۔ کیا تم نے نہ پڑھا کہ" جو رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں، تو آپ نے فرمایا: بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ کہنے لگیں: میں نے تو آپ کی اہلیہ کو بھی اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا: جاؤ، اور دیکھو۔ وہ گئیں اور دیکھا تو انکے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرتیں تو میں کبھی انکو اپنے پاس نہ رکھتا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

منکر حدیث دیکھے! کہ اس کا خیال وہی ان بی بی کا خیال اور ہمارا جواب بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جواب ہے۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں، کبار تابعین وثقات صالحات سے ہونے میں تو کلام نہیں، اور حافظ الشان نے فرمایا: صحابیہ معلوم ہوتی ہیں ۔بہرحال انکی فضیلت وصلاح قبول حق پر باعث ہوئی۔ سمجھ لیں اور اسکے بعد خود اس حدیث کو

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں۔ ابنائے زمانہ سے گزارش کرنی چاہئے۔

ع دلا مردانگی زیں زن بیاموز

ولکن الھدایۃ لن تنالا ۔ بلا فضل من المولی تعالیٰ

ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ میں فرمایا:

مجھ سے جو چاہو پوچھو! میں قرآن سے جواب دونگا۔ کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

اللہ عزوجل نے تو فرمایا: کہ ارشاد رسول پر عمل کرو۔

وحدثنا سفیان بن عیینۃ عن عبد الملك بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: إِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِی أَبِی بَکْرٍ وَّ عُمَرَ ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہونچی کہ حضور نے فرمایا: ان دو کی پیروی کر جو میرے جانشین ہونگے، ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما'' و

حدثنا سفیان بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شھاب عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أنہ أمر بقتل المحرم الزنبور ۔

یعنی ہمیں امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہونچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۲۲

۵۵۔ **عن** أم المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا قالت : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّی ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

۵۵۔ السنن لابن ماجہ، النکاح، ۱/۱۳٤ ☆

۵۶۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۷۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ خَالَفَ سُنَّتِی فَلیسَ مِنِّی۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت کی مخالفت کی وہ مجھ سے نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۰۳۵

۵۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أخَذَ بِسُنَّتِی فَھُوَ مِنِّی وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۳۵

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

۵۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، ۲/ ۷۵۸
الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۱/ ۴۴۹
المسند لاحمد بن حنبل ۲/ ۱۵۸ ☆ السنن للنسائی، النکاح، ۲/ ۸
المسند للدارمی، ۲/ ۱۳۳ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۷/ ۷۷
الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۱۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۷
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/ ۵۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/ ۱۹
الشفا للقاضی، ۲/ ۳۷ ☆ الترغیب والترھیب، ۱/ ۸۷
فتح الباری للعسقلانی، ۹/ ۱۰۴ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۱/ ۹۹
مشکل الآثار للطحاوی، ۲/ ۱۳۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳/ ۳۳۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۲۲۸ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳/ ۱۶۰
۵۷۔ تاریخ بغداد، للخطیب، ۷/ ۲۰۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۱۸۵
۵۸۔ کنز العمال للمتقی، ۹۳۴، ۱/ ۱۸۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/ ۳۰۷
التفسیر لابن کثیر، ۳/ ۱۶۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۹۰

۵۹۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً وَ لِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدٰى، وَ مَنْ كَانَتْ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل کیلئے ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور، تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے۔اور جو سنت چھوڑ کر دوسری طرف جائے ہلاک ہو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۳۵

(۲) خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے

۶۰۔ **عن** العرباض بن سارية رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۷۲

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو۔۱۲م

(۳) احیائے سنت پر اجر

۶۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَ مَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

۵۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۲/۸۹
موارد الظمآن للهيثمی، ۶۵۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۴۶
۶۰۔ الجامع للترمذی، ابواب العلم، ۲/۹۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنة، ۲/۶۳۵
المستدرك للحاكم، كتاب الايمان، ۱/۹۷ ☆ السنن لابن ماجه، المقدمه، ۱/۵
التفسير للبغوی، ۲/۲۰۶ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۸/۲۴۶
تلخيص الحبير لابن حجر، ۴/۱۹۰ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱/۱۲۶
اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۱۸ ☆ الشفا للقاضی، ۲/۲۴
۶۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/۱۸۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۳۳، ۱/۱۸۴

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

٦٢ ۔ **عن** بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِی قَدْ أُمِیتَتْ بَعْدِی فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ أَنْ یَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَیْئاً ۔ فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میرے بعد میری مردہ سنت کو زندہ کیا تو اسکو عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٣ ۔ **عن** عمرو بن عوف رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِی فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ کَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یُنْقَصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَیْئاً، وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا کَانَ عَلَیْهِ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یُنْقَصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَیْئاً ۔

فتاوی رضویہ ۲/۴۹۲

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے میری کسی سنت کو زندہ کیا پھر لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے، تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر اسکو ثواب ملے گا، اوران لوگوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔اور جس نے خلاف سنت ناپسندیدہ راستہ ایجاد کیا تو جتنے لوگ اس پر عمل کر کے گنہگار ہوں گے سب کے گناہ اس پر اور انکے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔۱۲م

٦٤ ۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ

---

٦٢ ۔ الجامع للترمذی، العلم، ۹۲/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۱/۱۵
مشکوة المصابیح، الاعتصام بالکتاب و السنة، ۱۸۴/۱
٦٣ ۔ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱۹/۱ ☆
٦٤ ۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۰/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۲/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۹۳

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ زندہ وہی سنت کی جائے گی جو مردہ ہوگئی ہو، اور سنت مردہ جبھی ہوگی کہ اسکے خلاف رواج پڑ جائے۔ احیاء سنت علماء کا تو خاص فرض منصبی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہوا سکے لئے حکم عام ہے۔ ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی مساجد میں اس سنت (اذان بیرون مسجد) کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ اس پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا تم سے پہلے عالم نہ تھے۔ یوں ہو تو کوئی سنت زندہ ہی نہ کرسکیں گے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی سنتیں زندہ فرمائیں۔ اس پر انکی مدح ہوئی نہ کہ الٹا اعتراض۔ کہ تم سے پہلے تو صحابہ وتابعین تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۴) چار چیزیں سنت سے ہیں

۶۵۔ **عن** أبی أیوب الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ ، اَلْخِتَانُ وَ التَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَ السِّوَاكُ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۲۶

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء کرام کی سنت ہیں۔ ختنہ، خوشبو کا استعمال، نکاح، اور مسواک۔ ۱۲م

۶۵۔ الجامع للترمذی، النکاح، ۱/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۹
شرح السنۃ للبغوی، ۹/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱/۶۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۲۸ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۱۶۶

(۵) اہل سنت حق پر ہیں

٦٦۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: سَیَأتِی عَلٰی اُمَّتِی مَا أتٰی عَلٰی بَنِی اِسْرَائِیلَ مِثْلاً بِمِثْلِ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَ اِنَّھُمْ تَفَرَّقُوا عَلٰی اِثْنَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً، کُلُّھَا فِی النَّارِ غَیْرُ وَاحِدَۃٍ ، فَقِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ مَا تِلْکَ الْوَاحِدَۃُ ، قَالَ : مَا نَحْنُ عَلَیْہِ الْیَوْمَ وَ أصْحَابِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے عنقریب وہی حالات ہونگے جو بنی اسرائیل کے گذرے۔ وہ تو بہتر جماعتوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب جہنمی ہوں گے ایک کے سوا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ ایک فرقہ کون ہوگا؟ فرمایا: جس طریقے پر آج میں اور میرے صحابہ چل رہے ہیں وہ اسی پر گامزن ہوگا۔١٢م

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے نہیں کہ اجماع، قیاس اور تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کرام کا تھا یہ اس سے منکر ہیں۔　　　اظہار الحق الجلی ص ۴

٦٦۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ١٨١/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ١٠٥٧، ٢١٠/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٣٣٢/٢ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣١٠/١٣
مجمع الزوائد للھیثمی، ١٨٩/١ ☆ الفوائد المجموعۃ للشوکانی، ٥٠٢
اتحاف السادۃ للزبیدی، ١٤٠/٨ ☆ الأسرار المرفوعۃ للقاری، ١٦١
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ١٥ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ١٢٨/١
المستدرک للحاکم، ٤٣٠/٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٢٩١/٤
مسند الربیع بن حبیب، ١٣/١ ☆ شرف اصحاب الحدیث للخطیب، ٤٠

۵۔ بدعت

(۱) بدعت وضلالت

۶۷۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ دَعَا اِلیٰ ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلَ آثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یُنْقِصُ ذٰلِکَ مِنْ آثَامِہِمْ شَیْئاً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی امر ضلالت کی طرف بلائے تو جتنے اسکے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۱۳/۹

(۲) بدعت کی مذمت

۶۸۔ **عن** حذیفۃ بن الیمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ صَلوۃً وَ لَا صَوماً وَ لَا صَدَقَۃً وَ لَا حَجّاً وَ لَا عُمْرَۃً وَ لَا جِہَاداً وَ لَا صَرفاً وَ لَا عَدْلًا، یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَۃُ مِنَ الْعَجِیْنِ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نہ نماز قبول فرماتا ہے اور نہ روزہ، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ فرض، نہ نفل۔ بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۳

۶۷۔ الصحیح لمسلم، العلم، ۳۴۱/۲ ☆ السنن لابن ماجہ، المقدمۃ، ۱۹/۱
الجامع للترمذی، العلم، ۹۲/۲ ☆ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۶۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۷/۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۵۲/۱
۶۸۔ السنن لابن ماجہ، المقدمۃ، ۶/۱ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۸۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۸، ۲۲۰/۱

(۳) بدعت کی دو قسمیں حسنہ اور سیئہ

۶۹۔ **عن** أبی حجیفة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم :مَن سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مِثْلَ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئاً، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ مِثْلَ أَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئاً۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ اسکے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہوئے تو سب عمل کرنیوالوں کے برابر اسکوثواب ملے گا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس نے برا طریقہ نکالا کہ لوگ اس کے بعد اس روش پر چلے تو سب کا گناہ اسکے سر ہوگا جبکہ انکے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔۱۲م

(۴) اچھی بات بدعت حسنہ اور جمع قرآن

۷۰۔ **عن** زید بن ثابت رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :أرسل اِلَیّ أبو بکر مقتل أهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال أبو بکر: اِن عمر أتانی فقال : اِن القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن و اِنی أخشی أن استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن، و اِنی أری أن تامر بجمع القرآن ، قلت لعمر: کیف تفعل شیئا لم یفعله رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم؟ قال عمر: هذا و اللّٰه خیر! فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللّٰه صدری لذلك، و رأیت فی ذلك الذی رأی عمر، قال زید : قال أبو بکر: اِنك رجل شاب عاقل لانتهمك و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللّٰه فتتبع القرآن فأجمعه فواللّٰه لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علی مما أمرنی به من جمع القرآن ، قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعله رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم؟ قال : هو واللّٰه خیر، فلم یزل أبو بکر یراجعنی حتی شرح اللّٰه صدری للذی شرح له صدر أبی بکر و عمر فتتبعت القرآن أجمعه من العسب واللخاف و صدور الرجال حتی وجدت آخر سورة

۶۹۔ السنن لابن ماجه، المقدمة، ۱۹/۱

۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، فضائل القرآن، ۷۴۵/۱

التوبة مع أبي خزيمة الأنصاري لم أجدها مع أحد غيره "لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ" حتى خاتمة براءة، فكانت الصحف عند أبي بكر حتى توفاه الله ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة بنت عمر۔

فتاوی رضویہ ۱۲/۸۳

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یمامہ والوں سے جنگ کے ایام میں مجھے امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلایا۔ اس وقت سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔ فرمایا: حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا: جنگ یمامہ میں قرآن کریم کے کتنے ہی قاری شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ مختلف مقامات پر قاریوں کے شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا ۔ لہذا میری رائے ہے کہ آپ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم صادر فرمادیں۔ میں نے ان سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جسکو خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے اس پر کہا: خدا کی قسم! کام تو پھر بھی اچھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر مجھ سے اس بارے میں بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کیلئے میرا سینہ کھولدیا اور میں حضرت عمر کی رائے سے متفق ہو گیا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا: تم نو جوان آدمی ہو اور صاحب عقل و دانش بھی نیز تمہاری قرآن فہمی کے بارے میں مجھے پورا اعتماد ہے۔ اور تم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب وحی بھی رہے ہو۔ لہذا مکمل کوشش کے ساتھ قرآن کریم جمع کردو۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو اسے اس کام سے زیادہ بھاری نہ سمجھتا۔ میں عرض کرنے لگا: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ آپنے فرمایا: خدا کی قسم! پھر بھی یہ کام تو اچھا ہے، پھر برابر حضرت صدیق اکبر مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس طرح کھول دیا جس طرح حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر کیلئے کھولدیا تھا۔ چنانچہ میں نے قرآن کریم کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت حضرت ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ملی اور کسی سے دستیاب نہ ہوئی۔ یعنی" لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ

مَاعَنِتُّمْ الآیہ" پھر یہ جمع کیا ہوا نسخہ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس رہا۔ جب ان کا وصال ہو گیا تو حضرت عمر کے پاس پھر حضرت حفصہ بنت عمر کی تحویل میں رہا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ یہ نئی بات نکالنے کی اجازت نہ ہوتا تو پچھلے (آئندہ) زمانہ مین ہوگا، ہم صحابہ ہیں، ہمارا زمانہ تو خیر القرون ہے، بلکہ یہ جواب فرمایا کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا پر وہ کام تو اپنی ذات میں بھلائی کا ہے، پس کیونکر ممنوع ہوسکتا ہے۔ اسی پر صحابہ کرام کی رائے متفق ہوئی اور قرآن عظیم باتفاق حضرات صحابہ جمع ہوا۔ اب غضب کی بات ہے کہ ان حضرات کو سودا اچھلے اور جو بات کہ صحابہ کرام میں طے ہو چکی پھر اکھیڑیں۔ جو ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ کیا تم صحابہ، تابعین اور تبع تابعین سے محبت و تعظیم میں زیادہ ہو۔ کہ جو کچھ انہوں نے نہ کیا تم کرتے ہو۔ لطف یہ ہے کہ بعینہ وہی اعتراض اگر قابل تسلیم ہو تو تبع تابعین پر باعتبار تابعین اور تابعین پر باعتبار صحابہ اور صحابہ پر باعتبار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارد۔ مثلا جس فعل کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین کسی نے نہ کیا اور تبع تابعین کے زمانہ میں پیدا ہوا، تو تم اسے بدعت نہیں کہتے۔ ہم کہتے ہیں اس کام میں بھلائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ وتابعین ہی کرتے۔ تبع تابعین کیا ان سے زیادہ دین کا اہتمام رکھتے ہیں۔ جو انہوں نے نہ کیا یہ کریں گے۔ اسی طرح تابعین کے زمانہ میں جو کچھ پیدا ہوا اس پر وارد ہوگا کہ بہتر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابہ کیوں نہ کرتے۔ تابعین کچھ ان سے بڑھ کر ٹھہرے۔ علی ہذا القیاس، جو نئی باتیں صحابہ نے کیں انہیں بھی تمہاری طرح کہا جائے گا۔

بزہد و ورع کوش وصدق وصفا
ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم کو معاذ اللہ انکی خوبی معلوم نہ ہوئی یا صحابہ کو افعال خیر کی طرف زیادہ توجہ تھی۔ غرض یہ بات ان مدہوشوں نے ایسی کہی جس کی بنا پر عیاذا باللہ، عیاذا باللہ، تمام صحابہ وتابعین بھی بدعتی ٹھہرے جاتے ہیں۔ مگر اصل وہی ہے کہ نہ کرنا اور بات

اور منع کرنا اور چیز۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر ایک کام نہ کیا اور اسکو منع بھی نہ فرمایا تو صحابہ پر کون مانع ہے کہ اسے نہ کریں، تو تبع تابعین پر الزام نہیں اور وہ نہ کریں تو ہم پر مضائقہ نہیں۔ بس اتنا ہونا چاہیئے کہ شرع کے نزدیک وہ کام برا نہ ہو۔

عجب لطف کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین کا قطعانہ کرنا تو حجت نہ ہوا اور تبع تابعین کو باوجود ان سب کے نہ کرنے کے اجازت ملی، مگر تبع تابعین میں وہ خوبی ہے کہ جب وہ بھی نہ کریں تو اب پچھلوں کیلئے راستہ بند ہو گیا۔

اس بے عقلی کی کچھ حد بھی ہے۔ اس سے تو اپنے یہاں کے ایک بڑے امام نواب صدیق حسن خاں شوہر ریاست بھوپال ہی کا مذہب اختیار کر لو تو بہت اعتراضوں سے بچو، انہوں نے بے دھڑک فرمادیا: جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا سب بدعت و گمراہی ہے۔ اب چاہے صحابہ کریں خواہ تابعین، کوئی ہو بدعتی ہے، یہاں تک کہ بوجہ ترویج تراویح امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ گمراہ ٹھہرایا۔ اور اعدائے دین کے پیرومرشد عبداللہ کی روح مقبوح کو بہت خوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مجلس قیام کا انکار کرتے کرتے کہاں تک نوبت پہونچی۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امام علامہ احمد بن محمد عسقلانی شارح بخاری مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں:

الفعل یدل علی الجواز و عدم الفعل لا یدل علی المنع۔

کرنے سے تو جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی جاتی۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں

نکردن چیزے دیگر است ومنع فرمودن چیزے دیگر

یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم نے فعل کے نہ کرنے کو اس فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

حقیقۃ الامر یہ ہے کہ صحابہ وتابعین کو اعلاء کلمۃ اللہ وحفظ بیضۂ اسلام، نشر دین متین، قتل کافرین، اصلاح بلاد وعباد، اطفائے آتش فساد، اشاعت فرائض وحدود الٰہیہ، اصلاح ذات بین محافظت اصول ایمان، حفظ روایت حدیث وغیرہا امور کلیہ مہمہ سے فرصت نہ تھی۔

لہذا یہ امور جزئیہ مستحبہ تو کیا معنی بلکہ تاسیس قواعد و اصول، تفریع جزئیات و فروع، تصنیف و تدوین علوم، نظم دلائل حق رد شبہات اہل بدعت وغیرہا امور عظیمہ کی طرف بھی توجہ کامل نہ فرما سکے۔ جب بفضل اللہ تعالیٰ ان کے زور بازو نے دین الٰہی کی بنیاد مستحکم کر دی، اور مشارق و مغارب میں ملت حنفیہ کی جڑ جم گئی، اس وقت ائمہ و علمائے مابعد نے تخت و بخت سازگار پا کر بیخ و بن جمانے والوں کی ہمت بلند کے قدم لئے، اور باغبان حقیقی کے فضل پر تکیہ کر کے اہم فالاہم کاموں میں مشغول ہوئے۔ اب تو بے خلشِ صرصر و اندیشۂ سموم اور ہی آبیاریاں ہونے لگیں۔

فکر صائب نے زمین تدقیق میں نہریں کھودیں، ذہن رواں نے زلال تحقیق کی ندیاں بہائیں، علماء و اولیاء کی آنکھیں ان پاک مبارک نونہالوں کیلئے تھالے بنیں، ہوا خواہان دین وملت کی نسیم انفاس متبرکہ نے عطر باریاں فرمائیں۔ یہاں تک کہ یہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باغ ہرا ابھرا پھلا پھولا لہلہایا، اور اسکے بھینے پھولوں، سہانے پتوں نے چشم و کام و دماغ پر عجب ناز سے احسان فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اب اگر کوئی جاہل اعتراض کرے، یہ کنچھیاں جواب پھوٹیں پہلے کہاں تھیں، یہ پتیاں جواب نکلیں پہلے کیوں نہاں تھیں، یہ پتلی پتلی ڈالیاں جواب جھومتی ہیں نو پیدا ہیں، یہ ننھی ننھی کلیاں جواب مہکتی ہیں تازہ جلوہ نما ہیں، اگر ان میں کوئی خوبی پاتے تو اگلے کیوں چھوڑ جاتے، تو اس کی حماقت پر اس الٰہی باغ کا ایک ایک پھول قہقہہ لگائے گا کہ او جاہل! اگلوں کو جڑ جمانے کی فکر تھی، وہ فرصت پاتے تو یہ سب کر دکھاتے۔ آخر اس سفاہت کا نتیجہ یہی نکلے گا۔ کہ وہ نادان اس باغ کے پھل پھول سے محروم رہیگا۔

بھلا غور کرنے کی بات ہے۔ ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگی، اسکے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مکان کے گھر گئے اور لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب بھی تھا، اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا، اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے، اتفاقاً ان کے یہاں بھی آگ لگ گئی۔ یہاں نرا مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا مال خاکستر ہو گیا۔ کسی نے اعتراض کیا، تو بولے تم احمق ہو، ہم اس حلیم دانشور کو آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں، اسکے گھر آگ لگی تھی تو اس نے مال

کب نکالا تھا جو ہم نکالتے؟ مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا، نہ یہ کہ اس نے مال نکالنا برا جانکر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اوندھی سمجھ نہ دے۔ آمین

ہم نے مانا جو کچھ قرون ثلثہ میں تھا سب منع ہے۔ اب ذرا حضرات مانعین اپنی خبر لیں۔ یہ مدرسے جاری کرنا، لوگوں سے چندہ لینا، طلبہ کے لئے مطبع نول کشور سے فیصدی دس روپیہ کمیشن لیکر کتابیں منگانا، بہ تخصیص روز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کا التزام کرنا، جہاں وعظ کہنے جائیں نذرانہ لینا، دعوتیں اڑانا، مناظروں کے لئے جلسے اور پنچ مقرر کرنا، مخالفین کے رد میں کتابیں چھپوانا لکھوانا، واعظوں کا شہر بشہر گشت لگانا، صحاح کے دو دو ورق پڑھ کر محدثی کی سند لینا، اور انکے سوا ہزاروں باتیں کہ اکابر واصاغر طائفہ میں بلا نکیر رائج ہیں قرون ثلثہ میں کب تھیں؟ ان پیشوایان فرقۂ جدیدہ کا تو ذکر ہی کیا ہے جو دو دو روپے نذرانہ لیکر مسئلوں پر مہر ثبت کریں، مدعی اور مدعی علیہ دونوں کے ہاتھ میں حضرت کا فتوی، حج کو جائیں تو کمشنر دہلی و بمبئی کی چٹھیاں ضرور ہوں۔ کیا یہ باتیں قرون ثلثہ میں تھیں یا تمہارے لئے پروانہ معافی آ گیا کہ جو چاہو کرو، تم پر کچھ مواخذہ نہیں، یا یہ نکتہ چینیاں انہیں باتوں میں ہیں جنہیں تعظیم ومحبت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علاقہ ہو، باقی نسب حلال وشیر مادر۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فتاوی رضویہ، ۱۲/۸۴تا۸۷

(۵) بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۷۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن بشر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اَعَانَ عَلیٰ هَدْمِ الْاِسْلَامِ ۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بیشک اس نے اسلام کو ڈھادینے میں مدد کی۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶

۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲، ۱/۲۱۹ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۱/۱۳۰
التفسیر للقرطبی، ۷/۱۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۵
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۵/۲۱۸ ☆ الفوائد المجموعۃ للشوکانی، ۲۱۱

۷۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَشیٰ اِلیٰ صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِیُؤَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلیٰ هَدَمِ الْاِسْلَامِ۔
فتاوی رضویہ ۶/۱۰۴

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کو ڈھانے میں اعانت کی۔

و فی الباب عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها و عن ابراهیم بن میسرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه مرسلاً۔

(۶) بدعتی جہنمی کتے ہیں

۷۳۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ كِلَابُ أَهْلِ النَّارِ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۲۹

(۷) بدعتی بدترین مخلوق ہیں

۷۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : أَهْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدمذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔
فتاوی رضویہ ۵/۱۲۹

۷۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲ / ۹۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۳، ۱/۲۲۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۸۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۶/۹۷
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۱/۱۳۱ ☆
۷۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/۲۲۳ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۱۶۳
۷۴۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۲۹۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/۹۰
کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۵، ۱/۲۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱۳۰۰

(۸) گمراہ و بدعتی کی عیادت نہ کرو

۷۵۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَ مَجُوسُ أُمَّتِي الَّذِينَ يَقُولُونَ: لَا قَدَرَ، اِنْ مَرِضُوا فَلَا تَعُودُوهُمْ وَ اِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور میری امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو تقدیر کے منکر۔ اگر بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو انکے جنازہ پر نہ جاؤ۔ ۱۲م

(۹) گمراہ اور بدعتی سے قطع تعلق کرو

۷۶۔ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَ لَا تُفَاتِحُوهُمْ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر کے منکرین کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے کلام کرو۔

اظہار الحق الجلی ص ۱۸

(۱۰) گمراہ اور گمراہ گر کی مجلس سے بچو

۷۷۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَ هُوَ

۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۶/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۵۵، ۱۱۸/۱

۷۶۔ السنن لابی داؤد، السنۃ، ۶۴۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰/۱

المستدرک للحاکم، ۸۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۵۶۴، ۱۱۹/۱

العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۱۴۱/۱ ☆ موارد الظمآن، للهيثمی، ۱۸۲۵

۷۷۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ۵۹۳/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۳۱/۴

المستدرک للحاکم، ۵۳۱/۴ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی، ۱۷۰/۱

يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتْبَعُهُ فَمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے۔ کہ خدا کی قسم! آدمی اسکے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں (یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہونچے گا) وہاں اسکے دھوکوں میں پڑ کر اسکا پیرو ہو جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کیا دجال اسی ایک دجال اخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے؟ حاشا! تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجال ہیں، اور سب سے دور بھاگنے کا حکم فرمایا، اور اس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔　　فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَا تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُونَكُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانے میں جھوٹے فریبی لوگ پیدا ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۲

۷۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

۷۸۔ الصحيح لمسلم، المقدمة، ۱/۱۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۰/۱۹۴
مشكل الآثار للطحاوی، ۴/۲۰۴ ☆ مشكوة المصابيح، ۱۵۴

۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۷۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۸/۳۱۹
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۳۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/۱۶۰
التفسير لابن كثير، ۳/۳۱۲ ☆

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اللہ کی پناہ چاہو انسانوں اور جنات کے شیطانوں سے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۰

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جوامع الکلم عطا فرمائے گئے مختصر لفظ فرمائیں اور معانی کثیرہ پر مشتمل ہوں۔ شیطان دو قسم ہیں۔

(۱) شیاطین الجن، کہ ابلیس لعین اور اسکی اولاد ملاعین ہیں۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ والمسلمین من شرھم و شر الشیاطین اجمعین۔

اے اللہ! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو انکے شر اور تمام شیاطین کے شر سے پناہ دے۔

(۲) شیاطین الانس، کہ کفار و مبتدعین کے داعی و منادی ہیں۔ لعنھم اللہ و خذلھم اللہ ابدا ونصرنا علیھم نصرا مؤبدا۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجمعین۔ آمین

ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا۔

یونہی ہم نے ہر نبی کا دشمن کیا شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کو، آپس میں ایک دوسرے کے دل میں بناوٹ کی بات ڈالتے ہیں دھوکا دینے کیلئے ائمہ دین فرمایا کرتے: شیطان آدمی شیطان جن سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آیت کریمہ میں ''شیاطین الانس'' کی تقدیم بھی اسی طرف مشیر، ایک حدیث پاک میں ہیکہ ''جب شیطان وسوسہ ڈالے اتنا کہہ کر الگ ہوجاؤ کہ تو جھوٹا ہے''۔ دونوں قسم کے شیطانوں کا علاج فرمادیا۔ شیطان آدمی ہو خواہ جن اسکا قابو اسی وقت تک چلتا ہے جب تک اسکی سنیئے۔ اور تنکا توڑ کر ہاتھ پر رکھدیجئے کہ تو جھوٹا ہے خبیث اپنا سا منہ لیکر رہ جاتا ہے۔

آج کل ہمارے عوام بھائیوں کی سخت جہالت یہ ہے کہ کسی آریہ نے اشتہار دیا کہ

اسلام کے فلاں مضمون کے رد میں فلاں وقت میں لکچر دیا جائیگا۔ یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں۔ کسی پادری نے اعلان کیا کہ نصرانیت کے فلاں مضمون کے ثبوت میں فلاں وقت ندا ہوگی یہ سننے کیلئے دوڑے چلے جاتے ہیں

بھائیو! تم اپنے نفع و نقصان کو زیادہ جانتے ہو، یا تمہارا رب عزوجل اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟ انکا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب دیدو کہ تو جھوٹا ہے۔ نہ یہ کہ تم آپ آپ دوڑ دوڑ کر انکے پاس جاؤ اور اپنے رب عزوجل، اپنے قرآن، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں کلمات ملعونہ سنو۔

یہ آیت جو ابھی تلاوت ہوئی اسی کا تتمہ اور اسکے متصل کی آیات کریمہ تلاوت کرتے جاؤ دیکھو قرآن کریم تمہاری اس حرکت کی کیسی کیسی شناعتیں بتاتا اور ان ناپاک لکچروں نداؤں کی نسبت تمہیں کیا کیا ہدایت فرماتا ہے۔ آیت کریمہ مذکورہ کے تتمہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَ لَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ۔

اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے، تو تو انہیں اور انکے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔

دیکھو! انہیں اور انکی باتوں کو چھوڑ نیکا حکم فرمایا: یا انکے پاس سننے کیلئے دوڑنے کا۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیت میں فرماتا ہے۔

وَ لِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۔

اور اس لئے کہ ان کے دل اسکی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں۔

دیکھو! انکی باتوں کی طرف کان لگانا ان کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اور اسکا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی ان جیسے ہو جائیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر انکا کیا اثر ہوگا حالانکہ حدیث شریف میں اس طرح کے دجالوں سے دور بھاگنے کی تعلیم گذر چکی۔

اور سنئے! اسکے بعد کی آیات میں فرماتا ہے۔

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَماً وَّ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا وَّ الَّذِيْنَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۔ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّ عَدْلًا، لَامُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ وَ إِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۔

تو کیا اللہ کے سوا کوئی اور فیصلہ کرنے والا ڈھونڈوں حالانکہ اس نے مفصل کتاب تمہاری طرف اتاری، اوراہل کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کے پاس سے حق کیساتھ اتری تو خبردار! تو شک نہ کرنا۔

اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف میں کامل ہے کوئی اسکی باتوں کا بدلنے والانہیں اور وہ شنوااور دانا ہے۔

اور زمین والوں میں زیادہ وہ ہیں کہ تو انکی پیروی کرے تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکادیں۔ وہ تو گمان کے پیرو ہیں اورنری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانیوالوں کو۔

یہ تمام آیات کریمہ انہیں مطالب کے سلسلۂ بیان میں ہیں۔ گویا ارشاد ہوتا ہے: تم جوان شیطان آدمیوں کی باتیں سننے جاؤ کیا تمہیں تلاش ہے کہ دیکھیں اس مذہبی اختلاف میں یہ منادی یا لکچرار کیا فیصلہ کرتا ہے؟ ارے خدا سے بہتر فیصلہ کس کا ہے، اس نے مفصل کتاب قرآن عظیم تمہیں عطا فرمادی۔ اسکے بعد تم کوکسی لکچر باندا کی کیا حاجت ہے۔

لکچر والے جوکسی کتاب دینی کا نام نہیں لیتے کس گنتی شمار میں ہیں۔ یہ کتاب والے دل میں خوب جانتے ہیں کہ قرآن حق ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہے کہ ہٹ دھرمی سے مکرجاتے ہیں۔ تو تجھے کیوں شک ہوا کہ تو انکی سننا چاہے۔ تیرے رب کا کلام صدق وعدل میں بھر پور ہے۔ کل تک جو تجھے اس پر کامل یقین تھا آج کیا اس میں فرق آیا کہ اس پر اعتراض سنا چاہتا ہے۔ کیا خدا کی باتیں کوئی بدل سکتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میرا کوئی مقال کوئی خیال خدا سے چھپ رہے گا۔ وہ سنتا جانتا ہے۔

دیکھ! اگر تو نے انکی سنی تو وہ تجھے خدا کی راہ سے بہکا دیں گے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ انکا علم دیکھوں انکا علم کہاں تک ہے۔ یہ کیا کہتے ہیں ارے انکے پاس علم کہاں۔ وہ تو اپنے اوہام کے پیچھے لگے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جنکا تھل نہ بیڑا۔

جب اللہ تعالیٰ واحد قہار کی گواہی ہیکہ ان کے پاس نری مہمل اٹکلوں کے سوا کچھ نہیں تو انکے سننے کے کیا معنی۔ سننے سے پہلے وہی کہہ دے جو تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "کذبت" شیطان تو جھوٹا ہے اور اس گھمنڈ میں نہ رہنا کہ مجھے کیا گمراہ کریں گے میں تو راہ پر ہوں۔ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکی راہ سے بہکے گا اور کون راہ پر ہے۔ تو پورا راہ پر ہوتا تو بے راہوں کی سننے ہی کیوں جاتا۔

حالانکہ تیرا رب فرما چکا۔

ذَرْھُمْ وَ مَا یَفْتَرُوْنَ ۔ چھوڑ دے انہیں اور انکے بہتانوں کو

تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے۔

ایاکم وایاھم ۔ ان سے دور رہو اور انکو اپنے سے دور رکھو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۸۳

(۱۱) آئندہ گزشتہ سے بدتر ہے

۸۰ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: لَایَاْتِی عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّاالَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہٗ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ

فتاوی رضویہ ۲/۱۱۰

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر ہر آنے والا وقت گزشتہ سے برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔

۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الفتن، ۲/۱۰۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۱۷
الشفا للقاضی، ۱/۶۶۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۱۶
الدر المنثرہ للسیوطی، ۱۲۴ ☆ البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۹/۱۳۵

۸۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال: أَمْسِ خَيْرٌ مِنَ الْيَوْمِ وَ الْيَوْمُ خَيْرٌ مِنَ الْغَدِ، وَ كَذٰلِكَ حَتىٰ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گذشتہ کل آج سے بہتر ہوگا اور آج آئندہ کل سے۔ یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائیگی۔

فتاوی رضویہ ۲/۱۰۰

۸۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/۲۸۶ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳/۲۰

تنزيه الشريعة لابن عراق، ۲/۲۶۸ ☆
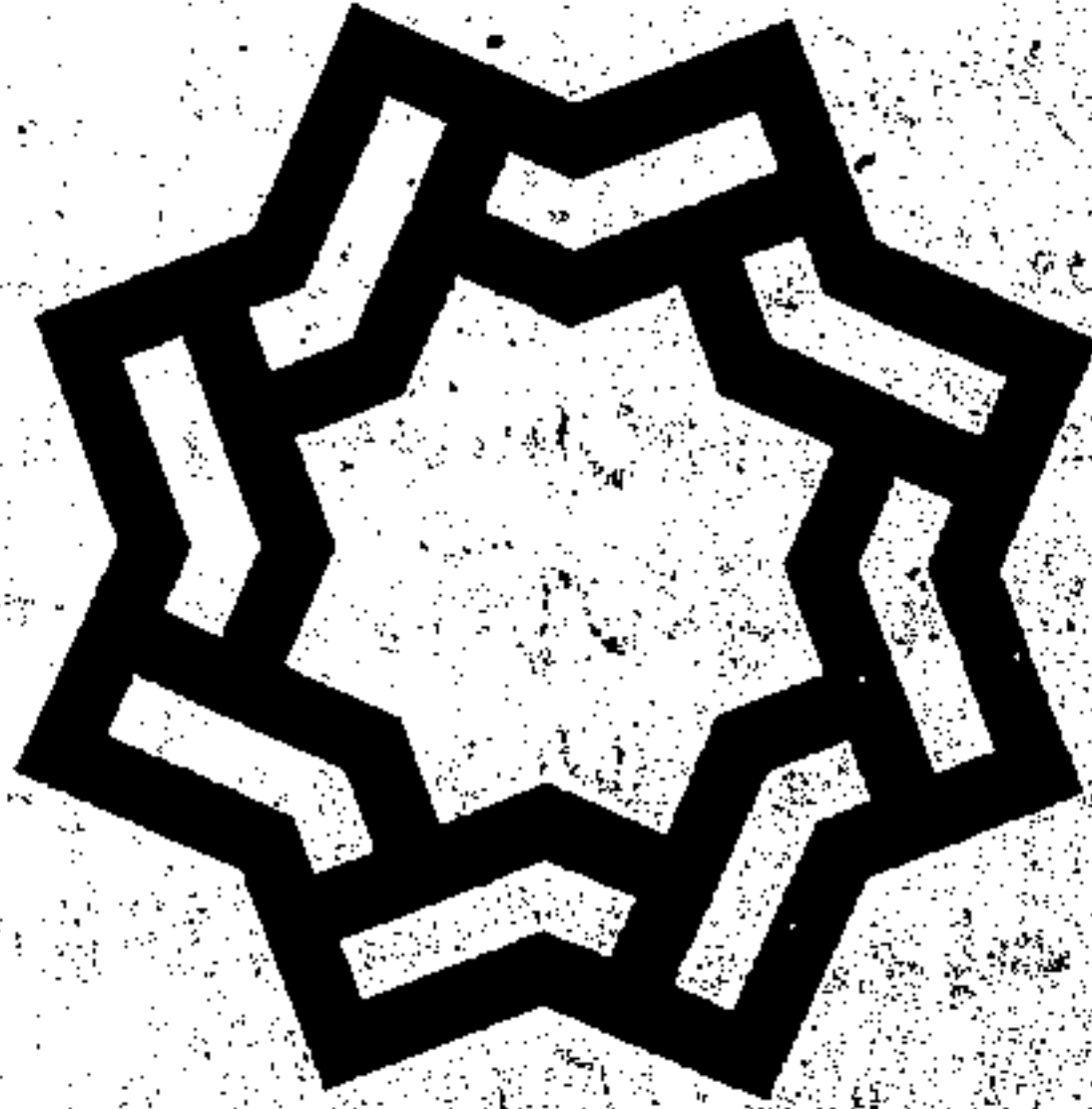
۶۔ شرک وکفر

(۱) بت پرستی کی ابتداء کس طرح ہوئی

۸۲۔ عن عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال۔ صَارَتِ الْأَوْثَانُ الَّتِی کَانَتْ فِی قَوْمِ نُوحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ، أَمَّا وَدٌّ کَانَتْ لِکَلْبٍ بِدَوْمَۃِ الْجَنْدَلِ، وَ أَمَّا سُوَاعٌ کَانَتْ لِهُذَیْلٍ، وَ أَمَّا یَغُوثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ، ثُمَّ لِبَنِی غُطَیْفٍ بِالْجَوْفِ عِنْدَ سَبَا، وَ أَمَّا یَعُوقُ فَکَانَتْ لِهَمْدَانَ، وَ أَمَّا نَسْرٌ فَکَانَتْ لِحِمْیَرَ لِآلِ ذِی الْکَلَاعِ، وَ نَسْراً أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِینَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَکُوا أَوْحَی الشَّیْطَانُ إِلَی قَوْمِهِمْ أَنْ أَنْصِبُوا إِلَی مَجَالِسِهِمُ الَّتِی کَانُوا یَجْلِسُونَ أَنْصَاباً وَ سَمُّوهَا بِأَسْمَاءِ هِمْ فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتَّی إِذَا هَلَکَ أُولَئِکَ وَ تَنَحَّ الْعِلْمُ عُبِدَتْ۔　　اعالی الافادۃ ص ۱۳

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں جو بت پوجے جاتے تھے وہی اہل عرب نے بعد میں اپنے معبود بنا لئے، ود، بنی کلب کا بت تھا جو دومۃ الجندل کے مقام پر رکھا ہوا تھا، سواع، بنو ہذیل کا بت تھا، یغوث بنو مراد کا بت تھا، پھر بنو غطیف نے اسکو اپنا بنا لیا جو سبا کے پاس جوف میں تھا۔ یعوق ہمدان کا، اور نسر، ذو الکلاع کی آل حمیر کا بت تھا۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے انکی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مقامات پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں انکے مجسمے بنا کر رکھ دو۔ اور ان بتوں کے نام بھی ان نیکوں کے نام پر رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کی بنیاد پر ایسا کر دیا لیکن انکو وہ پوجتے نہیں تھے جب وہ لوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو انکی پوجا ہونے لگی۔ ۱۲م

۸۳۔ عن عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن عمیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: أَوَّلُ مَا حَدَثَتِ الْأَصْنَامُ عَلَی عَهْدِ نُوحٍ وَ کَانَتِ الْأَبْنَاءُ تَبَرُّ الْآبَاءَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَزَعَ عَلَیْهِ ابْنُهُ فَجَعَلَ لَا یَصْبِرُ عَنْهُ فَاتَّخَذَ مِثَالاً عَلَی صُورَتِهِ فَکُلَّمَا اشْتَاقَ إِلَیْهِ نَظَرَهُ ثُمَّ مَاتَ فَفُعِلَ بِهِ کَمَا فَعَلَ، ثُمَّ تَتَابَعُوا

۸۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، التفسیر، ۷۳۲/۲

۸۳۔ یہ حدیث مجھے نہیں ملی

عَلٰى ذٰلِكَ الْآبَاءِ فَقَالَ الْاَبْنَاءُ مَا اتَّخَذَ هٰذِهٖ آبَاءُ نَا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ اٰلِهَتُهُمْ فَعَبَدُوْهَا ۔

اعالی الافادہ ص ۱۳

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایجاد ہوئے ۔ اس زمانہ میں بیٹے اپنے آباء واجداد کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کا انتقال ہوا۔ بیٹے نے جزع فزع کی اور صبر نہیں کر سکا تو اس نے باپ کی صورت بنا کر رکھ لی ۔ جب والد کو دیکھنا چاہتا اس تمثال کو دیکھ لیتا ۔ پھر جب یہ مرا اسکی اولاد نے بھی ایسا ہی کیا ۔ یونہی سلسلہ چل پڑا اور اس درمیان کافی آباء واجداد مر گئے ۔ چنانچہ بعد کی نسل نے کہا: ہمارے آباء واجداد نے ان کے مجسمے اسی لئے بنائے تھے کہ یہ ان کے معبود تھے تو ان سب نے انکی پوجا شروع کردی ۔۱۲م

(۲) مشرک سے میل جول منع ہے

۸۴ ۔ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَافِحَ الْمُشْرِكُوْنَ اَوْ يُكَنُّوْا اَوْ يُرَحَّبَ بِهِمْ ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں، اسے کنیت سے ذکر کریں، یا اسے آتے وقت مرحبا کہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ ادنیٰ درجہ تکریم کا ہے کہ نام لیکر نہ پکارا فلاں کا باپ کہا، یا آتے وقت جگہ دینے کو آیئے کہا۔ اللہ اکبر حدیث اس سے بھی منع فرماتی ہے ۔ ائمہ دین ذمی کافر کی نسبت وہ احکام تحقیر وتذلیل فرماتے ہیں کہ اسے محرر بنانا حرام، کوئی ایسا کام سپرد کرنا جس سے مسلمانوں میں اسکی برائی ہو حرام، اسکی تعظیم حرام، مسلمان کھڑا ہو تو اسے بیٹھنے کی اجازت نہیں، بیماری وغیرہ ناچاری کے باعث سواری پر ہو تو جہاں مسلمانوں کا مجمع آئے فوراً اتر پڑے حتی کہ

---

۸۴ ۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲۳۶/۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۸/۲

فتاوی ظہیریہ، الاشباہ والنظائر، تنویر الابصار، اور درمختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی تبجیلا یکفر۔ لان تبجیل الکافر کفر۔

اگر ذمی کو تعظیما سلام کرے گا کافر ہو جائیگا کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاوی امام ظہیر الدین اشباہ اور درمختار وغیرہا میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر۔

اگر مجوسی کو اے استاذ تعظیما کہا کافر ہو گیا۔

المحجۃ المؤتمنۃ ص ۸۵

(۴) مشرک کی صحبت بری ہے

۸۵۔ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَ سَكَنَ مَعَهٗ فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۳۱

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔

۸۶ **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال؛ قال رسو اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَ لَا تُجَامِعُوْهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۳۱

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی صحبت میں نہ رہو اور ان سے میل جول نہ رکھو، جس نے انکی صحبت اختیار کی یا میل جول رکھا وہ انہیں کے مثل ہے۔۱۲م

۸۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجہاد، ۱/۳۸۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹، ۱۱۰، ۴/۳۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۰/۲۷۴

۸۶۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۴ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/۱۴۱

۸۷ ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ـ

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۸۹/۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔۱۲م

(۴) کفار و مشرکین کی معیت جائز نہیں

۸۸ـ **عن** قيس بن أبى حازم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلَا اِنِّى بَرِئٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ، قَالُوا : لِمَ يا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا تَرَايَا نَارَهُمَا ـ

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو، مسلمان اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہیں ہونی چاہیئے۔

(۵) مشرکین سے عہد و پیمان نہ کرو

۸۹ـ **عن** عمرو بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تُحْدِثُوا فِي الْإِسْلَامِ حَلْفاً ـ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۸۷ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۹۹/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۶۶/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۳۷۵۹، ۲۱/۱۶ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۲۷۸/۱
التاريخ الكبير للبخارى، ۴۵۵/۱ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲۶۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۷/۱۰ ☆
۸۸ـ الجامع للترمذى ، ابواب السير ، ۱۹۳/۱ ☆ السنن للنسائى ، القيامة ، ۲۱۲/۲
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱۴/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ۱۳۱/۸
كنز العمال للمتقى، ۱۱۰۳۱، ۳۸۴/۴ ☆ التفسير لابن كثير ، ۴۱/۴
التفسير للقرطبى، ۶۳/۸ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۷۳/۱۰
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۲۵۳/۵ ☆
۸۹ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۳/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں کوئی حلف پیدا نہ کرو۔١٢م

(٦) مشرک سے استعانت نہ کرو

٩٠ ۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت :قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے استعانت نہیں کرتے۔

فتاوی رضویہ ٦/ ٢٥٨

٩١ ۔ **عن** حكيم بن حزام رضى الله تعالىٰ عنه قال:۔قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اِنَّالَا نَقْبَلُ شَيْئاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

فتاوی رضویہ ٩/ ٢٥٨

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکین سے کچھ قبول نہیں کرتے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہٰذا امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے: اسلم استعن بك على امانة المسلمين ۔ مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔ وہ نہ مانتا تو فرماتے: ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔ برکات الامداد ص ٧

٩٢ ۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ عَلَىٰ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

حضرت حبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

---

٩٠ ۔ السنن لابن ماجه ، الاستعانة، ٢٠٨/٢ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٦٨/٦
مشكل الآثار للطحاوى، ٢٣٧/٣ ☆ السنن لابى داؤد، الجهاد، ٣٧٥/٢
٩١ ۔ الجامع الصغير للسيوطى، ١٥٢/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٣/٣
المستدرك للحاكم، ١٢٢/٢ ☆
٩٢ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤٠٤/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ١٥٢/١

تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مشرکوں سے استعانت نہیں کرتے۔

۹۳۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها قالت :ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم خَرَجَ اِلىٰ بَدْرٍ فَتَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَلَحِقَهُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ: اِنِّى اَرَدْتُ اَنْ اَتْبَعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ؟ قَالَ:لَا ،قَالَ: اِرْجِعْ ،فَلَنْ نَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ:ثُمَّ لَحِقَهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَفَرِحَ بِذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ لَهُ قُوَّةٌ وَ جَلَدٌ۔ فَقَالَ : جِئْتُ لِاَ تْبَعَكَ وَ اُصِيْبَ مَعَكَ ، قَالَ : تُوْمِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ: لَا ، قَالَ : اِرْجِعْ ، فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ ،قَالَ: ثُمَّ لَحِقَهُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَىٰ الْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ: تُؤْ مِنُ بَاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ : فَخَرَجَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدر کو تشریف لے چلے، سنگستان وبرہ (کہ مدینہ طیبہ سے چار میل ہے) ایک شخص جسکی جرأت وبہادری مشہور تھی حاضر ہوا۔ صحابہ کرام اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اس نے عرض کی: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ حضور کے ہمراہ رکاب رہوں اور قریش سے جو مال ہاتھ لگے اس میں سے میں بھی پاؤں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: پلٹ جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ چاہیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب ذوالحلیفہ پہونچے (کہ مدینہ طیبہ سے چھ میل ہے) وہ پھر حاضر ہوا، صحابہ کرام خوش ہوئے کہ واپس آیا، وہی پہلی بات عرض کی: حضور نے وہی جواب ارشاد فرمایا: کہ کیا تو اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے؟ کہا: نہ، فرمایا: واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے۔ پھر حضور تشریف لے چلے۔ جب وادی میں پہونچے وہ پھر آیا۔ صحابہ کرام خوش ہوئے۔ اس نے وہی عرض کی۔ حضور نے فرمایا: کیا تو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے؟ عرض کیا: ہاں، فرمایا: ہاں اب چلو۔

۹۴۔ **عن** حبيب بن يساف رضى الله تعالىٰ عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ

۹۳۔ السنن لابن ماجه، الجهاد، ۲۰۸/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱٤/۷
نصب الراية للزيلعى، ٤۲٤/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰۰/۷
۹٤۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۳/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ٤٥٤/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۰۳/٥ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۲۰۹/۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ وَجهاً فَأتَيْتُ أنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِی، فَقُلْنَا :إنَّا نَكْرَهُ اَنْ يَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا وَ لَا نَشْهَدُهٗ مَعَهُمْ ، فَقَالَ :أسْلَمْتُمَا ؟ فَقُلْنَا:لَا، قَالَ:فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ،قَالَ:فَأسْلَمْنَا وَشَهِدْنَامَعَهٗ،فَضَرَبَنِی رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰی عَاتِقِی فَقَتَلْتُ رَجُلًا ، وَ تَزَوَّجْتُ بِابْنَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَتْ تَقُوْلُ: لَا عُدَمْتَ رَجُلًا وَ شَحكَ هٰذا الوِشَاحُ ، فَأقُوْلُ لَهَا: لَا عُدَمْتُ رَجُلًا أعْجَلْتُ اَبَاكَ اِلَی النَّارِ ۔

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ (یعنی بدر) کوتشریف لئے جاتے تھے۔میں اور میری قوم سے ایک شخص حاضر ہوئے ،میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم کسی معرکہ میں جائے اور ہم نہ جائیں (یہ قوم خزرج سے تھے کہ انصار سے ایک بڑا گروہ ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دونوں مسلمان ہوئے؟ کہا: نہ، فرمایا: ہم تم مشرکوں سے مشرکوں پر مدد نہیں چاہتے ۔اس پر ہم دونوں اسلام لائے اور ہمراہ رکاب اقدس شریک جہاد ہوئے ۔ایک مشرک نے میرے کاندھے پر وار کیا تو میں نے اسے قتل کر ڈالا۔ پھر کچھ ایام بعد میں نے اسکی بیٹی سے شادی کر لی۔وہ کہتی تھی: تم نے اپنی اس تلوار سے ایک مرد کو فنا کر دیا، تو میں کہتا: میں نے فنا نہیں کیا بلکہ تیرے باپ کو جہنم میں جلدی بھیج دیا۔

۹۵۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : خَرَجَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الوِدَاعِ اِذَا كَتِيْبَةٌ ، قَالَ : مَنْ هٰؤلَاءِ ، قَالُوْا: بَنِی قَينقَاعِ وَ هُورَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: اَسْلَمُوْا ؟ قَالُوا : لَا ، بَلْ هُمْ عَلٰی دِيْنِهِمْ ، قَالَ :قُلْ لَهُمْ : فَلْيَرْجِعُوْا،فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ ۔

الحجۃ المؤتمنہ ص ۶۲

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز احد تشریف لے چلے۔ جب ثنیۃ الوداع سے آگے بڑھے ایک بھاری لشکر ملاحظہ فرمایا، ارشاد ہوا: یہ کون؟ عرض کی گئی: یہود بنی قینقاع قوم عبد اللہ بن سلام فرمایا: کیا اسلام لے آئے ۔عرض کی: نہ،وہ اپنے دین پر ہیں۔فرمایا: ان سے کہہ دو لوٹ جائیں ،ہم مشرکین سے

۹۵۔ السنن الکبری للبیهقی، ۹/ ۳۷

مدد نہیں مانگتے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسکی سند میں فضل بن موسی اور محمد بن عمرو بن علقمہ دونوں رجال جمیع صحاح ستہ سے ہیں، ثقہ ثبت وصدوق سعد بن منذر بیٹے ہیں ابوحمید ساعدی کے، ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا، تقریب میں کہا مقبول ہے۔

۹۶ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تَسْتَضِيْئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ المحجۃ المؤتمنہ ۶۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسکی معنی پوچھے گئے تو فرمایا:

لَا تَسْتَشِيْرُوا الْمُشْرِكِيْنَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أُمُوْرِكُمْ ، قَالَ الْحَسَنُ: وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

ارشاد حدیث کے یہ معنی ہیں کہ مشرکوں سے اپنے کسی معاملہ میں مشورہ نہ لو۔ پھر فرمایا: اسکی تصدیق خود کلام اللہ میں موجود ہے۔ فرمایا: اے ایمان والو! غیروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔

اقول: یہ حدیث بھی اصول حنفیہ کرام پر حسن ہے، طبری میں اسکی سند یوں ہے۔

حدثنا ابو کریب و یعقوب بن ابراھیم قالا: حدثنا ھشیم ،اخبرنا العوام حوشب عن الازھر بن راشد عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۔

اس سند میں ابوکریب سے عوام بن حوشب تک سب اجلۂ مشاہیر ثقہ عدول رجال جملہ صحاح ستہ سے ہیں۔ اور ازہر بن راشد رجال سنن نسائی وتابعین سے ہیں۔ ان پر کسی امام معتمد

---

۹۶ ۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۹۹/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۷۵۹، ۲۱/۱۶

اسے کوئی جرح ثابت نہیں۔ ابن معین نے جس ازہر بن راشد کی تضعیف کی ہے وہ کاہلی ہیں نہ کہ بصری۔ ان دونوں میں خود یحییٰ بن معین نے فرق واضح کیا ہے۔

حافظ مزی نے تہذیب میں اور حافظ عسقلانی نے تقریب میں ایسا ہی کہا: اور ازدی، کا یہ کہنا کہ یہ منکر الحدیث ہیں، تو اس سلسلہ میں عرض ہے: کہ ازدی خود مجروح ہیں اور راویان حدیث پر بلا وجہ جرح کرنے میں مشہور ومعروف ہیں نیز ازدی کا منکر الحدیث کہنا یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں اور ہمارے یہاں اسکا اعتبار نہیں۔

اور یہ کہنا ہے کہ ان سے راوی صرف عوام بن حوشب ہیں جسکی بنا پر تقریب میں حسب اصطلاح محدثین مجہول کہا: لیکن ہمارے یہاں اصلاً جرح نہیں۔ خصوصاً تابعین میں۔

مسلم الثبوت میں ہے

لا جرح بان له راويا واحدا و هو مجهول العين ۔

یہ کوئی جرح کی بات نہیں کہ اس سے ایک ہی شخص نے روایت کی، اسکو مجہول العین کہتے ہیں۔

فواتح الرحموت میں ہے

وقيل لا يقبل عندالمحدثين و هو تحكم ۔

اور بعض نے کہا: ایسا راوی محدثین کے نزدیک مقبول نہیں اور یہ نری زبردستی ہے۔

فصول البدائع میں ہے۔

العدالة فيما بين رواة الحديث هي الاصل ببركته و هو الغالب بينهم في الواقع كما نشاهده، فلذا قبلنا مجهول القرون الثلثة في الرواية ۔

راویان حدیث میں حدیث کی برکت سے عدالت ہی اصل ہے اور مشاہدہ شاہد کہ واقع میں ثقہ ہونا ہی ان میں غالب ہے۔ اسی لئے قرون ثلثہ کے مجہول کی روایت ہمارے ائمہ قبول فرماتے ہیں۔

بعض روایات کہ ان احادیث صحیحہ بلکہ آیات صریحہ کے مقابل پیش کی جاتی ہیں ان میں کوئی صحیح ومفید مدعا کے مخالف نہیں محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں انہیں ذکر کرکے فرمایا۔

و لا شك ان هذه لا تقادم احاديث المنع في القوة فكيف تعارضها ۔

کوئی شک نہیں کہ یہ روایتیں قوت میں احادیث منع کو نہیں پہونچتیں تو کیونکر انکے معارض ہوسکتی ہیں۔

خود ابوبکر حازمی شافعی نے کتاب الاعتبار میں حدیث مسلم دربارۂ ممانعت روایت کر کے کہا:

و یعارضہ لا یوازیہ فی الصحۃ و الثبوت فتعذر ادعاء النسخ۔

اور اسکا خلاف جن روایتوں میں آتا ہے وہ صحت وثبوت میں انکے برابر نہیں تو ممانعت استعانت کو منسوخ ماننے کا ادعاء ناممکن ہے۔

یہ اجمالی جواب بس ہے، اور مجمل تفصیل یہ کہ یہاں دو واقعے پیش کئے جاتے ہیں جن سے احادیث منع کو منسوخ بتاتے ہیں، کہ وہ واقعۂ بدر واحد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں کہ انکے کئی برس بعد ہے۔ بعض یہود بنی قینقاع سے یہود خیبر پر استعانت فرمائی۔ پھر آٹھ ہجری غزوۂ حنین میں صفوان بن امیہ سے اور وہ اس وقت مشرک تھے۔ تو اگر ان پہلے واقعات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مشرک یا مشرکوں کو رد فرمانا اس بنا پر تھا کہ حضور کو ردوقبول کا اختیار تھا جب تو حدیثوں میں کوئی مخالفت ہی نہیں، اور اگر اس وجہ سے تھا کہ مشرک سے استعانت ناجائز تھی تو ظاہر ہے کہ بعد کی حدیث نے انکو منسوخ کردیا۔ یہ تمام وکمال وکلام امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے، کہ ان سے فتح اور فتح سے ردالمحتار میں نقل کیا اور ناواقفوں نے نہ سمجھا۔

واقعہ یہود بنی قینقاع کا جواب تو واضح ہے جو محقق علی الاطلاق اور خود حازمی شافعی نے ذکر کیا کہ وہ روایت کیا اس قابل ہے کہ احادیث صحیحہ کے سامنے پیش کی جائے؟ اس کا مخرج۔

الحسن بن عمارۃ عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ہے۔

قطع نظر انقطاع سے کہ حکم نے مقسم سے صرف چار حدیثیں سنیں جن میں یہ نہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک منقطع مردود ہے۔ حسن بن عمارہ متروک ہے۔ کما فی التقریب اور مرسل زہری مروی جامع ترمذی ومراسیل ابی داؤد ایک تو مرسل کہ امام شافعی کے یہاں مہمل، اور سند مراسیل میں ایک انقطاع حیات بن شریح وزہری کے درمیان ہے۔ تہذیب التہذیب میں امام احمد سے ہے۔

لم یسمع حیاۃ من الزھری ۔

دوسری مرسل زہری کا جسے محدثین پا بر ہوا کہتے ہیں۔ تیسرے ضعیف بھی کما فی الفتح ۔یوں ہی بیہقی نے کہا: اسنادہ ضعیف و منقطع۔

نصب الرایہ میں ہے۔ انھا ضعیفۃ ۔

اقول: اور کچھ نہ ہوتو اس میں یہ ہی تو ہے کہ۔ أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا مَعَهٗ ۔

اس سے استعانت کہاں ثابت ۔ممکن کہ انہوں نے بطور خود قتال کیا ہو۔ اور پانچواں جواب امام طحاوی سے آتا ہے کہ سرے سے قاطع استناد ہے۔

رہا قصہ صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، قبل اسلام غزوۂ حنین شریف میں ہمراہ رکاب اقدس ہونا ضرور ثابت ہے مگر ہرگز نہ ان سے قتال منقول، نہ ہی یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے قتال کو فرمایا ہو، صرف اس قدر ہے کہ سوزرہ، خود، بکتر۔ اور ایک روایت میں چار سو ان سے عاریت لئے۔ اور وہ بطمع پرورش سرکار عالم مدار کہ مؤلفۃ القلوب سے تھے ہمراہ لشکر ظفر پیکر ہولئے ۔ انکی مراد بھی پوری ہوگئی اور اسلام بھی پختہ و راسخ ہوگیا ۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے غنائم سے اتنا عطا فرمایا اتنا عطا فرمایا کہ یہ بے اختیار کہہ اٹھے۔

و اللہ! ما طابت الانفس نبی ۔خدا کی قسم! اتنی عطائیں خوش دلی سے دینا نبی کے سوا کسی کا کام نہیں ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۔

امام ابن سعد طبقات، پھر حافظ الشان عسقلانی الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں انہیں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت فرماتے ہیں۔

لم یبلغنا انہ غزامع النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم

ہمیں روایت نہ پہونچی کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہو۔ امام طحاوی مشکل الآثار میں فرماتے ہیں۔

صفوان کان معہ لا باستعانۃ منہ، ففی ھذا ما یدل علی انہ انما امتنع من الاستعانۃ بہ و بامثالہ و لم یمنعھم من القتال معہ باختیارھم لذلک۔

یعنی صفوان خود ہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے تھے حضور نے ان سے استعانت نہ فرمائی تھی، اس میں دلیل ہے اس پر کہ حضور مشرکوں سے استعانت سے باز رہتے تھے، اور وہ اپنے اختیار سے ہمراہی میں لڑیں اس سے منع نہ فرماتے تھے۔

اسی میں ہے۔

حدثنا ابو امية قال: حدثنابشر بن الزهراني قال: قلت لما لك: أليس ابن شهاب كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَيْنًا وَ الطَّائِفَ وَ هُوَ كَافِرٌ، قَالَ : بَلىٰ، وَ لٰكِنْ هُوَ سَارَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْمُرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوامیہ نے حدیث بیان کی کہ ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے حدیث بیان کی کہ ہم نے امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے گزارش کی: کہ کیا زہری یہ حدیث نہ بیان کرتے تھے کہ صفوان ابن امیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس چل کر حنین اور طائف کے غزوں میں بحالت کفر حاضر ہوئے۔ فرمایا: ہاں، وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب ہو لئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے نہ فرمایا تھا

علامہ جلال الدین ابوالمحاسن یوسف حنفی معتصر میں فرماتے ہیں:

لا مخالفة بين حديث صفوان و بين قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا نستعين بمشرك، لان صفوان قتاله كان باختياره دون ان يستعين به النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، و ان الاستعانة بالمشرك غير جائزة لكن تخليتهم للقتال جائزة لقوله تعالى لا تتخذوا بطانة من دونكم، و الاستعانة اتخاذ بطانة و قتالهم دون استعانة بخلاف ذلك۔

حضرت صفوان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اس ارشاد میں کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے کچھ مخالفت نہیں، کہ صفوان کا قتال کو جانا اپنے اختیار سے تھا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان سے استعانت فرمائی ہو، مشرک سے استعانت حرام ہے، لیکن وہ خود لڑیں تو لڑنے دینا جائز ہے۔ اسلئے کہ رب عزوجل نے فرمایا: غیروں کو اپنا راز دار نہ

بناؤ۔ مشرک سے استعانت کرنا اسے راز دار بنانا ہے اور بلا استعانت خود اسکے لڑنے میں یہ بات نہیں۔ المحجۃ المؤتمنہ ص ۶۳ تا ۶۹

(۷) ہندوؤں کے میلے میں نہ جاؤ

۹۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَمِنْهُمْ، وَ مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيْكَ مَنْ عَمِلَ بِهٖ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے، اور کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنیوالوں کا شریک ہے۔

۹۸ ۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۹۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کا سردار بنا وہ انہیں میں سے ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان کا میلا دیکھنے کیلئے جانا مطلقا ناجائز ہے، اگر انکا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں، اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ، ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے۔ ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا۔ پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو

۹۷۔ المطالب العالية لابن حجر، ۱۶۰۵ ☆ نصب الراية للزيلعي ۴/۳۴۶
اتحاف السادة للزبيدي، ۶/۱۲۶ ☆ كنز العمال للمتقي، ۲۴۷۳۵، ۹/۲۲
كشف الخفاء للعجلوني، ۲/۳۷۸ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۲/۶۲۷
۹۸۔ كنز العمال للمتقي، ۲۴۶۸۱ ۹/۱۰ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۱۰/۴۱
السنة لابن ابی عاصم، ۲/۶۲۷ ☆

تماشا بنانا ضلال بعید۔

اور اگر مذہبی میلا نہیں ،لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو، اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں ۔شعبدہ باز بھان متی بازیگر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشہ دیکھنا بھی حرام ہے کہ حرام کو تماشہ بنانا حرام ہے، خصوصا اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام وتجدید نکاح کا حکم کیا جائیگا۔

اور اگر تجارت کیلئے جائے تو اگر میلا انکے کفروشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ ،اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے ،نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں ،کہ ان کا مجمع ہر وقت محل لعنت ہے ،تو اس سے دوری ہی میں خیر وسلامت ہے۔لہذا علماء نے فرمایا: کہ انکے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لمکتا جائے۔

اور اگر خود شریک ہو یا تماشہ دیکھے یا انکے لہو ولعب ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔

ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے ،وہ یہ کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کیلئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو، یہ جانا حسن ومحمود ہے اگر چہ انکا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لیجانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ثابت ہے۔مشرکین کا موسم حج میں اعلان شرک ہوتا۔لبیک، میں کہتے ،لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ما ملك ،جب وہ سفہاء لا شريك لك تک پہونچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے، و يلكم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس۔یعنی آگے استثناء نہ بڑھاؤ۔واللہ تعالیٰ اعلم

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۰

(۸) کافروں کے بت خانوں میں نہ جاؤ

۹۹۔ عن اسلم مولی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال عمر: انا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ الَّتِي فِيهَا هٰذِهِ الصُّوَرُ ۔

۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الصلوۃ، ۱/۶۲ ☆

حضرت اسلم مولی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسہ میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں تصویریں ہوتی ہیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

(۹) مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرو

۱۰۰۔ **عن** کعب بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: اِنِّی لَا اَقبَلُ هَدِیَةَ مُشرِكٍ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۶

۱۰۱۔ **عن** عیاض بن حمار المجاشعی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه و کانت بینه و بین النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم معرفة قبل أن یبعث، فلما بعث النبی صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم أهدی له هدیة، قال: أحسبها إبلا، فأبی أن یقبلها و قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ زَبَدَ المُشرِکِینَ۔

فتاوی رضویہ ۹/۴۱۰

حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انکے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان بعثت سے پہلے تعارف تھا۔ جب حضور مبعوث ہوئے تو میں نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا۔ کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ اونٹ تھا۔ حضور نے لینے سے انکار فرمادیا، اور کہا: میں مشرکین کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ۱۲م

۱۰۰۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۴۸۵، ۵/۸۲۲
دلائل النبوة للبیهقی، ۳/۳۴۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۱۰۸
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۳۹۹ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۷۰
المصنف لعبد الرزاق، ۹۷۴۱، ۵/۳۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۱۲۷
۱۰۱۔ الجامع للترمذی، السیر، ۱/۱۹۱ ☆ السنن لابی داؤد، الامارة، ۲/۴۳۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۶۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۳۶۴
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۳۱ ☆ التمهید لابن عبد البر ۲/۱۲
منحة المعبود للساعاتی، ۱۴۱۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۶/۵۲۰

۱۰۲۔ **عن** کعب بن مالك رضی اللّٰه تعالیٰ عنه اِن عمر بن مالك الذی کان یقال له: ملاعب الاسنة،قدم علی النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم بتبوك ، فعرض علیه النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم الاسلام فأبی و اُهدی اِلی النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : فقال النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّالَا نَقْبَلُ هَدْیَةَ مُشْرِكٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن مالک جو ملاعب الاسنہ، نیزوں سے کھیلنے والا مشہور تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقام تبوک میں آیا۔ حضور نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کر دیا، اس نے حضور کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہا لیکن حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر رد فرمادیا کہ ہم مشرک کا ہدیہ نہیں لیتے۔ ۱۲م

۱۰۳۔ **عن** حکیم بن حزام قال : کان محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم أحب رجل فی الناس اِلی فی الجاهلیة، فلما تنبأ و خرج اِلی المدینة شهد حکیم بن حزام الموسم و هو کافرفوجد حلة لذی یزن تباع فاشتراها بخمسین دینارا لیهدیها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقدم بها اِلی المدینة فأراده علی قبضها هدیة فأبی ، قال عبید اللّٰه : حسبت أنه قال: اِنَّا لَا نَقبَلُ شَیْئًا مِنَ الْمُشرِکِیْنَ ، وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتَ اَخَذْنَاهَا بِالثَّمَنِ ، فأعطیته حین أبی علی الهدیة ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام جاہلیت میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب تھے۔ جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا اور مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو میں حالت کفر ہی میں موسم حج میں گیا، وہاں میں نے یمن کے بادشاہ ذویزن کا لباس فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے اسکو حضور کی خدمت میں ہدیہ کرنے کیلئے پچاس دینار میں خرید لیا۔ اسکو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آیا تا کہ حضور اسکو بطور ہدیہ قبول فرمالیں۔ لیکن حضور نے انکار فرمادیا۔ عبید اللہ راوی حدیث کہتے ہیں: مجھے خیال ہے کہ

۱۰۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۱۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵/۳۸۲
۱۰۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۰۳ ☆ المستدرك للحاکم ، ۳/۲۰۲
مصنف ابن ابی شیبة ، ۱۲/۴۶۹ ☆ مجمع البحرین ، ۴/۱۵۱

حکیم بن حزام نے کہا تھا: کہ حضور نے فرمایا: میں مشرکین سے کچھ نہیں لیتا۔ ہاں تم چاہو تو بطور قیمت ہم لے سکتے ہیں لہذا میں نے آپ کو قیمتاً پیش کردیا۔ ۱۲م

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی طرح اور بھی حدیثیں ردو قبول میں وارد ہیں۔ اس بارے میں تحقیق یہ ہے کہ یہ امر مصلحت وقت و حالت ہدیہ گیرندہ وآرندہ پر ہے۔ اگر تالیف قلب کی نیت ہے اور امید رکھتا ہے کہ اس سے ہدایا وتحائف لینے دینے کا معاملہ رکھنے میں اسے اسلام کی طرف رغبت ہوگی تو ضرور لے، اور اگر حالت ایسی ہے کہ نہ لینے میں اسے کوفت پہونچے گی اور اپنے مذہب باطل سے بے زار ہوگا تو ہرگز نہ لے، اور اگر اندیشہ ہے کہ لینے کے باعث معاذ اللہ اپنے قلب میں کافر کی طرف کچھ میل یا اس کے ساتھ کسی امر دینی میں نرمی و مداہنت راہ پائے گی، اس ہدیہ کو آگ جانے اور بیشک تحفوں کا رغبت ومحبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

(۱۰) کافر سے ہدیہ لیا جاسکتا ہے

۱۰۴۔ **عن** عبد اللہ الھوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لقیت بلا لا موذن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بحلب فقلت: یا بلال! حدثنی کیف کانت نفقۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ قال: ما کان لہ شئی کنت أنا الذی الی ذلک منہ منذ بعث اللہ تعالیٰ حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و کان اذا أتاہ مسلما فراہ عاریا، یامرنی فانطلق فاستقرض فاشتری لہ البردۃ فأکسوہ و أطعمہ حتی اعترضنی رجل من المشرکین فقال: یا بلال! ان عندی سعۃ فلا تستقرض من أحد الا منی ففعلت، فلما ان کان ذات یوم توضات ثم قمت لاؤذن بالصلوۃ فاذا المشرک قد أقبل فی عصابۃ من التجار فلما أن رانی قال: یا حبشی! قلت: یا لباہ، فتجھمنی و قال لی قولا غلیظا: و قال لی: أتدری کم بینک و بین الشمیر قال: قلت: قریب، قال: انما بینک و بینہ أربع، فاٰخذک بالذی علیک فأردک لرعی الغنم کما کنت قبل ذلک، فاخذ فی نفسی ما یاخذ فی أنفس الناس حتی اذا صلیت العتمۃ رجع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۴۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۲/۴۳۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۵

إلى أهله فاستاذنت عليه فأذن لى ، قلت : يا رسو ل الله ! بأبى أنت وأمى ، ان المشرك الذى كنت أتدين منه قال لى: كذا و كذا ـ وليس عندك ما تقضى عنى و لا عندى وهو فاضحي فأذن لى أن أبق إلى بعض هؤلاء الأحياء الذين قد أسلموا حتى يرزق الله تعالىٰ رسوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما يقضى عنى فخرجت، حتى إذا أتيت منزلى فجعلت سيفى و جرابى و نعلى و مجنى عند راسى حتى إذا إنشق عمود الصبح الأول أردت أن أنطلق فإذا إنسان يسعى يدعوا يا بلال! أجب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانطلقت حتى أتيته فإذا أربع ركائب مناخات عليهن أحمالهن فاستاذنت فقال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَبْشِرْ فَقَدْ جَاءَ كَ اللّٰهُ تَعَالىٰ بِقَضَائِكَ ، ثُم قال : أ لَمْ تَرَالرَّكَائِبَ الْمُنَاخَاتِ الْأَرْبَع فَقُلْتُ: بَلى ، فقا ل: إنَّ لَكَ رِقَابَهُنَّ وَ مَا عَلَيْهِنَّ ، فَإنَّ عَلَيْهِنَّ كِسْوَةً وَ طَعَامًا أَهْدَاهُنَّ إلَيَّ عَظِيْمُ فِدَكٍ فَاقْبِضْهُنَّ وَ اقْضِ دَيْنَكَ ، ففعلت فذكرالحديث ثم انطلقت إلى المسجد ، فإذا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد فى المسجد فسلمت عليه فقال : مَا فَعَلَ مَا قِبَلَكَ ؟ قلت : قَد قضى الله كل شئ كان على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يبق شئ،قال :أ فَضَلَ شَئٌ ، قلت: نعم، قال:اُنْظُرْ اَنْ تُرِيْحَنِى مِنْهُ فَإنِّى لَسْتُ بِدَاخِلٍ عَلىٰ أحَدٍ مِنْ أهْلِى حَتّٰى تُرِيْحَنِى مِنْهُ ، فلما صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العتمة دعانى فقال : مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ ، قال : قلت : هو معى لم ياتنا أحد، فبات رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى المسجد و قص الحديث حتى اذا صلى العتمة ، يعنى من الغد دعانى قال: مَا فَعَلَ الَّذِى قِبَلَكَ ؟ قال : قلت: قد أراحك الله منه يا رسول الله! فكبر و حمد الله شفق من أن يدركه الموت و عنده ذلك ، ثم أتبعته حتى اذا جآء أزواجه فسلم على إمرة إمراة حتى أتى مبيته فهذا الذى سالتنى منه ـ

حضرت عبداللہ ہوزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی حلب میں ۔ تو میں نے کہا: اے بلال! حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخراجات کے بارے میں بیان کرو کہ کس طرح خرچ فرماتے تھے ۔ حضرت بلال نے کہا: آپ کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو میں ہی اسکا بندوبست کرتا ۔ یہ سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تاحیات مقدسہ جاری رہا ۔ حضور کے پاس اگر کوئی شخص ننگا آتا تو آپ مجھے حکم دیتے ۔ میں قرض لیکر اسکو چادر خریدیتا، پھر اسکو پہنادیتا، اور کھانا کھلاتا ۔ ایک دن ایک مشرک

ملا تو کہنے لگا: اے بلال! میرے پاس بہت مال ہے۔ لہذا میرے سوا کسی دوسرے سے تم قرض نہ لیا کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک دن میں وضو کرکے اذان پڑھنے کیلئے کھڑا ہوا تو وہی مشرک سوداگروں کا ایک قافلہ لیکر آپہونچا۔ مجھے دیکھ کر بولا: اے حبشی! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ وہ سختی کرنے لگا اور نازیبا کلمات بکنے لگا اور بولا: جانتا ہے مہینہ پورا ہونے میں کتنے دن باقی ہیں۔ میں نے کہا: ہاں قریب ہے۔ بولا: دیکھ مہینے میں چار دن باقی ہیں۔ میں اپنا قرض تجھ سے لیکر چھوڑونگا، اور تجھے ایسا ہی کردونگا جیسے تو پہلے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ حضرت بلال کہتے ہیں: میرے دل میں ایسا ملال گذرا جیسے لوگوں کے دل میں گذرتا ہے۔ پھر میں نے عشا کی نماز پڑھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ مشرک جس سے میں قرض لیا کرتا تھا۔ مجھ سے لڑا اور کچھ نازیبا کلمات سے پیش آیا، آپ کے پاس بھی اتنا مال نہیں کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے اور نہ میرے پاس ہے۔ لہذا وہ مجھے ذلیل کریگا۔ آپ مجھے اجازت عطا فرمادیں کہ میں مدینہ سے باہر مسلمانوں کی کسی قوم کے پاس چلا جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اپنے رسول کو اتنا مال عطا فرمائے جس سے میرا قرضہ ادا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار، موزہ جوتی اور ڈھال کو اپنے سرہانے رکھا۔ یہاں تک کہ جب پو پھٹی تو میں نے بھاگنے کا ارادہ کیا کہ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تیزی سے آیا اور بولا: اے بلال! تم کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر آیا تو کیا دیکھتا ہوں چار جانور لدے بیٹھے ہیں، میں نے اندر آنیکی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا: اے بلال! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تیرا قرض ادا کرنے کیلئے مال بھیجا ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم نے چار جانور لدے ہوئے نہیں دیکھے ہیں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ جانور بھی تم لے لو اور جو ان پر اسباب لدا ہے وہ بھی لے لو۔ ان پر کپڑا اور غلہ لدا ہے جو مجھے فدک کے رئیس نے بھیجا ہے۔ جاؤ اپنا قرض ادا کردو۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد نبوی میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام کیا: آپ نے فرمایا: اس مال سے تمہیں کیا فائدہ ہوا؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے وہ تمام قرض ادا کرادیا جو مجھ پر تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے بلال! کیا اس مال سے کچھ بچا ہے؟ میں نے کہا: ہاں، فرمایا: اس مال کو جلدی خرچ کرڈال ۔میں گھر نہیں جاؤنگا جب تک تو مجھے بے فکر نہیں کردیگا۔پھر رات کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا، فرمایا: اے بلال! کیا ہوا وہ مال جو بچ گیا تھا؟ میں نے عرض کیا: آج پورے دن کوئی لینے والا نہیں آیا۔اس رات حضور مسجد نبوی ہی میں رہے اور لوگوں کو احادیث مبارکہ سے نوازتے رہے۔ دوسرا دن جب ہوا اور نماز عشا سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا اور فرمایا: کیا ہوا وہ مال جو تیرے پاس بچ رہا تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو بے فکر کردیا، یہ سن کر حضور نے تکبیر کہی اور شکر الہی ادا کیا اس بات پر کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انتقال کر جاؤں اور یہ مال میری ملکیت میں رہ جائے۔ پھر میں حضور کے ساتھ ہولیا، حضور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے اور سب کو فرداً فرداً سلام کیا یہاں تک کہ سونے کی جگہ تشریف لائے۔تو اے عبد اللہ! جس کے بارے میں تم نے مجھ سے پوچھا وہ یہ ہے۔

۱۰۵۔ عن عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: أھدی الی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم بغلة أھداھا لہ کسری فرکبھا بحبل من شعر ثم أردفنی خلفہ ثم سار بی ملیا ثم التفت فقال: یا غُلَامُ! قلت: لبیك یا رسول اللّٰہ! قال: اِحۡفَظِ اللّٰہَ یَحۡفَظُكَ،اِحۡفَظِ اللّٰہَ تَجِدۡہُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفۡ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یُعَرِّفُكَ فِی الشِّدَّۃِ، وَاِذَا سَأَلۡتَ فَاسۡئَلِ اللّٰہَ، وَاِذَا اسۡتَعَنۡتَ فَاسۡتَعِنۡ بِاللّٰہِ، قَدۡ مَضَی الۡقَلَمُ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ فَلَوۡ جَھَدَ النَّاسُ اَنۡ یَّنۡفَعُوۡكَ بِمَا لَمۡ یَقۡضِہِ اللّٰہُ لَكَ لَمۡ یَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِ ،وَ لَوۡ جَھَدَ النَّاسُ اَنۡ یَّضُرُّوۡكَ بِمَا لَمۡ یَکۡتُبۡہُ اللّٰہُ عَلَیۡكَ لَمۡ یَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِ، فَاِنِ اسۡتَطَعۡتَ اَنۡ تَعۡمَلَ بِالصَّبۡرِ مَعَ الۡیَقِیۡنِ فَافۡعَلۡ، فَاِنۡ لَمۡ تَسۡتَطِعۡ فَاصۡبِرۡ فَاِنَّ فِی الصَّبۡرِ عَلیٰ مَا تَکۡرَھُہٗ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ، وَاعۡلَمۡ اَنَّ مَعَ الصَّبۡرِ النَّصۡرَ، وَاعۡلَمۡ اَنَّ مَعَ الۡکَرۡبِ الۡفَرَجَ ، وَاعۡلَمۡ اَنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ الۡیُسۡرَ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں وہ خچر پیش کیا گیا جو حضور کو کسری نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ حضور اس پر سوار ہوئے ہاتھ میں بالوں کی رسی تھی پھر مجھے پیچھے سوار کرلیا اور مجھے تھوڑی دور لیکر چلے۔

۱۰۵۔ المستدرك للحاکم ، معرفة الصحابة ، ۳/۶۲۳

پھر میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: اے بچے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہ کہ تو اسکی رحمت اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو کشادگی میں یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو تیری پریشانی میں یاد رکھے گا۔ اور جب کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، جب کسی سے مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ، جو کچھ ہونے والا تھا قلم لکھ کر گزر چکا۔ اگر لوگ سب ملکر بھی تجھے نفع پہونچانا چاہیں ایسی چیز سے جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اور اگر نقصان پہونچانا چاہیں ایسی چیز کا جو تیری تقدیر میں نہیں تو نہیں پہونچا سکتے۔ اگر تم سے ہوسکے تو یقین کے ساتھ صبر و رضا پر قائم رہنا ورنہ کم از کم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دینا کہ ناپسندیدہ چیزوں پر صبر میں عظیم ثواب ہے۔ جان لو صبر کے ساتھ مدد شامل حال رہتی ہے اور پریشانی کے ساتھ کشادگی اور دشواری کے ساتھ آسانی لگی ہوئی ہے۔ ۱۲م

۱۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: أهدى كسرى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقبل منه، وأهدى قيصر فقبل منه، و أهدت له الملوك فقبل منه۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ نے ہدیہ بھیجا تو حضور نے قبول فرمایا۔ قیصر نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھیجا وہ بھی قبول فرمایا۔ ۱۲م

(۱۱) غیر مسلم کو مذہبی امور کیلئے ملازم نہ رکھو

۱۰۷۔ **عن** عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه انه قيل له: ان هنا غلاما من أهل الحيرة حافظا كاتبا، فلو اتخذته كاتبا قال: اتخذت اذن بطانة من دون المؤمنين۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا: یہاں ایک لڑکا حیرہ کا باشندہ موجود ہے جو امین و خوشخط ہے، اگر آپ اسکو محرر بنائیں۔ آپ نے فرمایا:

۱۰۶۔ الجامع للترمذي، ۲/۱۹۱

۱۰۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ☆ التفسیر لابن ابی حاتم

اگر میں ایسا کروں تو گویا میں مسلمانوں کے مقابل اسکو رازدار بناؤں گا۔۱۲م

۱۰۸۔ عن .... قیل لعمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ههنا رجل من أهل الحيرة نصرانی لا يعرف أقوى حفظا ولا أحسن خطا منه فإن رأيت أن تتخذه كاتبا، فامتنع عمر رضى الله تعالى عنه من ذلك و قال : إذن اتخذت بطانة من غير المؤمنين، فقد جعل عمر رضى الله تعالى عنه هذه الآية دليلا على النهي عن اتخاذ النصراني بطانة ـ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۸۹

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا گیا یہاں ایک حیرہ کا باشندہ نصرانی آیا ہوا ہے۔ امانت وخوشخطی میں نہایت مشہور ومعروف ہے اگر آپ چاہیں تو اسے محرر بنالیں۔ آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسکو مسلمانوں کا رازدار بنانے والا ہوں گا۔ تو سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آیت کو اس بات پر دلیل بتایا کہ غیر مسلم کو مذہبی ودینی امور کیلئے رازدار بنانا جائز نہیں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کفار وغیر مسلمین سے جملہ انواع معاملت ناجائز نہیں۔ مثلا بیع وشراء، اجارہ و استجارہ وغیرہ میں کیا رازدار بنانا یا اسکی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے۔ جیسے چمار کو دام دئے جوتا گٹھوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا پاخانہ کموالیا، بزاز کو روپے دئے کپڑا مول لے لیا، آپ تاجر ہیں کوئی چیز اسکے ہاتھ بیچی دام لے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہر کافر حربی محارب ہے، حربی ومحارب ایک ہی ہے، جیسے جدلی ومجادل، وہ ذمی ومعاہد کا مقابل ہے۔ رازدار بنانا ذمی ومعاہد کو بھی جائز نہیں۔ امیر المؤمنین کا مذکورہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے۔ یوں ہی موالات مطلقا جملہ کفار سے حرام ہے، حربی ہو یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر واحسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ

لَا یَنۡهٰکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یُقَاتِلُوۡکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ،

اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے۔

اور حربی سے حرام کہ

۱۰۸۔ التفسیر الکبیر للرازی، ☆

اِنَّمَا یَنۡهٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیۡنَ قَاتَلُوۡ کُمۡ فِی الدِّیۡنِ۔
اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے۔
تفسیر کبیر میں یہ ہی فرمایا اور یہ ہی اکثر اہل تاویل کا قول بتایا۔ اسی پر اعتماد و تعویل ہے اور ائمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلاشبہ رحمۃ للعلمین ہیں اور ارشاد خداوندی وَاغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ کے نزول سے قبل انواع انواع کی نرمی اور عفو وصفح فرماتے۔ خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا، مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرمایا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔
سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالی عنہ جنکی نسبت امام فرماتے: میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا۔ وہ آیت کریمہ "وَاغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ" کے بارے میں فرماتے ہیں۔

نسخت هذه الاية كل شئی من العفو و الصفح۔
اس آیت کریمہ نے نازل ہوکر ہر عفو وصفح کو منسوخ کردیا۔
قرآن عظیم نے یہود ومشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا۔
لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَهُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا۔
ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔
(کنز الایمان)

مگر ارشاد خداوندی عام ہے
یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ! جَاهِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنَافِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡهِمۡ وَ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ۔ اے غیب بتانے والے (نبی)! کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کیا ہی برا انجام۔ کنز الایمان
اس آیت میں کسی کا استثناء نہ فرمایا۔ کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اسکی علیت کا مشعر ہوتا ہے۔ یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر ان پر جہاد وغلظت کا حکم دیا۔ تو یہ سزا انکے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی، اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں۔
الكفر ملة واحدة۔

ہاں معاہد کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ضرورۃً معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم "جاہد" سن کر اسکی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحر الرائق۔ تفاوت عداوت پر بنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے، اور نصاری کا حکم یہود سے کم تر ہوتا حالانکہ یکساں ہے۔ ذمی وحربی کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے۔

ہاں حسب حاجت ذلیل قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں۔

امام سرخسی نے شرح جامع صغیر میں فرمایا۔

و الاستعانۃ باھل الذمۃ کالاستعانۃ بالکلاب۔

اور بروایت امام طحاوی ہمارے ائمہ مذہب امام اعظم و صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقا ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل المحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔

رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف علاج جس میں اسکی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا، سے بالکل بے علاقہ ہے۔ اور دنیاوی معاملات بیع وشراء، اجارہ و استجارہ کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اسکے فریب کو گنجائش ہو۔ اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ انکو اپنی مصیبت میں ہمدرد، اپنا ولی خیر خواہ اپنا مخلص با اخلاص، خلوص کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنا ولی دوست بنانے والا اور اسکی بے کسی میں اسکی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیت کریمہ کا مخالف ہے، اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان وایمان وقرآن سب کا دشمن۔ اور انہیں اسکی خبر ہو جائے اور اسکے بعد واقعی دل سے اسکی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں کہ وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فانہ منہم، ہو گیا، انکی تو دلی تمنا یہی تھی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَاءً۔

انکی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی انکی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک ہو جاؤ۔ مگر الحمد للہ

کوئی مسلمان آیت کریمہ پر مطلع ہوکر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی۔ بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے۔ اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دوکان پھیکی پڑے، کھل جائے تو حکومت کا مواخذہ ہو، سزا ہو، یوں بد خواہی سے باز رہتے ہیں۔ تو اپنے خیر خواہ ہیں نہ کہ ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی، پھر بھی خلاف احتیاط و شنیع ضرور ہے۔ خصوصا یہود و مشرکین سے، خصوصا سر برآوردہ مسلمان کو، جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں، وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں اسکے بارے میں آیت کریمہ

لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۔

کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں گئی نہ کریں گے۔

اور آیت کریمہ

وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۔

اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیل کار نہ بناؤ

اور حدیث مذکور

وَ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو

بس ہیں، اپنی جان کا معاملہ اسکے ہاتھ میں دینے سے زیادہ اور کیا راز دار و دخیل کار اور مشیر بنانا ہوگا۔

امام محمد بن محمد ابن الحاج عبدری مکی قدس سرہ مدخل میں فرماتے ہیں۔

سخت ترقبیح و شنیع ہے وہ جسکا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں، کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا، جن سے بھلائی اور خیر خواہی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اسکی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہونچائیں گے، خصوصا جبکہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا۔

وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ یوں تو انکی بدخواہی ظاہر ہوجائیگی اور انکی

روزی میں خلل آ جائے گا۔ بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی خیر خواہی وفن دانی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں انکا نام ہو اور معاش خوب چلے، پھر اسی کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھو دے مگر جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے اور مر جائے۔ یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا کم و بیش کے بعد اپنا رنگ لائے اور ان کے سوا انکے فریبوں کے اور بہت طریقے ہیں، پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے، اور مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے، پھر صحیح نافع نسخہ بتاتا ہے مگر جب بات ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ۔ تو اس وقت خیر خواہی دکھاتا ہے جب اس سے نفع نہیں۔ دیکھنے والے اسے خیر خواہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر بدخواہ ہے۔ تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے مگر عداوت دینی کہ یہ نہیں جاتی۔

پھر فرمایا:

وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی انکا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں تو شہرت کیسے ہو، روٹیوں میں فرق آئے، اور کبھی لوگ انکے فریب پر چرچ جائیں۔ یوں ہی یہ فریب ہے کہ بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں کہ شہرت حاصل ہو اور اسکے اور اسکے جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو، پھر علماء وصلحاء کے قتل کا موقع ملے اور ایسے اب موجود وظاہر ہیں، اور کبھی علماء وصلحاء کے علاج میں بھی خیر خواہی کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ مقصود ساکھ بندھن ہے۔ پھر جس عالم یا دیندار کا قتل مقصود ہے اسکی راہ ملنا اور یہ انکا بڑا مکر ہے۔

پھر ابن حاج مکی نے اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا: کہ مصر میں ایک رئیس کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا، رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا، وہ خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا، کافر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس کو کوئی سخت مرض ہوا۔ میں طبیب مغربی سے طلب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے۔ انہوں نے عذر کیا، لوگوں نے اصرار کیا، لہذا گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھراتے واپس آئے۔ میں نے کہا خیر ہے۔ فرمایا میں نے پوچھا کہ یہودی نے کیا نسخہ دیا؟ معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا ہے۔ اندر نہ گیا کہ ایک تو اسکے بچنے کی امید نہیں، پھر

یہ اندیشہ کہ یہودی کہیں میرے ذمہ نہ رکھ دے، کل تک نہ بچے گا، وہی ہوا کہ صبح تک اسکا انتقال ہوگیا۔

پھر فرمایا:

بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وہ بتائے مسلمان کو دکھالیں یوں اسکے مکر سے امن سمجھتے ہیں، اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے، حالانکہ یہ بھی چند وجوہ سے کچھ نہیں۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اسکا ضرر نہ آئے۔ پھر اسکی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے، فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اسکے کفر پر مدد ہوگی۔ مسلمان کو اسکے لئے تواضع کرنی پڑے گی علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھیگی خصوصا اگر مریض رئیس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے انکی تحقیر کا حکم دیا اور یہ اسکا عکس ہے۔ پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ اس سے انکے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی، سوا اسکے جسے اللہ تعالی محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں۔ اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔

ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علماء وعظمائے دین کیلئے زیادہ خطر کا مؤید۔

امام مازری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا واقعہ ہے، علیل ہوئے، ایک یہودی معالج تھا، اچھے ہوجاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یونہی ہوا آخر اسے تنہائی میں بلاکر دریافت فرمایا۔ اس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودیں۔ امام نے اسے دفع فرمایا۔ اللہ تعالی نے شفا بخشی۔ پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی۔ اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطباء کردیا۔ مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کے مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا۔ اور لا یألونکم خبالا تو عام کفار کیلئے فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۹۲

(۱۱) ذمی کافر سے برتاؤ میں نرمی کرو

۱۰۹۔ **عن** الصحابة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم قال: اَلَامَنْ ظَلَمَ مُعَاھِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ کَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِیْجَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ اراءۃ الادب ص ۵

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار جس نے ذمی کافر پر ظلم کیا، نقصان پہونچایا، طاقت سے زیادہ کام لیا یا بغیر رضا اس کا تھوڑا سا بھی مال لیا کل قیامت میں اس سے میں جھگڑا کرونگا۔

(۱۲) ذمی کو تکلیف پہونچانا جائز نہیں

۱۱۰۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم: مَنْ آذٰی ذِمِّیًّا فَاَنَا خَصْمُهٗ، وَ مَنْ کُنْتُ خَصْمَهٗ خَصَمْتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۰۲

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی کافر کو تکلیف پہونچائی تو میں اسکا مخالف ہوں، اور جس کا میں مخالف ہوا تو اسکا اظہار قیامت کے دن ہوگا۔ ۱۲م

(۱۳) مرتد کی سزا قتل ہے

۱۱۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنھما قال: قال رسول اللّٰہ

۱۰۹۔ السنن لابی داؤد، الخراج، ۲/۴۳۳

۱۱۰۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۸/۳۷۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۹۱۳، ۴/۳۶۲

الاسرار المرفوعة للقاری، ۴۸۲ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۳۶

تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۸۱ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۷۸

۱۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجھاد، ۱/۴۲۳ ☆ الجامع للترمذی، الحدود، ۱/۱۷۶

السنن لابن ماجه، ۲/۱۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰

السنن لابی داؤد، الحدود، ۲/۵۹۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۳۱

السنن للنسائی، المحاربة، ۲/۱۵۱ ☆ المستدرک للحاکم، ۳/۵۳۸

السنن الکبری للبیھقی، ۸/۱۹۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۳۳۰

السنن للدارقطنی، ۳/۱۱۳ ☆ بدائع السنن للساعاتی، ۴/۱۵۸۰

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔　فتاوی رضویہ ۱۲/۲۲

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کردو۔

(۱۴) معظم دینی کی تصویر سخت حرام وکفر انجام ہے

۱۱۲۔ **عن** أبی جعفر بن المهلب رضی اللہ تعالی عنه قال: کان ود رجلا مسلما و کان محببا فی قومه فلما مات عسکروأحول قبره فی أرض بابل و جزعوا علیه ، فلما رأی إبلیس جزعهم علیه تشبه فی صورة إنسان ثم قال: أری جزعکم علی هذا ، فهل لکم أن أصور کم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به؟ قالوا: نعم ، فصور لهم مثله فوضعوه فی نادیهم و جعلو یذکرونه، فلما رأی ما لهم من ذکره قال: هل لکم أن أجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه ، قالوا: نعم، فصور لکل أهل بیت تمثا لا مثله فأقبلوا فجعلوا یذکرونه به،قال:و أدرك أبناءهم فجعلوا یرون ما یصنعون به وتناسلوا و درس أمر ذکرهم إیاه حتی اتخذوه آلها یعبدونه من دون اللہ ، قال : و کان أول ما عبد غیر اللہ فی الارض و الصنم الذی سموه بود۔　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۴۷

حضرت ابو جعفر بن مہلب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ود نام کے ایک صاحب ایمان شخص تھے جو اپنی قوم میں نہایت محبوب ومعزز رہے۔ جب انکا انتقال ہوا تو لوگ زمین بابل میں ان کی قبر کے پاس جمع ہوئے اور نہایت جزع فزع کی۔ ابلیس مردود نے جب یہ دیکھا تو انسانی شکل میں آکر بولا: میں تمہارا جزع فزع دیکھ رہا ہوں، تو کیا میں تمہارے لئے انکی تصویر بنادوں۔ کہ وہ تمہاری مجلس میں رہے جس سے تم انکو یاد کرتے رہو۔ بولے: ہاں، چنانچہ اس نے تصویر بنادی اور لوگوں نے اپنی مجلس میں اسے رکھ لیا اور انکی یادگار مناتے رہے ،پھر جب ابلیس نے انکی یاد کے ساتھ انکا شغف دیکھا تو کہنے لگا کیا میں تم میں سے ہر ایک

نصب الرایة للزیلعی، ۳/۴۰۷　☆　المصنف لابن ابی شیبة، ۱۰/۱۳۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶/۲۶۱　☆　المصنف لعبد الرزاق، ۹۴۱۳، ۵/۲۱۳
شرح السنة للبغوی، ۱۰/۲۳۸　☆　تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۱۸۳
۱۱۲۔ التفسیر لعبد بن حمید،

کے گھر کے لئے ایسی ہی تصویر بنادوں کہ تم میں سے ہر ایک اپنے گھر میں یادگار مناتا رہے؟ بولے۔ ہاں، لہذا ہر گھر کیلئے اس نے تصویر بنادی تو سب اس پر جھک گئے اور یادگار مناتے رہے۔ پھر انکی اولاد میں بھی نسلا بعد نسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور ابلیس انکو یہ سبق پڑھاتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے اس تصویر کو اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا ایک دوسرا معبود بنالیا، چنانچہ زمین میں یہ سب سے پہلا بت تھا جسکی عبادت ہوئی اور اس طرح غیر خدا کی عبادت کا رواج پڑا۔ ۱۲م

۱۱۲۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة رأتها بأرض الحبشة يقال لها مارية، و كانت أم سلمة و أم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها و تصاوير فيها فرفع رأسه فقال: أُولَٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَىٰ قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ وَ أُولَٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ ـ

فتاوی رضویہ حصہ دوم، ۹/۴۷

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپکی بعض ازواج مطہرات نے حبشہ میں واقع ماریہ نامی ایک گرجے کا تذکرہ کیا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ حبشہ تشریف لے گئی تھیں انہوں نے اسکی خوبصورتی اور اس میں آویزاں تصویروں کا ذکر بھی کیا، آپ نے یہ سنکر سر اٹھایا اور فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک مرد انتقال کر جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناڈالتے اور اسکی تصویر بنا کر آویزاں کرتے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

معظم دین کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اسکی تعظیم کی جائیگی۔ اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت پرستی کی صورت اور گویا ملت اسلامی سے صریح مخالفت ہے، ابھی حدیث سن چکے کہ وہ اولیاء ہی کی تصویریں رکھتے تھے جن پر انکو بدترین خلق فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا۔ اور نبی بھی کون شیخ الانبیاء خلیل کبریا سیدنا

۱۱۲۔ الجامع الصحيح للبخاري، الجنائز، ۱/۱۷۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۶/۵۱
المسند لابی عوانة، ۱/۴۰۰ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۱/۱۰۶

ابراہیم علی ابنہ الکریم وعلیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام جہان سے افضل واعلی ہیں۔ انکی اور حضرت سیدنا اسمعیل ذبیح اللہ وحضرت بتول مریم علیہم الصلوۃ والسلام کی تصویریں دیوار کعبہ پر کفار نے نقش کی تھیں جب مکہ معظمہ فتح ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو پہلے بھیج کر وہ سب محو کرادیں۔ جب کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے بعض کے نشان کچھ باقی پائے۔ پانی منگا کر بنفس نفیس انہیں دھودیا۔ اور بنانے والوں کو قاتل اللہ فرمایا۔ اللہ انہیں قتل کرے۔

اقول وباللہ التوفیق: یہاں ایک نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم، یہاں چار صورتیں ہیں۔

اول: تصویر کی توہین۔ مثلا فرش یا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں۔ پاؤں رکھیں، یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں۔ اگر چہ بنانا اور بنوانا ایسی تصویروں کا حرام ہے۔ کما فی الحلیہ والبحر وغیرھا۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگر وہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے، جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا، زمین پر پھینک نہ دینا۔ کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال ہے۔ اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے۔ جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کے یہاں چلتا نہیں اور اس سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات یونہی اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ کہ اگر انکی تصویر ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہوکر دیکھنے سے تفصیل اعضاء ظاہر نہ ہو، جیسے اشرفی مہر۔ اسکے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اسکی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں۔ اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگر چہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا۔ حالانکہ ہمیں اسکی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو وغیرہا پر جو تصویریں ہوتی ہیں وہ اسی حکم میں داخل ہیں۔ اگر بڑی ہیں تو انہیں مٹادے یا کاغذ وغیرہ لگادے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کہ رکھنے والے کو اس شئی سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و

آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام ہے کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ جانا۔
چہارم: صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اسکے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اسکے لائے جانے پر قیام کرنا اسے دیکھ کر سر جھکانا۔ وغیرہ ذلک افعال تعظیم بجالانا۔ یہ سب سے اخبث اور قطعا یقینا اجماعا اشد حرام وسخت کبیرۂ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے۔ اسے کسی حال میں کوئی مسلمان حلال نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔ یہ قیدیں سب صورت سوم تک تھیں۔ قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی قید ہے۔ نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور۔ بلکہ قریب ہے کہ اسکی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اسکا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالی

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۶۲
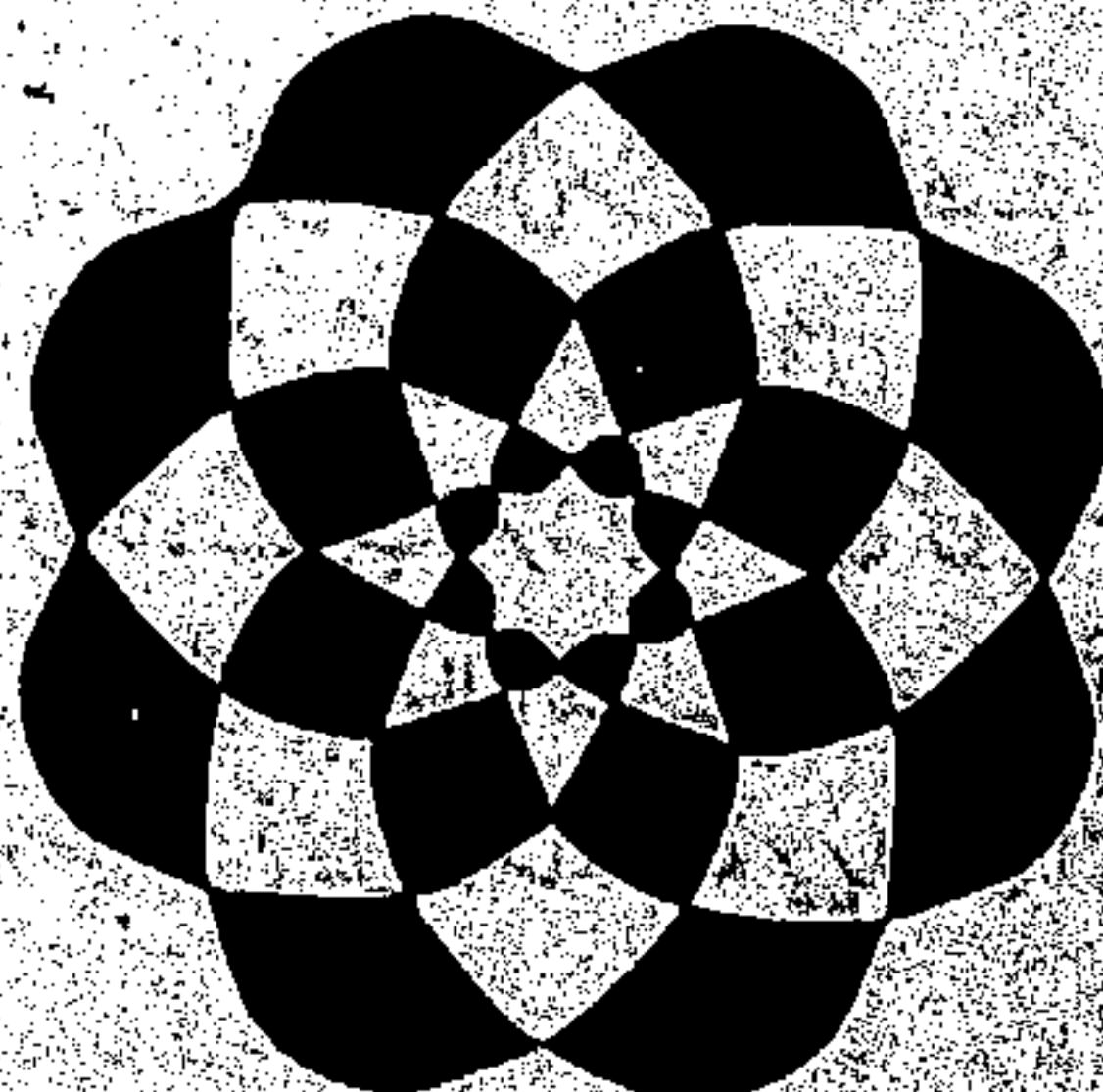
۷۔ تکفیر

(۱) کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرو

۱۱۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : کُفُّوا عَنْ اَھلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَا تُکَفِّرُوْھُمْ بِذَنْبٍ، فَمَنْ اَکْفَرَ اَھلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَھُوَ اِلَی الْکُفْرِ اَقْرَبُ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ، کہنے والوں کو کافر کہنے سے زبان روکو، انہیں کسی گناہ پر کافر نہ کہو۔ کیونکہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو جو کافر کہے گا وہ خود کفر سے قریب ہو جائیگا۔

۱۱۵۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : ثَلٰثٌ مِنْ أَصْلِ الْاِیْمَانِ ، اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَ لَا یُکَفِّرُ بِذَنْبٍ ، وَ لَا یُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَ الْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِی اللّٰہُ تَعَالیٰ اِلیٰ اَنْ یُّقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِی الدَّجَالَ، لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَ لَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَ الْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں اصل ایمان میں داخل ہیں۔ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے زبان کو روکنا، اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہنا، اور کسی عمل پر اسلام سے خارج نہ کہنا، اور حکم جہاد میری بعثت سے جاری ہے یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے قتال کرے، کوئی ظالم یا عادل بادشاہ اسکو منسوخ نہیں کرسکتا، اور تقدیر پر ایمان لانا۔ ۱۲م

۱۱۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۲۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۶
۱۱۵۔ السنن لابی داؤد، الجهاد، ۱/۳۴۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۱۵۹
السنن لسعید بن منصور، ۲۳۶۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۳۷۷
کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۶، ۱۵/۸۱۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۵۹، ۱/[illegible]

۱۱۶۔ **عن** ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُکَفِّرُوْا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۶

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔

(۲) مسلمان کی تکفیر کا وبال قائل پر ہے

۱۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ، وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۰۸

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑیگی، اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پڑیگا۔

۱۱۸۔ **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی طرف رجوع بیشک ہو۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۰۸

۱۱۹۔ **عن** ابی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ

۱۱۶۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۰۷ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۲۸
کنز العمال للمتقی، ۱۰۷۸، ۱/۲۱۵ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۱۱۷
۱۱۷۔ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، الادب ۲/۹۰۱
المؤطا لمالک، الکلام، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸
الجامع للترمذی، الایمان، ۲/۸۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۷۵
المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳ ☆
۱۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۹۰۱ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۴ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۱/۲۳
۱۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، الادب، ۲/۸۹۳ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/۵۷

تعالی علیه وسلم : لَيْسَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے۔ اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا وہ ایسا نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : مَا اَكْفَرَ رَجُلٌ رَجُلًا قَطُّ اِلَّا بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَافِرًا وَ اِلَّا كَفَرَ بِتَكْفِيْرِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گریگی ۔ اگر وہ کافر تھا یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوگیا۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۰۸

۱۲۰۔ الجامع الصغير للسيوطی ۲/۴۷۹، ۲/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری ۳/۶۱۴

۸۔ فرق باطلہ

(۱) فرق باطلہ کا ظہور

۱۲۱۔ **عن** امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: یَاتِی فِی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَاِنَّ فِی قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: آخر زمانے میں کچھ حدیث السن، سفیہ العقل لوگ آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن و حدیث سے سند پکڑیں گے، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے، ایمان انکے گلوں سے نیچے نہیں اتریگا۔ تو وہ جہاں ملیں قتل کرو کہ قیامت تک جو بھی انکو قتل کریگا اجر پائے گا۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۸

۱۲۲۔ **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یقسم قسما أتاه ذوالخویصرة وهو رجل من بنی تمیم فقال: یا رسول اللہ! اعدل، فقال: وَیْلَكَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ، فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِئْذَنْ لِی فِیْهِ فَاَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ: دَعْهُ، فَاِنَّ لَهُ اَصْحَابًا یُحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِیَامَهُ مَعَ صِیَامِهِمْ، یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِهٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آیَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَیَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِنَ

۱۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، المناقب، ۱/۵۱۰ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۸/۱۸۷

۱۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۱/۵۱۰ ☆ الصحیح للمسلم، ۱/۳۴۱

النَّاسِ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَ اَنَا مَعَهٗ فَامَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلىٰ نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور سرکار مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی حاضر ہوا اور آتے ہی بولا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، سرکار نے ارشاد فرمایا: خرابی ہو تیرے لئے اگر میں انصاف نہیں کرونگا تو کون کریگا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسکی گردن ماردوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چھوڑ دو کہ اسکے کچھ ساتھی ہونے والے ہیں جنکی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازیں ہیچ جانو گے، انکے روزوں کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے، قرآن کریم پڑھیں گے لیکن انکے حلق کے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، جب تیر کے پھل کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر کوئی بھی اثر نہیں ہوتا، پھر اسکے پر کو دیکھا جاتا ہے تو اس پر بھی کوئی علامت نہیں ہوتی، شکار کے گوبر اور خون سے تیر کا کوئی حصہ آلودہ نہیں ہوتا۔ (یعنی نہایت تیزی سے تیر صاف نکل جاتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی دین سے صاف نکل جائیں گے) انکی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں سے ایک شخص سیاہ رنگ کا ہوگا جس کے ایک بازو پر عورت کے پستان کی طرح غدود ہوگا جو چلنے کی حالت میں ہلتا ہوگا، ان لوگوں کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں میں اختلاف و افتراق ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور سے یہ حدیث سنی، اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ان سے قتال فرمایا اور میں انکے ساتھ تھا۔ حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، جب لایا گیا تو اس میں وہ تمام نشانیاں موجود تھیں جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہاں واقعی یہ لوگ وہابیہ نجدیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین ان پرانے خوارج کے ٹھیک ٹھیک

بقیہ ویادگار ہیں۔ وہی مسئلے، وہی دعوے، وہی انداز، وہی وطیرے۔ خارجیوں کا داب تھا کہ اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابند شرع جانتے۔ پھر بات بات پر عمل بالقرآن کا دعوی، عجب دام درسبزہ تھا، اور مسلک وہی کہ ہم مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔

یہ ہی رنگ ان حضرات کے ہیں، آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزعم خبیث۔ پھر انکے اکثر مکلبین ظاہری پابند شرع میں بھی خوارج سے کیا کم ہیں۔ اہل سنت کان کھول کرسن لیں کہ دھوکے کی ٹٹی میں شکار نہ ہو جائیں۔

پھر شان خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنار خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے۔ انہیں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے۔

۱۲۳ ۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال: یَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ، قِیْلَ: مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ: التَّسْبِیْدُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ نمودار ہونگے، قرآن کثرت سے پڑھیں گے لیکن انکے حلق سے نیچے نہیں اتریگا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ کو پار کر کے نکل جاتا ہے، پھر دین میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر لوٹ کر اپنے چلے پر نہ آجائے۔ عرض کیا گیا: انکی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا: سرمنڈانا، یا سرمنڈائے رکھنا۔ ۱۲م

(۲) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کا پتہ بتایا۔ مشمری الازار، کھٹنی ازار والے۔ بے شمار درودیں حضور عالم ماکان ومایکون پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے، بلکہ غلو وبیباکی میں ان سے بھی آگے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۸۸

۱۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الرد علی الجهمیة، ۲/۱۱۲۸

(۲) بد مذہب کے ساتھ نہ بیٹھو

١٢٤ ـ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِی وَ اخْتَارَلِی أَصْحَابًا وَّ اَصْهَارًا، وَ سَیَأْتِی قَوْمٌ یَسُبُّوْنَهُمْ وَ یُنْقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَ لَا تُؤَاکِلُوْهُمْ وَ لَا تُنَاکِحُوْهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَ لَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار چن لئے ،اور عنقریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم انکے پاس نہ بیٹھنا ، نہ ان کے ساتھ پانی پینا ، نہ کھانا کھانا، نہ شادی بیاہ کرنا، نہ انکے جنازہ کی نماز پڑھو، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

١٢٥ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰهِ بِبُغْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِی وَ الْقُوْهُمْ بِوُجُوْهٍ مُکْفَهِرَّةٍ ، وَ الْتَمِسُوْا رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِهِمْ ، وَتَقَرَّبُوْا اِلَی اللّٰهِ بِالتَّبَاعُدِ عَنْهُمْ ـ

فتاوی رضویہ ۲۹۴/۳

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے، اور ان سے ترش رو ہو کر ملو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو، اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیا پوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار

---

١٢٤ ـ المستدرك للحاكم، ٦٣٢/٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٧/١٠
تاريخ بغداد للخطيب، ٩٩/٢ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ١١/٢
جمع الجوامع للسيوطی، ٤٦٢٩ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١٧/١٠
السنة لابن ابی عاصم، ٤٨٣/٢ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ١٤٠/١٧
التفسير للقرطبی، ٢٩٧/١٦ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٢٤٦٦

درجہ بدتر ہیں۔ ان کی نافرمانی فروع میں ہے، انکی اصول میں، وہ گناہ کرتے اور اسے برا جانتے ہیں، یہ اس سے اشد و اعظم میں مبتلا اور اسے عین حق و ہدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم و مستغفر۔ یہ گاہ و بے گاہ مصر و مستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں تو اپنے آپ کو حقیر و بدکار اور صلحاء کو عزیز و مقرب دربار بتاتے ہیں۔ یہ جتنا غلو و توغل بڑھاتے ہیں اتنا ہی اپنے نفس مغرور کو اعلی و بالا اور اہل حق و ہدایت کو ذلیل و پرخطا ٹھہراتے ہیں۔ لہذا حدیث میں انکی نسبت بدترین خلق وارد ہوا۔

غنیۃ شرح منیہ میں ہے

المبتدع فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل۔ لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق و یخاف و یستغفر بخلاف المبتدع۔

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہ ایسی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی اور اسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں ضرورت نہیں۔ کس کا دل گوارہ کریگا کہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا مناجات الہی میں اسکا مقتدا ہو۔

بحرالعلوم عبدالعلی لکھنوی نے ارکان اربعہ میں دربارہ تفضیلہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین و لا یطعنون فیهما اصلا کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة۔

لیکن وہ شیعہ جو حضرت علی کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے ہیں اور شیخین پر طعن نہیں کرتے جیسے فرقہ زیدیہ، تو انکے پیچھے نماز سخت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

جب تفضیلہ کہ صرف جناب مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو حضرات شیخین رضی اللہ تعالی عنہما پر افضل کہنے سے مخالف اہل سنت ہوئے باقی معاذ اللہ انکی سرکار میں گستاخی نہیں کرتے۔ انکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی، تو یہ اشد مبتدعین جن کی اہل سنت سے مخالفتیں غیر محصور، اور محبوبان خدا پر طعن و تشنیع ان کا دائمی دستور، انکے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہیے؟ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

۱۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵۵۱۸، ۳/۶۵

۱۲۶۔ **عن** معاذ بن جبل رضي اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ، اَلَا فَمَنْ اَدْرَكَهُمْ فَلْيُبَلِّغْهُمْ، اَنِّي بَرِيئٌ مِنْهُمْ وَ هُمْ بُرَاءُ مِنِّي جِهَادُهُمْ كَجِهَادِ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی خبردار! جو انہیں پائے تو انکو میری طرف سے یہ حکم سنادے، میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں، ان پر جہاد ایسا ہے جیسے کافران ترک و دیلم پر۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۵

(۳) بدمذہب سے ترش رو ہو کر بات کرو

۱۲۷۔ **عن** أنس بن مالك رضي اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: اِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوا فِي وَجْهِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ، وَ لَا يَجُوزُ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى الصِّرَاطِ لٰكِنْ يَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَ الذُّبَابِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اسکے روبرو اس سے ترش روئی کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے، ان میں کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈی اور مکھیاں گرتی ہیں۔ فتاوی رضویہ ۶/۱۰۳

(۴) رافضی بدلقب فرقہ ہے

۱۲۸۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضي اللّٰه تعالى عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: سَيَأْتِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبَزٌ، يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ، يَطْعَنُوْنَ السَّلَفَ وَ لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً وَ لَا جَمَاعَةً، فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ، وَ لَا تُوَاكِلُوْهُمْ، وَ لَا تُشَارِبُوْهُمْ، وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ، وَ اِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَ اِذَا مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ، وَ لَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ، وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔

۱۲۷۔ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۳۱۹/۱ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۵

۱۲۸۔ كنز العمال للمتقى، ۳۲۲۴/۱۱، ۳۱۶۳۴ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱۵۸/۱

لسان الميزان لابن حجر، ۱۱۱۳/۴ ☆

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں انکا ایک بدلقب ہوگا کہ انہیں رافضی کہا جائیگا۔ سلف صالحین پر طعن کریں گے، اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہونگے۔ انکے پاس نہ بیٹھنا، نہ انکے ساتھ کھانا کھانا، نہ انکے ساتھ پانی پینا، نہ انکے ساتھ شادی بیاہ کرنا، بیمار پڑیں تو انکو پوچھنے نہ جانا، مر جائیں تو انکے جنازہ میں نہ جانا، نہ ان پر نماز پڑھنا، اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھنا۔

۱۲۹۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یَکُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ کُمْ، فَاِیَّاکُمْ وَ اِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَ لَا یَفْتِنُوْنَکُمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہونگے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لیکر آئیں گے جنکو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے۔ لہذا انکو اپنے سے دور رکھنا اور ان سے خود دور رہنا۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، یا فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ فرقے اور اسی طرح دیوبندی اور نیچری غرض کہ جو بھی ضروریات دین میں سے کسی شیٔ کا منکر ہو سب مرتد کافر ہیں۔ ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، انکی موت حیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے، نہ انکی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ ان سے دور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دور رکھنے کا حکم ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۵/۶

(۵) بدمذہب کی خوشنودی حاصل نہ کرو

۱۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۲۹۔ الصحیح لمسلم، المقدمۃ، ۱۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۲۴، ۱۹۴/۱۰
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۹۵/۴ ☆ دلائل النبوۃ للبیہقی، ۵۴۸/۶
تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ☆ میزان الاعتدال للذہبی، ۶۲۸۴
۱۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۲۶۱ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۶۴/۱۰

اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ أَوْ لَقِيَهُ بِالْبِشْرِ أَوِ اسْتَقْبَلَهُ بِمَا يَسُرُّهُ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی بد مذہب کو سلام کرے، یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے، یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اسکا دل خوش ہو تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۳
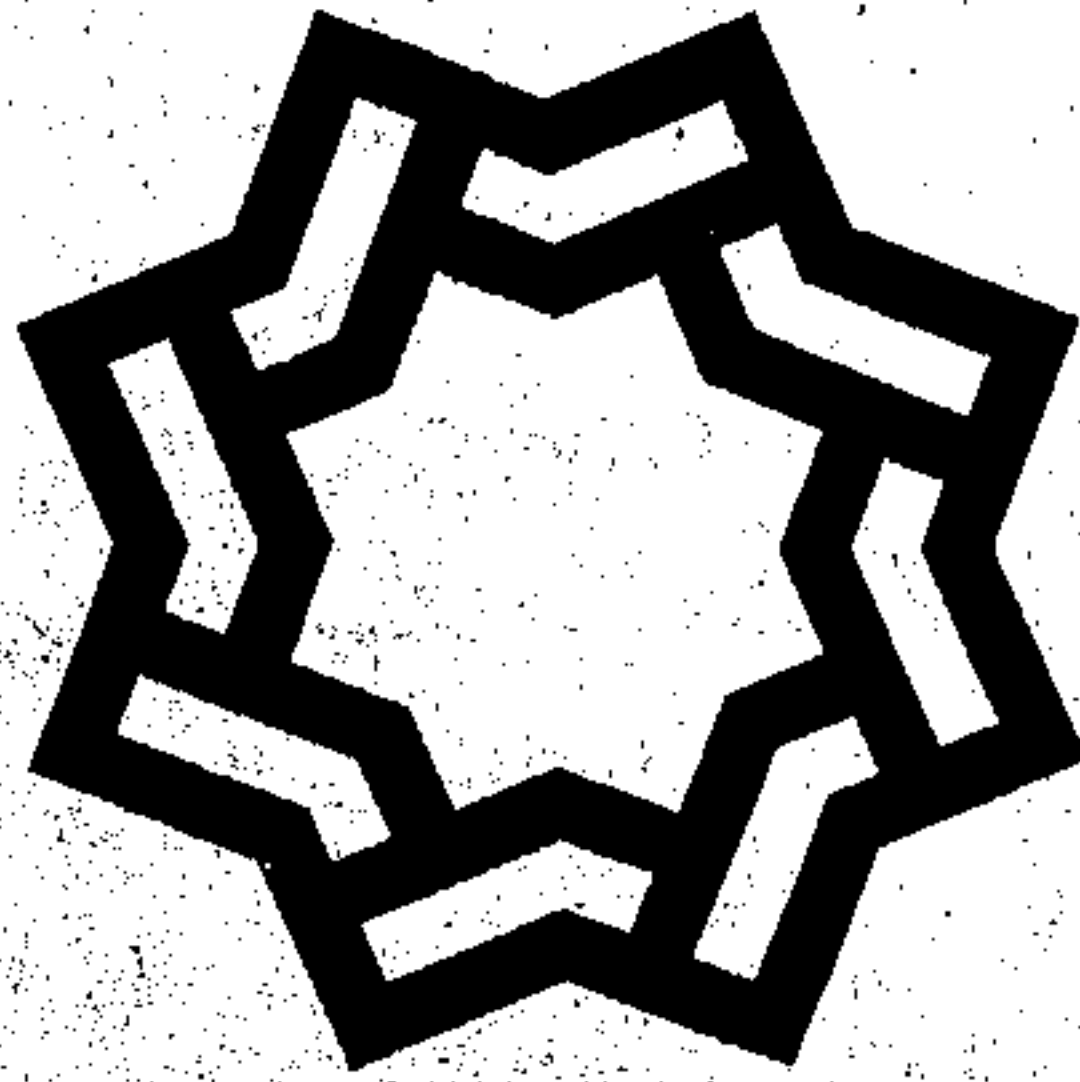
۹۔ تقدیر وتدبیر

(۱) تقدیر کا بیان

۱۳۱۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال ۔ سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم یقول : کَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ قَبْلَ السَّمٰوٰاتِ وَ الْأَرْضِ بِخَمْسِیْنَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ : وَ کَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ۔

بالی الجیب ص ۲۷

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے مخلوق کی تقدیریں آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل لکھیں اس وقت عرش الہی پانی پر تھا۔

(۲) مسئلہ تقدیر میں بحث منع ہے

۱۳۲۔ **عن** ثوبان رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :إجتمع أربعون رجلا من الصحابة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم فینظرون فی القدر و الجبر، فمنهم أبو بکر و عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما ، فنزل الروح الأمین جبرئیل علیه الصلوة و السلام فقال : یا محمد! (صلی اللّٰه تعالیٰ علیك وسلم) اُخرج علی اُمتك فقد أحدثوا ، فخرج علیهم فی ساعة لم یکن یخرج علیهم فیها فأنکروا ذلك منه و خرج علیهم ملتمعا لونه متورثة وجنتاه کأنما نفقا بحب الرمان الحامض، فنهضوا الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم حاسرین أذرعتهم ترعد أکفهم و أذرعتهم فقالوا: تبنا الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم فقال : أَوْلیٰ لَکُمْ اَنْ کِدْتُمْ لَتُوْجِبُوْنَ ، أَتَانِی الرُّوْحُ الْأَمِیْنُ فَقَالَ: اُخْرُجْ اِلیٰ اُمَّتِكَ یَا مُحَمَّدُ! فَقَدْ اَحْدَثَتْ۔

حاشیہ مسامرہ ومسایرہ ص ۲۶۷

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا جس میں مسئلہ تقدیر و جبر پر غور ہونے لگا۔ ان میں سیدنا صدیق

۱۳۱۔ الصحیح لمسلم، القدر　۳۳۵/۲

۱۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی،　۹۰/۲

اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے، فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کی طرف تشریف لائیے، انہوں نے کچھ نئی باتیں نکالنا شروع کردی ہیں، سرکار فوراً ایسے وقت تشریف لائے جبکہ اس وقت میں عموماً حضور تشریف نہیں لاتے تھے، اور وہ حضرات اس وقت حضور کی آمد سے ناواقف تھے۔ چنانچہ سرکار تشریف لائے اس حال میں کہ آپکا رنگ چمک رہا تھا، رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ تھے گویا انار کے دانوں کا رنگ نچوڑ دیا گیا ہے۔ تمام صحابہ کرام بیساختہ اٹھ کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ انکی کلائیاں کھلی تھیں اور ہتھیلیوں اور کلائیوں پر کپکپی طاری تھی۔ عرض کرنے لگے: ہم اللہ و رسول کی بارگاہ میں رجوع لائے، حضور نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین آئے مجھ سے کہا: کہ آپ اپنی امت کی طرف تشریف لیجائیے کہ انہوں نے نئی باتیں نکالی ہیں۔ ۱۲م

(۳) تقدیر بحر عمیق ہے

۱۳۳۔ **عن** عبداللّٰہ بن جعفر الطیار رضی اللّٰہ تعالی عنہ عن أمیر المؤمنین مولی المسلمین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم إنہ خطب الناس یوما فقام الیہ رجل ممن کان شہد معہ الجمل، فقال: یاأمیر المؤمنین أخبرنا عن القدر، فقال: بحر عمیق فلا تلجہ، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: سر اللّٰہ فلا تتکلفہ، قال: یا أمیر المؤمنین! أخبرنا عن القدر، قال: أما اذا أبیت فإنہ أمر بین أمرین، لا جبر ولا تفویض، قال: یا أمیر المؤمنین! إن فلانا یقول بالا ستطاعۃ، وھو حاضر، فقال: علیّ بہ، فأقاموہ، فلما رآہ سل سیفہ قدر أربع أصابع، فقال: الاستطاعۃ تملکھا مع اللّٰہ أو من دون اللّٰہ، و إیاك أن تقول أحدھما فترتد فاضرب عنقك، قال: فما أقول یا أمیر المؤمنین! قال: قل: أملکھا باللّٰہ الذی إن شاء ملکنیھا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ایک دن خطبہ فرمارہے تھے۔ ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المؤمنین کے ساتھ تھے کھڑے ہوکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! ہمیں مسئلہ

۱۳۳۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم

تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی: یا امیر المومنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اللہ کا راز ہے، زبردستی اسکا بوجھ نہ اٹھا، عرض کی: یا امیر المومنین! ہمیں خبر دیجئے، فرمایا: اگر نہیں مانتا تو امر ہے دو امروں کے درمیان، نہ آدمی مجبور محض ہے، نہ اختیار اسکے سپرد ہے۔ عرض کی: یا امیر المومنین! فلاں شخص کہتا ہے: کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے۔ مولی علی نے فرمایا: میرے سامنے لاؤ، لوگوں نے اسے کھڑا کیا، جب امیر المومنین نے اسے دیکھا، تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا: کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے، یا خدا سے جدا مالک ہے؟ اور سنتا ہے، خبردار! ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہوجائیگا، اور میں تیری گردن ماردوں گا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: یوں کہہ کہ خدا کے دینے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے، بے اسکی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پس یہی عقیدۂ اہل سنت ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے۔ جس کی کنہ راز خدا اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بیشمار رضائیں امیر المومنین مولی علی پر نازل ہوں کہ دونوں الجھنوں کو دو فقروں میں صاف فرمادیا۔ ایک صاحب نے اسی بارے میں سوال کیا کہ کیا معاصی بھی بے ارادۂ الہیہ واقع نہیں ہوتے؟ فرمایا: تو کیا زبردستی کوئی اسکی معصیت کریگا۔ افیعصی قهرا۔ یعنی وہ نہ چاہتا تھا کہ اس سے گناہ ہو مگر اس نے کر ہی لیا۔ تو اسکا ارادہ زبردست پڑا۔ معاذ اللہ، خدا بھی دنیا کے مجازی بادشاہوں کی طرح ہوا کہ ڈاکوؤں، چوروں کا بہتیرا بندوبست کرے پھر بھی ڈاکو اور چور اپنا کام کرہی گزرتے ہیں۔ حاشا! وہ ملک الملوک بادشاہ حقیقی ہرگز ایسا نہیں کہ بے اسکے حکم اسکی ملک میں ایک ذرہ جنبش کرسکے۔ وہ صاحب کہتے ہیں: فکانما القمنی حجرا، مولی علی نے یہ جواب دیکر گویا میرے منہ میں پتھر رکھ دیا کہ آگے کچھ کہتے بن ہی نہ پڑا۔

عمر بن عبید معتزلی کہ بندے کے افعال خدا کے ارادے سے نہ جانتا تھا، خود کہتا ہے: کہ مجھے ایسا الزام کسی نے نہ دیا جیسا ایک مجوسی نے دیا جو میرے ساتھ جہاز میں تھا۔ میں نے کہا: تو مسلمان کیوں نہیں ہوتا؟ کہا خدا نہیں چاہتا۔ میں نے کہا: خدا تو چاہتا ہے، مگر تجھے

شیطان نہیں چھوڑتے۔ کہا: تو میں شریک غالب کے ساتھ ہوں، اسی ناپاک شناعت کے رد کی طرف مولی علی نے اشارہ فرمایا، کہ وہ نہ چاہے تو کیا کوئی زبردستی اسکی معصیت کرے گا؟ باقی رہا اس مجوسی کا عذر، وہ بعینہ ایسا کہ کوئی بھوکا ہے، بھوک سے دم نکلا جاتا ہے، کھانا سامنے رکھا ہے اور نہیں کھاتا، کہ خدا کا ارادہ نہیں، اس کا ارادہ ہوتا تو میں ضرور کھالیتا۔ اس احمق سے یہ ہی کہا جائے گا کہ خدا کا ارادہ نہ ہونا تو نے کاہے سے جانا؟ اسی سے کہ تو نہیں کھاتا، تو کھانے کا قصد تو کر، دیکھ تو ارادۂ الٰہیہ سے کھانا ہو جائیگا۔ ایسی اوندھی مت اسی کو آتی ہے جس پر موت سوار ہے غرض مولی علی نے یہ تو اسکا فیصلہ فرمایا کہ جو کچھ ہوتا ہے بے ارادہ الٰہیہ نہیں ہوسکتا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۷

(۴) سزا اور جزا کیوں

۱۳۴۔ **عن** محمد الباقر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قیل لعلی بن أبی طالب کرم اللّٰہ تعالی وجھہ الکریم: إن ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال: یا عبداللّٰہ! خلقك اللّٰہ لما شآء أو شئت، قال: لما شآء، قال: فیمیتك اذا شاء أو اذا شئت؟ قال: بل اذا شآء، قال: فید خلك حیث شاء أو حیث شئت؟ قال، حیث شاء، قال: واللّٰہ لو قلت غیر ھذا لضربت الذی فیہ عیناك بسیف، ثم تلا علی، وما تشاء ون الا ان یشاء اللّٰہ، ھو اھل التقوی و اھل المغفرة۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۹۸

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولی علی سے عرض کی گئی: کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے، مولی علی نے اس سے فرمایا: اے خدا کے بندے! خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا، یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا؟ بولا: جس لئے اس نے چاہا، فرمایا: تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے، یا جب تو چاہے؟ کہا: بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا: تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے؟ بولا: جب وہ چاہے، فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے؟ بولا: جہاں وہ چاہے، فرمایا: خدا کی قسم! تو اسکے سوا کچھ اور کہتا تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر تلوار سے ماردیتا۔

۱۳۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۹، ۱/ ۳۴۴

پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ تقوی کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خلاصہ یہ کہ جو چاہا کیا، اور جو چاہے گا کریگا۔ بناتے وقت تجھ سے مشورہ نہ لیا تھا، بھیجتے وقت بھی نہ لیگا۔ تمام عالم اسکی ملک ہے اور مالک سے در بارۂ ملک سوال نہیں ہوسکتا۔

ابن عسا کرنے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے آکر امیر المومنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے، فرمایا: تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل، عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا: گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین مجھے خبر دیجئے۔ فرمایا: اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! مجھے خبر دیجئے، فرمایا:

ان اللہ خلقك كما شاء او كما شئت ۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا، یا جیسا تو نے چاہا؟ عرض کی: جیسا اس نے چاہا، فرمایا:

فیستعملك كما شاء او كما شئت ، تو تجھ سے کام ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے، یا جیسا تو چاہے؟ عرض کی: جیسا وہ چاہے، فرمایا:

فیبعثك یوم القیامة كما شاء او كما شئت؟ تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا، یا جس طرح تو چاہے؟ کہا جس طرح وہ چاہے، فرمایا:

ایها السائل! تقول : لاحول ولا قوة الابمن۔ اے سائل! تو کہتا ہے: کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا: اللہ علی عظیم کی ذات سے، فرمایا: تو اس کی تفسیر جانتا ہے؟ عرض کی: امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں، فرمایا:

ان تفسیرها لا یقدر علی طاعة اللہ و لایکون قوة معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الاباللہ ۔ اسکی تفسیر یہ ہے کہ نہ طاعت کی طاقت، نہ معصیت کی قوت، دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا:

ایها السائل! الك مع اللہ مشیة او دون اللہ مشیة ؟ فان قلت ان لك دون اللہ مشیة فقد اكتفیت بها عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیئة فقد

ادعیت مع اللّٰہ شر کا فی مشیتہ۔

اے سائل! تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا، بے خدا کے؟ اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے ارادۂ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کریگا، خدا چاہے یا نہ چاہے۔ اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے، تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعوی کیا۔ پھر فرمایا: ایھا السائل! ان اللّٰہ یشج ویداوی، فمنہ الداء و منہ الدواء، اعقلت عن اللّٰہ امرہ۔

اے سائل! بے شک اللہ زخم پہونچاتا ہے اور اللہ ہی روا دیتا ہے۔ تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا۔ کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی: ہاں، حاضرین سے فرمایا:

الآن اسلم اخو کم فقو موا و صافحوا

اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا۔ کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔ پھر فرمایا:

ان رجلا من القدریۃ لاخذت برقبۃ ثم ازال اجوئھا حتی اقطعھا فانھم یھود ھذہ الامۃ و نصاراھا و مجوسھا۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں۔ اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی، نصرانی، اور مجوسی ہیں۔

یہودی اس لئے فرمایا کہ ان پر خدا کا عذاب ہے اور یہود مغضوب علیھم ہیں اور نصرانی و مجوسی اس لئے فرمایا کہ نصاری تین خدا مانتے ہیں۔ مجوس یزدان اور اہرمن دو خالق مانتے ہیں۔ یہ بیشمار خالقوں پر ایمان لا رہے ہیں کہ ہر جن و انس کو اپنے اپنے افعال کا خالق گا رہے ہیں۔ و العیاذ باللہ رب العالمین،

یہ اس مسئلہ میں اجمالی کلام ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ کافی ووافی اور صافی وشافی جس سے ہدایت والے ہدایت پائیں گے۔ اور ہدایت اللہ ہی کے ہاتھ۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالیٰ اَعْلَمُ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۹

(۵) تقدیر پر تکیہ کر کے عمل نہ چھوڑیں

۱۳۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : کان النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فأخذ شیئا فجعل ینکت بہ الأرض، فقال ما منکم من أحد الا و قد کتب مقعدہ من النار و مقعد ہ من الجنۃ، قالو: یارسول اللّٰہ! أفلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل (زاد فی روایۃ) فمن کان من أھل السعادۃ فسیصیر الی أھل السعادۃ ،و من کان من أھل الشقاء فسیصیر الی عمل أھل الشقاوۃ ، قال :إعملو فکل میسر لما خلق لہ ، أما من کان من أھل السعادۃ فییسر لعمل أھل السعادۃ، و أمامن کان من أھل الشقاء فییسر لعمل أھل الشقاوۃ،ثم قرء، فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰی وَ اتَّقٰی وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْآیَۃ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۵

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے، آپ نے ایک لکڑی اٹھا کر زمین کریدنا شروع کی، پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا جہنم اور جنت میں لکھ دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! تو کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں؟ ایک روایت میں ہے، جو نیک لوگوں میں ہے وہ عنقریب نیک لوگوں میں ہو جائے گا اور جو بد بختوں میں ہے وہ ان میں سے ہو جائے گا، فرمایا: عمل کرو کہ ہر ایک کیلئے وہ آسان ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے، تو جو نیک بخت ہے اس کیلئے نیک بختوں کا کام آسان ہو جاتا ہے۔ اور جو بد بخت ہے اس کیلئے بد بختوں کا عمل آسان ہو جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

---

۱۳۵ ۔ الجامع الصحیح للبخاری ، ۲/۷۳۷ ☆ الصحیح لمسلم ، القدر ، ۲/۳۳۳
الجامع للترمذی، القدر ۲/۳۶ ☆ السنن لابی داؤد، السنۃ ۱۶ ، القدر ، ۲/۶٤۵
المعجم الکبیر للطبرانی ، ٤/۲۸۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲/۱۹۷
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۷۰۸ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۱۱۰
التفسیر للبغوی، ۳/۲۵۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۲، ۱/۳٤۲ ☆ التمہید لابن عبد البر، ۶/۸

تو وہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اور اچھی طرح تصدیق کی۔ الآیہ۔

(۶) تدبیر تقدیر سے ہے

۱۳۶۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: أَلدَّوَاءُ مِنَ الْقَدَرِ يَنْفَعُ مَنْ يَّشَاءُ لِمَا يَشَاءُ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دواء خود بھی تقدیر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہونچا دیتا ہے۔

۱۳۷۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال: إن عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ تعالی عنه خرج الی الشام حتی اذا کان بسرغ لقیه أمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبره أن الوباء قد وقع بالشام، قال عبد اللّٰہ بن عباس: فقال عمر: أدع لی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام، فاختلفوا فقال بعضهم: قد خرجت لأمر و لانری أن ترجع عنه۔و قال بعضهم: معك بقیة الناس و أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم، فقال: ارتفعوا عنی، ثم قال: أدع من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح، فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذا الوباء، فنادی عمر فی الناس إنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه، قال أبوعبیدة: أفرارا من قدر اللّٰہ؟ فقال عمر: لو غیرك قالها یاأباعبیدة! نعم، نفرمن قدر اللّٰہ الی قدر اللّٰہ، أرأیت لو کان لك إبل، هبطت وادیا له عدوتان، إحداهماخصبة والاخری جدبة، ألیس إن رعیت الخصبة رعیتها بقدر اللّٰہ، و إن

۱۳۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۱۳۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۸۵
کنز العمال للمتقی، ۲۸۰۸۱، ۱۰/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۱
۱۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، الطب، ۲/۸۵۳ ☆ الصحیح لمسلم، السلام، ۲/۲۲۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۲۰۳ ☆

رعیت الجدبة رعیتها بقدر اللّٰه ، قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ، سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِّمُوا عَلَیْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَ أَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًامِنْهُ قَالَ: فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَ انْصَرَفَ ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہونچے تو سرداران لشکر ابو عبیدۃ بن الجراح، خالد بن ولید، اور عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالی علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا۔ آپ نے ان سے مشورہ لیا اور بتایا کہ سرزمین شام میں وبا ہے۔ یہ سن کر لوگوں میں اختلاف واقع ہوگیا۔ بعض حضرات کا کہنا تھا: کہ ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں جبکہ بعض حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ منتخب افراد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔ لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے، آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ، پھر فرمایا: انصار کو بلاؤ، میں انہیں بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے، ان میں بھی اسی طرح اختلاف ہوگیا جس طرح مہاجرین میں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے لئے ان اکابر قریش کو بلاؤ جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی، انہیں بلایا گیا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا، بلکہ متفقہ طور پر کہا: کہ ہماری رائے میں لوگوں کو لے کر لوٹنا چاہیئے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی کرنا صحیح نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین نے منادی کرادی کہ کل میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا: کیا خدا کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کاش تمہارے سوا یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی۔ (یعنی تمہارے علم وفضل سے یہ بعید ہے) ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہارے پاس کچھ اونٹ

ہوں، انہیں لیکر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں، ایک سرسبز دوسرا خشک، تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے، اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے جو اپنی کسی ضرورت سے تشریف لے گئے تھے۔ ارشاد فرمایا: مجھے اس سلسلہ میں ایک حدیث یاد ہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی، کہ جب تم کسی جگہ وبائی بیماری طاعون وغیرہ کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور جہاں تم ہو وہاں ہی وبا آجائے تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہ حدیث سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور واپس تشریف لائے۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی ہاں کہ سب کچھ تقدیر سے ہے پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہرا بھرا چرائی کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اس سے تقدیر الٰہی سے بچنا لازم نہیں آتا۔ یونہی ہمارا اس زمین میں نہ جانا جس میں وبا پھیلی ہے۔ یہ بھی تقدیر سے فرار نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تدبیر ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ صلاح نیت کے ساتھ عین توکل ہے۔

ہاں بیشک یہ ممنوع ومذموم ہے کہ آدمی ہمہ تن تدبیر میں منہمک ہو جائے اور اسکی درستی میں جا وبے جا، نیک وبد، حلال وحرام کا خیال نہ رکھے۔ یہ بات بیشک اسی سے صادر ہوگی جو تقدیر کو بھول کر تدبیر پر اعتماد کر بیٹھا، شیطان اسے ابھارتا ہے کہ اگر یہ بن پڑی جب تو کار برآری ہے ورنہ مایوسی وناکامی، ناچار سب این وآں سے غافل ہو کر اسکی تحصیل میں لہو پانی کر دیتا ہے۔ اور ذلت وخواری، خوشامد وچاپلوسی، مکر ودغابازی جس طرح بن پڑے اسکی راہ لیتا ہے حالانکہ اس حرص سے کچھ نہ ہوگا۔ ہونا وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہے۔ اگر یہ علو ہمت، صدق نیت، پاس عزت، اور لحاظ شریعت ہاتھ سے نہ دیتا رزق کو اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ لیا جب بھی پہونچتا۔ اسکی طمع نے آپ اسکے پاؤں میں تیشہ مارا اور حرص وگناہ کی شامت نے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنایا۔ اور اگر بالفرض آبرو کھو کر گنہگار ہو کر دو پیسہ پائے بھی تو ایسے مال پر ہزار تف، بئس المطاعم حین الذل تکسبھا ۔ القدر منتصب والقدر مخفوض

بری خوراک ہے وہ جسے ذلت کی حالت میں حاصل کرو۔ اور اس کہاوت کی مصداق کہ "ہانڈی تو چڑھ گئی لیکن عزت گھٹ گئی" فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۷) تقدیر کا منکر ملعون ہے

۱۳۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَ يُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي ۔ شمائم العنبر ص ۱۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ لوگوں پر میری لعنت کہ اللہ تعالی نے ان پر لعنت فرمائی اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالی کی کتاب میں اپنی رائے سے بڑھانے والا، تقدیر کو جھٹلانے والا، اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر ذلیلوں کو معزز رکھنے والا، شریفوں کو ذلیل کرنے والا، اللہ تعالی کی محرمات کو حلال سمجھنے والا، میرے اہلبیت کے بارے میں جن چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام کیا ان کو حلال سمجھنے والا، اور میری سنت مؤکدہ کو ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا ۱۲ م

۱۳۸۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۷۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۶
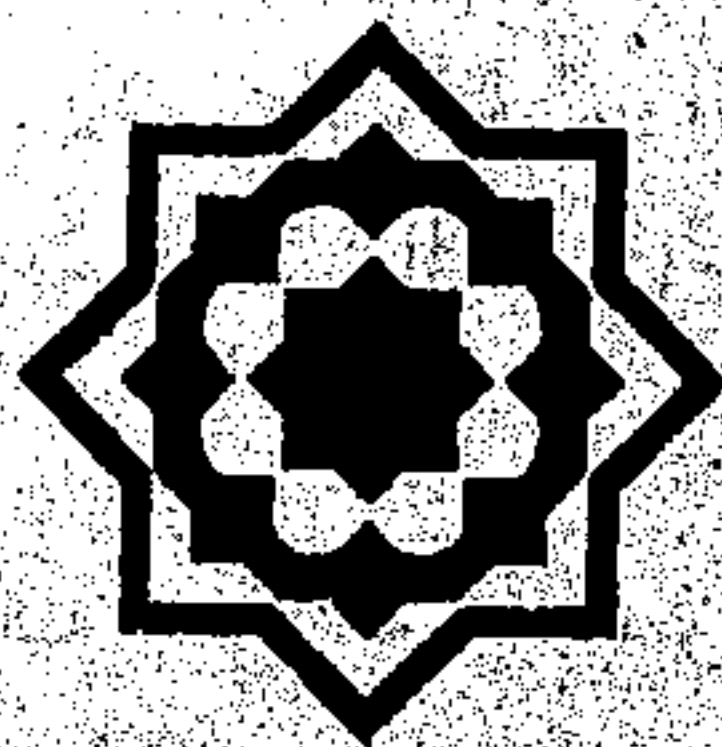
۱۰۔ گناہ صغیرہ وکبیرہ

(۱) گناہ صغیرہ وکبیرہ کی پہچان

۱۳۹۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَا صَغِیْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا کَبِیْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ۔

فتاویٰ رضویہ ۹/۲۵۸

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ بار بار کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا اور کوئی گناہ توبہ کے بعد کبیرہ نہیں رہتا۔ ۱۲م

(۲) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے

۱۴۰ ۔ **عن** خریم بن فاتک الأسدی قال: صلی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم الصبح فلما انصرف قام قائما فقال: عُدِلَتْ شَھَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَاهٰذِہِ الْآیَةِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ۔

فتاویٰ رضویہ ۵/۱۳۴

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو تشریف فرما ہوکر ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔ یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، جھوٹے قول سے دور رہو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اسکا کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے۔ ۱۲م

۱۴۱ ۔ **عن** أبی بکرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم قال: أَلَا أُخْبِرُکُمْ بِأَکْبَرِ الْکَبَائِرِ، قالوا: بلیٰ، یا رسول اللّٰہ، قال: اَلْاِشْرَاكُ

۱۳۹۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۲۰۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۵۷۰
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۵۰۸ ☆ الدرر المنتثرة للسیوطی، ۱۸۰
۱۴۰۔ السنن لابن ماجة، الشھادة، ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۱۲۱
۱۴۱۔ الجامع للترمذی، الشھادات، ۲/۵۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۱۲۱

بِاللّٰہِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ، قال: فما زال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یقولھا حتی قلنا:لیتہ سکت۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں نہ بتادوں، صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں سرکار نے ارشادفرمایا: اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، اورجھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بڑے بڑے گناہ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسی طرح مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ (خوف زدہ ہوکر) ہم کہنے لگے: کاش سرکار خاموش ہوجاتے۔

فتاوٰی رضویہ ۵/۱۳۴

(۳) جھوٹا گواہ جہنمی ہے

۱۴۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھماقال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم: لَنْ تَزُوْلَ قَدَ مَاشَاھِدِ الزُّوْرِ حَتّٰی یُوْجِبَ لَہُ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالٰی اسکے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔

فتاوٰی رضویہ ۵/۱۳۴

(۴) گناہ وہ ہے جودل میں کھٹکے

۱۴۳۔ **عن** النواس بن سمعان الأنصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم: اَلْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ صَدْرِکَ۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ وہ ہے جوتیرے دل میں کھٹکے۔

فتاوٰی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۹۶

۱۴۲۔ السنن لابن ماجۃ "الشھادۃ"، ۱/۱۷۳ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳/۲۲۲

۱۴۳۔ المستدرک للحاکم "البروع"، ۲/۱۴ ☆

(۵۰) ارتکاب کبائر سے ایمان نہیں جاتا

۱۴۴۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، ثُمَّ مَاتَ عَلیٰ ذٰلِکَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ، قُلْتُ : وَاِنْ زَنیٰ وَاِنْ سَرَقَ ، قال: وان زنی وان سرق ، قلت: و ان زنی و ان سرق ، قال: وان زنی وان سرق ، ثلاثا ثم قال فی الرابعۃ :عَلیٰ رَغْمِ أنْفِ أبِی ذَرٍّ ، قَال : فخرج أبو ذر وھو یقول : وان رغم أنف أبی ذر۔

فتاوی رضویہ ۳/۳۶۴

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جو "لاالہ الا اللّٰہ"، پڑھ کر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے، حضور نے فرمایا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، میں نے عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے، خواہ وہ چوری کرے، فرمایا: چاہے وہ زنا کرے، چاہے وہ چوری کرے۔ یہ عرض ومعروض تین مرتبہ ہوا۔ چوتھی بار میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوذر کی ناک غبار آلود ہونے پر (یعنی خواہ ابوذر کو یہ بات ناپسند ہو لیکن ہے ایسا ہی)۔ حضرت ابوذر غفاری جب بارگاہ رسالت سے واپس تشریف لائے تو کہہ رہے تھے: اگرچہ ابوذر کی ناک غبار آلود ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۲م

۱۴۵۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : ثلاث مِّنْ أصْلِ الْاِیْمَانِ : أَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"، وَلَا نُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ ، وَلَا نُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ۔　　اظہار الحق الجلی، ۳۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں، جن میں سے ایک بات یہ ہے کہ

۱۴۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، اللباس، ۲/۷۶۷ ☆ الصحیح لمسلم "الایمان" ۱/۶۶
المسند لاحمد بن حنبل " ۵/۱۶۶ ☆ المسند لابی عوانہ" ۱/۱۹
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/۲۸۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۷۰
تلخیص المتشابہ، ۲/۱۰۳ ☆
۱۴۵۔ السنن لابی داؤد، الجہاد، ۱/۳۴۳ ☆ نصب الرایہ للزیلعی، ۳/۲۷۷
کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۲۶، ۱۵/۸۱۱ ☆

جو شخص کلمہ "لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه"، کہے اسکے بارے میں زبان کو روکو۔ ہم کسی کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہیں گے۔ اور نہ کسی کو کسی عمل کی وجہ سے خارج کریں گے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے کہ جن میں کلمہ ذکر ہے لیکن مراد وہی تصدیق جمیع ضروریات دین ہے۔

(٦) گناہ سے دل سیاہ ہو جاتا ہے

١٤٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَآءُ، فَاِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صَقَلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ عَلٰى قَلْبِهٖ وَهُوَ "اَلرَّانُ" الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى: "كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اسکے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔ پس اگر وہ اس سے جدا ہو گیا اور توبہ استغفار کی تو اسکے دل پر صیقل ہو جاتی ہے۔ اور اگر دوبارہ کیا تو اور سیاہی بڑھتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چڑھ جاتی ہے۔ اور یہ ہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ زنگ چڑھا دی ہے انکے دلوں پر ان گناہوں کے سبب کہ وہ کرتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ ۱۱/۳۰۸

(۷) سب کو ہلاک نہ جانو

١٤٧۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

١٤٦۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ٢/ ٤٦٩ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٧/ ٢٢٩
كنز العمال للمتقی، ١٠١٨٩، ٤/ ٢١٠ ☆ التفسير للطبری، ٣٠/ ٦٢
فتح الباری للعسقلانی، ٨/ ٦٩٦ ☆ التفسير للقرطبی، ١٩/ ٢٥٩
الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ١٢٧ ☆ السنن لابن ماجة، ٢/ ٣٢٣
جمع الجوامع للسيوطی، ٥٦٩٥ ☆ زاد المسير لابن الجوزی، ٩/ ٥٦
١٤٧۔ الصحيح لمسلم، البر، ٢/ ٣٢٩ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ٢/ ٦٨٠
المسند لاحمد بن حنبل، ٢/ ٢٧٢ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ١/ ٤٨
شرح السنة للبغوی، ١٣/ ١٤٤ ☆ الادب المفرد للبخاری، ٧٥٩

علیه وسلم :إذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے ہلاک ہونے والا ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۲۹۹

۱۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اَلذَّنْبُ شُئُومٌ عَلٰى غَيْرِ فَاعِلِهٖ اِنْ عَيَّرَهٗ اِبْتَلٰى وَ اِنْ اغْتَابَهٗ اَثِمَ وَ اِنْ رَضِىَ بِهٖ شَارَكَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: گناہ تو ایک شخص کرتا ہے لیکن اسکا وبال دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اگر اسکو عار دلائے گا تو یہ بھی اس میں مبتلاء ہوگا۔ اور اگر غیبت کریگا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر راضی ہوگا تو شریک گناہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۸۱

(۸) لواطت گناہ کبیرہ ہے

۱۴۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَلْعُونٌ مَنْ يَّعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ فتاوی رضویہ ۳/۱۹۰

(۹) مدح فاسق حرام ہے

۱۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَ اهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۸۔ مسند الفردوس للديلمى، ۲/۲۴۹ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۰

۱۴۹۔ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲/۲۷۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۱۷ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۲۸۶

۱۵۰۔ الجامع الصغير للسيوطى، /۵۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶/۴۰

اتحاف السادة للزبيدى، ۷/۵۷۱ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ۵۹۰

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الہی ہل جاتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۹۳

(۱۰) مؤمن پر لعن طعن حرام ہے

۱۵۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَیْسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسلمان نہیں ہوتا طعن کرنے والا۔ بہت لعنت کرنے والا۔ بے حیا، فحش گو۔

(۱۱) ایذائے مؤمن حرام ہے

۱۵۲۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِی وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰہَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۹۲

(۱۲) مسلمان کی جان ومال حرام

۱۵۳۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُہٗ وَعِرْضُہٗ وَدَمُہٗ، حَسْبُ اِمْرَءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُحَقِّرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۱۱/۵۰٤ ☆ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر، ۷/۳٤۷
الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۱۰۹ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۲/۱۷۹
۱۵۳۔ الجامع للترمذی، ۲/۱۵ ☆ الصحیح لمسلم، ۲/۳۱۷
السنن لابی داؤد، الادب، ۲/٦٦۹ ☆ السنن لابن ماجۃ، الفتن، ۲/۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۳ ☆ مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/٤٥
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/٤۹۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۱

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ اسکا مال، اسکی آبرو، اسکا خون۔ آدمی کے بد ہونے کو یہ بہت ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۸۱۲

(۱۳) مسلمان کو گالی دینا جائز نہیں

۱۵۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر و رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: سَبَابُ الْمُسْلِمِ کَالْمُشْرِفِ عَلَی الْهَلَكَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینے والا اسکے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۴۰

(۱۴) مسلمان کا مال لینا بغیر رضا جائز نہیں

۱۵۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ قال: قال رسو ل اللّٰہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: لَا يَحِلُّ مَالَ امْرَءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اسکی جی کی خوشی سے۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸

(۱۵) کسی سے جبراً کچھ لینا جائز نہیں

۱۵۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهٗ۔

۱۵۴۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۷۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۴۶۷

۱۵۵۔ التمهيد لابن عبد البر، ۱۰/۲۳۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۲۷۹

۱۵۶۔ الجامع للترمذی، البیوع، ۱/۱۵۲ ☆ السنن لابی داؤد، البیوع، ۲/۵۰۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۳ ☆ السنن لابن ماجة، الصدقات، ۲/۱۷۳

فتح الباری للعسقلانی، ۵/۲۴۱ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۶/۹۰

شرح السنة للبغوی، ۸/۲۲۶ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۳/۵۳

المعجم الكبير للطبرانی، ۷/۲۵۲ ☆ نصب الرایة، ۳/۲۷۶

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز کسی سے لی اس کو واپس کرنا واجب ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۰

(۱۶) دھوکہ دینا مذموم ہے

۱۵۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلّی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَيسَ لَنا مَنْ غَشَّنَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کی خیر خواہی کے خلاف معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

۱۵۸۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَيسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ مُسْلِمًا اَوْ ضَرَّهٗ اَوْ مَاكَرِهٖ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے، یا اسے ضرر پہونچائے، یا اسے فریب دے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

احادیث اس باب میں حد تواتر پر ہیں اور خود ان امور کی حرمت ضروریات دین سے ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۹۶

(۱۷) رشوت لینا دینا ناجائز ہے

۱۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل الله

۱۵۷۔ الجامع للترمذی، البيوع، ۱/۱۵۷ ☆ الصحيح لمسلم، الايمان، ۱/۷۰
السنن لابی داؤد، البيوع، ۲/۴۸۹ ☆ السنن لابن ماجة، التجارات، ۱/۱۶۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۰ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/۹
۱۵۸۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۷۰ ☆
۱۵۹۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۱۹۹ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/۲۸
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۱۶۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۳/۸

صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِی فِی النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشوت دینے اور لینے والے مستحق جہنم ہیں۔

فتاوی رضویہ ۳۰۲/۷

(۱۸) مجرم کو پناہ دینا جائز نہیں

۱۶۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت اس شخص پر ہے جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔

فتاوی رضویہ ۱۶۹/۹

(۱۹) اسلام میں ضرر رسانی نہیں

۱۶۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّہُ اللّٰہُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے اور نہ مضرت پہونچانا۔ جس نے نقصان پہونچایا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان میں مبتلا کریگا۔ اور جس نے کسی کو مشقت میں مبتلا کیا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔

فتاوی رضویہ ۲۹۳/۵

۱۶۰۔ الصحیح لمسلم، الحج، ۱۶۰/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۱

۱۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۱۳/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۶۹/۶
المستدرک للحاکم، ۵۸/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۱/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۱۰/۴ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۲۳۰/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۴۹۸، ۵۹/۴ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۲۵/۶
ارواء الغلیل للالبانی، ۴۸/۳ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۷۶/۹
تاریخ اصفھان لابی نعیم، ۳۴۴/۱ ☆ کشف الخفا للعجلونی، [illegible]/۲

(۲۰) کمزور کی مدد نہ کرنا گناہ ہے

۱۶۲۔ **عن** سهل بن حنیف رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم: مَنْ أُذِلَّ عِنْدَهٗ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَيَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَّنْصُرَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْاَشْهَادِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۲۱/۹

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس مؤمن کی تذلیل کی جائے پھر وہ اسکی مدد پر قادر ہونے کے باوجود اسکی مدد نہ کرے تو اللہ تعالٰی اسکو قیامت کے دن برسرعام رسوا کریگا۔ ۱۲م

(۲۱) حسد ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتا

۱۶۳۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱۶۴۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول، ۲۱/۹

۱۶۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۴۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸۹/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۶۷/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۴۴/۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۰/۲ ☆
۱۶۳۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۳/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۹۴۶/۳
۱۶۴۔ السنن لابی داؤد، الادب، ۲۷۲/۲ ☆ السنن لابن ماجة، الزهد، ۳۲۰/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۴/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۲
جمع الجوامع للسیوطی، ۳۶۶ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲۴/۶
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۲/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۵۱/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۴۱۹/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۷/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۲۶/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۷/۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو، یا سوکھی گھاس کو۔ ۱۲م

۱۶۵۔ **عن** معاوية بن حيدة رضي اللّٰه تعالى عنه قال: قال: رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: اَلْحَسَدُ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو ایسا برباد کر دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو۔ ۱۲م

(۲۲) عیب لگانے والے مستحق جہنم ہیں

۱۶۶۔ **عن** أبي الدرداء رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: مَنْ ذَكَرَ امْرَءً بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ لِيُعِيْبَهُ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۴۷

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ اسے نار جہنم میں قید کریگا۔ یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔

۱۶۷۔ **عن** أبي الدرداء رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِكَلِمَةٍ وَهُوَ مِنْهَا بَرِيٌّ يُشِيْنُهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّذِيْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَاتِيَ بِنِفَاذِ مَا قَالَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں کوئی بات مشہور کی اور وہ اس سے بری ہے جسکا یہ دنیا میں عیب لگا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت نہ پیش کرے اسے آتش دوزخ میں پگھلائے۔　　فتاوی رضویہ ۳/۷۴۷

۱۶۵۔ اتحاف السادة للزبيدي، ۸/ ۵۵ ☆ كشف الخفاء للعجلوني، ۱/ ٤٢٦

۱۶۶۔ مجمع الزوائد للهيثمي، ٤/ ۲۱۰ ☆ الترغيب والترهيب للمنذري، ۳/ ۱۹۹

۱۶۷۔ الترغيب والترهيب للمنذري، ۳/ ۵۱۵ ☆

(۲۳) قتل مومن پر اعانت بدتر گناہ ہے

۱۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم: مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کے قتل پر آدھی بات کہہ کر اعانت کرے اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے کہ اسکی پیشانی پر لکھا ہو۔ خدا کی رحمت سے ناامید۔

(۲۴) شیطانی وسوسہ

۱۶۹۔ **عن** صفية بنت حيی رضی اللّٰه تعالی عنها قالت: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔

حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان انسان کے خون دوڑنے کی رگوں میں گردش کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷

۱۶۸۔ السنن لابن ماجة، ۱/ ۱۸۸ ☆ السنن الکبری للهيثمی، ۸/ ۲۲
نصب الراية للزيلعی، ۴/ ۳۲۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۵۱۶
كنز العمال للمتقی، ۳۹۸۹۵، ۱۵/ ۲۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم، ۵/ ۷۴
الدر المنثور للسيوطی، ۲/ ۲۵۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۲۹۴
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/ ۱۵۲ ☆ المسند للعقيلی، ۴/ ۳۸۲
تلخيص الحبير لابن حجر، ۴/ ۱۴ ☆ التفسير للقرطبی، ۱/ ۱۵۶
الكامل فی الضعفاء لابن عدی، ۷/ ۲۷۱۵ ☆ مسند الربيع، ۳/ ۳
الموضوعات لابن الجوزی، ۳/ ۱۰۳ ☆
۱۶۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۳۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۲۰
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/ ۲۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/ ۲۸۲
زاد المسير لابن الجوزی، ۹/ ۲۷۸ ☆ التفسير للقرطبی، ۱/ ۳۰۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۵/ ۳۰۵ ☆ التفسير لابن كثير، ۸/ ۵۵۸
البداية والنهاية لابن كثير، ۱/ ۵۹ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۲/ ۲۱۲

(۲۵) تصویر حرام ہے

۱۷۰۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یَجْعَلُ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ صَوَّرَھا نَفْسًا فَتُعَذِّبُہٗ فِی جَھَنَّمَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مصور جہنم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کریگا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کریگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ : وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَھَبَ یَخْلُقُ خَلْقًا کَخَلْقِی فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْ لِیَخْلُقُوْا شَعِیْرَۃً ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۳

۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۱/۳۰۸
کنز العمال للمتقی، ۹۳۷۸، ۴/۳۷ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۸
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۴۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۵

۱۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۷۵ ☆ البدایہ والنھایۃ لابن کثیر، ۶/۱۵۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۲۹ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۷/۲۶۷
مجمع الزوائد للہیثمی، ۵/۲۳۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۴۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب ۱/۱۰۸
الترغیب والترہیب للمنذری، ۴/۴۳ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۹۰
۱۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے۔ بھلا کوئی چیونٹی۔ یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنادے۔

۱۷۳۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الَّذِیْنَ یَصْنَعُوْنَ ھٰذِہٖ الصُّوَرَ یُعَذَّبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُقَالُ لَھُمْ أَحْیُوْا مَاخَلَقْتُمْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائینگے۔ ان سے کہا جائیگا یہ صورتیں جو تم نے بنائیں تھیں ان میں جان ڈالو۔

فتاوی رضویہ، حصہ اول ۱۴۳/۹

۱۷۴۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۴/۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ تعالیٰ اسے عذاب کریگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکیگا۔

۱۷۵۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ

۱۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، التوحید، ۱۱۲۸/۲ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲۰۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۸/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۸۳/۱۰
السنن الکبری للبیھقی، ۲۶۸/۷ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۱/۴
۱۷۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۸۸۱/۲ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲۰۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۳/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۱۶/۴
الترغیب والترھیب للمنذری ۴۳۸/۳ ☆
۱۷۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۶/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۴۶/۴
المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۹۰/۱۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۳۹/۸
الدر المنثور للسیوطی، ۷۳/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۹۳۷۱، ۳۶/۴ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۸۱/۷

علیہ وسلم : يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ اِنِّی وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ، بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ بِالْمُصَوِّرِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والی، اور دو کان سننے والے، ایک زبان کلام کرتی ۔ وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں۔ایک جواللہ کا شریک بتائے۔دوسرا ہر ظالم ہٹ دھرم۔تیسرا تصویر بنانے والا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۶۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْاِمَامٌ جَائِرٌ وَهٰؤُلَآءِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا۔یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا، یا بادشاہ ظالم ،یا ان تصویر بنانے والوں پر۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيْلَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے

۱۷۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۴۲۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۶۶
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۵/۲۳۶ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۴/۱۲۲
کنز العمال للمتقی ، ۴۳۸۸۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۶۱۹۵
۱۷۷۔ کنز العمال للمتقی ، ۹۳۶۶، ۴/۳۵ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱/۱۸۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۱/۱۴۶
الدر المنثور للسیوطی ، ۱/۷۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۰/۲۶۰

کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا۔ یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور تصویر ساز پر۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَهٗ اَحَدُ وَالِدَیْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی جہاد میں اسے قتل فرمائے۔ یا جو اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھکر گمراہ ہو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۹۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قالت: قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم من سفر و سترت سهوة لی بقر ام فیه تماثیل، فلما رأہ رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تلون وجهه وقال یا عائشة! اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک تصویر دار پردہ لٹکا دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو آپکے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۷۸۔ المسند للعقیلی، ۳/۱۲۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۳۴۸
کنز العمال للمتقی، ۲۹۰۹۹، ۱۰/۲۰۸ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۳۶۴
۱۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۲/۸۸۰ ☆ الصحیح لمسلم، اللباس، ۲/۲۰۱

(۲۶) جہاں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے

۱۸۰۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل، فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قام على الباب ولم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية فقلت: يا رسول الله! اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ ،وَقَالَ :اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَاتَدْخُلُهُ الْمَلآئِكَةُ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے ملاحظہ فرمایا تو دروازہ پر ہی رک گئے اور اندر تشریف نہیں لائے۔ میں نے آپکے چہرۂ اقدس میں ناگواری کے اثرات دیکھکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ و رسول کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ ارشاد فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا انکو زندہ کرو جن کو تمنے بنایا تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جس گھر میں تصویر ہو رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ۱۲م

۱۸۱۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سفر وقد سترت سهوة لى بقرام فيه تماثيل فلما رأه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تناول الستر فهتكه وقال: مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُصَوِّرُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے دروازہ پر ایک پردہ لٹکالیا

۱۸۰۔ الجامع الصحيح للبخاري ، اللباس ، ۲/ ۸۸۱ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

۱۸۱۔ الجامع الصحيح للبخاري ، اللباس ، ۲/ ۸۸۰ ☆ الصحيح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۱

تھا جس میں تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو ہاتھ میں لیکر پھاڑ ڈالا اور ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں تصویر بنانے والے ہونگے
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۲۔ **عن** أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : أَتَانِي جِبْرِيْلُ اَمِيْنُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِی : مُرْ بِرَاسِ التَّمَاثِيْلِ يُقْطَعُ فَتَصِيْرُ كَهَيْأَةِ الشَّجَرَةِ أَمَرَ بِالسِّتْرِ فَيُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَئَانِ هٰذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضور صورتوں کے بارے میں حکم دیں کہ انکے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں۔ اور تصویردار پردہ کیلئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالکر پاؤں سے روندی جائیں۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۳۔ **عن** عبد اللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی عليه وسلم : اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِی: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔
فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ سے عرض کیا: ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

وفی الباب عن ام المؤمنين الصديقة ، وعن ام المؤمنين ميمونة وعن اسامة بن زيد رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم۔

۱۸۴۔ **عن** امير المؤمنين على كرم اللّٰه تعالیٰ وجهه الكريم قال: قال رسول اللّٰه

۱۸۲۔ الجامع للترمذی ، الادب ، ۲/ ۱۰۴ ☆ السنن لابی داود ، اللباس ، ۲/ ۵۷۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۳۰۵ ☆

۱۸۳۔ الجامع الصحيح للبخاری ، مغازی ، ۲/ ۵۷۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۸۰

۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۸۵ ☆ السنن لابن ماجة ، ۲/ ۲۶۸

صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :اِنَّ جِبرَئِیلَ عَلَیهِ الصَّلاةُ والسَّلامُ قَالَ لِی:اِنَّھَا ثَلٰثٌ لَم یَلَجْ مَلِکٌ مَادَامَ فِیھَا وَاحِدٌ مِنھَا کَلبٌ اَوْ جَنَابَةٌ اَوْصُورَةُ رُوحٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان تین سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا، کتا، یاجنب یا جاندار کی تصویر۔　　فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۴

۱۸۵۔ **عن** أبی طلحۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَاتَدخُلُ المَلائِکَةُ بَیتًافِیهِ کَلبٌ وَلَا صُورَةٌ ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتایا تصویر ہو۔

و فی الباب عن ابن عباس ، وعن ام المؤمنین میمونة ، عن ام المؤمنین الصدیقة ، وعن ابی ھریرة ، عن امیر المؤمنین علی ، وعن ابی سعید الخدری، و عن اسامة بن زید ، وعن ابی ایوب الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم،

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : صنعت طعاما فدعوت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت : یارسول اللّٰہ ! مارجعك بأبی وأمی ، قال : اِنَّ فِی البَیتِ سِترًا فِیهِ تَصَاوِیرُ وَاِنَّ المَلائِکَةَ لَاتَدخُلُ بَیتًا فِیهِ تَصَاوِیرُ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے

۱۸۵۔ الجامع الصحیح للبخاری ، بدء الخلق، ۱/ ۴۵۸ ☆ الصحیح لمسلم ، اللباس ، ۲/ ۲۰۰
الجامع للترمذی ، الادب، ۲/ ۱۰۳ ☆ السنن لابن ماجة ، اللباس ، ۲/ ۲۶۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۹۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۴/ ۱۴۴
الترغیب والترھیب للمنذری ، ۴/ ۴۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۷/ ۲۱۵
البدایة والنھایة لابن کثیر ، ۱/ ۵۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۔ ۴/ ۴۴
۱۸۶۔ السنن لابن ماجة ، الاطعمة ، ۲/ ۲۴۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۱/ ۱۳۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی۔ حضور تشریف لائے لیکن تصویریں دیکھ کر واپس تشریف لیجانے لگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر نثار، کس سبب سے حضور واپس ہوئے؟ فرمایا: گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(۲۷) تصویر کو مٹانا ضروری ہے

۱۸۷۔ **عن** ام المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت :ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیئا فیه تصالیب الا نقضه۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اس کو بے توڑے نہ چھوڑتے۔

۱۸۸۔ **عن** ابی الهیاج الأسدی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال لی علی: الا أبعثك علی مابعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أن لاتدع صورة الا طمستها ولا قبرامشرفا الا سویته۔

حضرت ابوالھیاج اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرمایا تھا کہ جو تصاویر دیکھو اسے مٹادو اور جو قبر حد شرع سے اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۵/۹

۱۸۹۔ **عن** امیر المؤمنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فقال: اَیُّکُمْ یَنْطَلِقُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَلَا یَدَعُ لَهَا وَثَنًا اِلَّا کَسَرَهٗ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهٗ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا طَمَسَهَا، وَمَنْ عَادَ اِلٰی صَنْعَةِ شَیْءٍ مِنْ

۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، اللباس، ۸۸۰/۲ ☆ السنن لابی داؤد، اللباس، ۵۷۲/۲

۱۸۸۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆

۱۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۷/۱ ☆

ھٰذَا فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک جنازہ میں تشریف فرما تھے کہ ارشاد فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جو مدینے جا کر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر کو برابر کر دے اور سب تصویریں مٹا دے۔ پھر فرمایا: جو یہ ساری چیزیں بنائیگا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان بنظر ایمان دیکھے کہ صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلا کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول سے خارج گمان کرنا محض باطل وہم عاطل ہے، بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انہیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔ قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورۂ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا:

ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر، یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر انکی مجلس میں قائم کیں پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انہیں معبود سمجھ لیا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

(۲۸) بیت اللہ شریف کی تصاویر مٹائی گئیں

۱۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: دخل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم البیت فوجد فیہ صورۃ ابراھیم وصورۃ مریم علیھما الصلوٰۃ والسلام فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَمَا لَھُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، الانبیاء، ۱/ ۴۷۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۴۷۷

اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تصویریں دیکھیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا: کیا ہوا ان لوگوں کو کہ اس سے پہلے سن رکھا ہے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جہاں تصویر ہو۔ (پھر بھی باز نہ آئے) ۱۲م

۱۹۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: اِن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أمر بہا فمحیت۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو داخل نہیں ہوئے یہاں تک کہ مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹائی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۲۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: اِن النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم لما رأی الصور فی البیت لم یدخل حتی أخرج صورۃ اِبراھیم واسمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خانہ کعبہ میں تصویریں دیکھیں تو اس وقت تک داخل نہیں ہوئے جب تک حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تصاویر نکال نہیں دی گئیں۔ ۱۲م

۱۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم عمر بن الخطاب أن یمحوھا فبل عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاھا بہ فدخلہا صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم وما فیہا شیٔ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر تصاویر مٹانے کا حکم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صادر فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑا پانی میں بھگو کر انکو مٹادیا پھر حضور داخل

۱۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الانبیاء، ۱/۴۷۳ ☆

۱۹۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، المغازی، ۲/۶۱۴ ☆

۱۹۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۶۵ ☆

ہوئے تو اس میں کچھ نہ تھا۔

۱۹۴۔ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: وكان عمرقد ترك صورة ابراهيم فلما دخل صلى الله تعالى عليه وسلم رأها فقال: يَا عُمَرُ! اَلَمْ آمُرْكَ اَنْ لَا تَدَعْ فِيْهَا صُوْرَةً ثُمَّ رَأى صُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ: اُمْحُوْا مَافِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ، قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول، ۹/۱۴۶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر چھوڑ دی تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل ہوئے اور تصویر دیکھی تو فرمایا: اے عمر! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ کوئی تصویر نہ چھوڑنا۔ پھر حضرت مریم کی تصویر دیکھی۔ تو فرمایا: جو تصویریں بھی ہیں سب کو مٹادو۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنکو پیدا نہیں کرسکتے۔

۱۹۵۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اِنّ النبى صلى الله تعالى عليه وسلم دخل الكعبة فامرنى فاتيته بماء فى دلو فجعل يبل الثوب ويضرب به على الصور و يقول: قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَالَا يَخْلُقُوْنَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے تو مجھے حکم دیا۔ میں ایک ڈول میں پانی لیکر حاضر ہوا تو حضور کپڑا تر کرکے تصویروں کو مٹاتے جاتے اور فرماتے: اللہ تعالیٰ اس قوم کو غارت کرے جس نے ایسی چیزوں کی تصویریں بنائیں جن کو پیدا نہیں کرسکتے۔ ۱۲م

۱۹۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: اِن المسلمين تجردوا فى الآزر وأخذوا الدلاء فانجروا على زمزم يغسلون الكعبة ظهرها وبطنها فلم يدعوا أثرا من المشركين الا محوه وغسلوه۔

۱۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱/۱۳۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۱۷۳
التفسير للقرطبى، ۲/۱۱۶ ☆ فتح البارى، للعسقلانى، ۸/۱۷
۱۹۵۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۸/۲۹۶ ☆
۱۹۶۔ المصنف لابن ابى شيبة، ۸/ ☆

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے۔ زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آئے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹا دیئے۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

(۲۹) تصویر بنانے والے بدترین مخلوق ہیں

۱۹۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: لما اشتكى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها ماريه، وكانت أم سلمة وأم حبيبة أتتا أرض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها، فرفع رأسه فقال: أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلىٰ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں بعض ازواج مطہرات نے ماریہ نامی ایک کلیسا کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا: کہ اس کا ظاہری بناؤ سنوار بہت خوب ہے اور اس میں تصویریں ہیں، یہ سنکر حضور نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: ان لوگوں میں جب کسی نیک آدمی کا انتقال ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بناتے پھر اس میں تصویریں بناتے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ ۱۲م

۱۹۸۔ **عن** أسلم مولىٰ امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه: أنا لا ندخل الكنائس التى فيها هذه الصور۔

حضرت اسلم مولیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم عیسائیوں کے کلیسا میں داخل نہیں ہوتے کہ ان میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۶/۹

۱۹۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، الصلوٰة، ۶۲/۱ ☆ الصحيح لمسلم، المساجد، ۲۰۱/۱

۱۹۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، صلوٰة، ۶۲/۱ ☆

(۳۰) تصویر میں سر ہی اصل ہے

۱۹۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: الصورة الراس فكل شیء ليس له راس فليس بصورة۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۴۸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سر ہی اصل تصویر ہے تو جس چیز کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔۱۲م

۲۰۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم :اَتَانِی جِبْرَئِیْلُ قَالَ: اَتَیْتُکَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِی اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ عَلَی الْبَابِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍفِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التَّمَاثِیْلِ الَّذِی عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ کَهَیْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَئَانِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا: میں گزشتہ رات حاضر ہوا تھا اور مجھے گھر میں داخل ہونے سے ان تصویروں ہی نے باز رکھا جو دروازہ پر تھیں۔ اور گھر میں ایک پردہ پر بھی تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ حکم فرمائیں کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے جو دروازہ پر ہے تاکہ وہ درخت کی شکل پر ہو جائے۔اور پردہ کے بارے میں حکم فرمائیں کہ اسکو کاٹکر دو مسندیں بنالی جائیں تاکہ انکو روندا جاتا رہے۔نیز کتے کو نکالنے کا حکم فرمادیں۔لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیگر اعضاء وجہ وراس کے معنی میں نہیں اگرچہ مدار حیات ہونے میں مماثل ہوں کہ چہرہ ہی تصویر جاندار میں اصل ہے۔ولہٰذا سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا

۱۹۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۶۶ ☆

۲۰۰۔ الجامع للترمذی، الأدب، ۲/۱۰۴ ☆ السنن لابی داؤد اللباس، ۲/۵۷۳

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن للنسائی، الزینة، التصاویر ۲/۲۵۵

نام تصویر رکھا۔ اور شک نہیں کہ فقط چہرہ کو تصویر کہتے اور بنانے والے بار ہا اس پر اختصار کرتے ہیں ملوک نصاری کہ سکہ میں اپنی تصویر چاہتے ہیں اکثر فقط چہرہ تک رکھتے ہیں اور بیشک عامہ مقاصد تصویر چہرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

تصویر میں حیات آپ تو کسی حالت میں نہیں ہوتی۔ وہ کسی حال میں جملہ اعضائے مدار حیات کا استیعاب نہیں کرتی عکسی میں تو ظاہر ہے کہ اگر پورے قد کی بھی ہو تو صرف ایک سطح بالا کا عکس لائیگی۔ خول میں نصف جسم بھی ہوتا تو عادتا حیات ناممکن ہوتی نہ کہ صرف نصف سطح اور بت میں بھی اندرونی اعضاء مثل دل وجگر وعروق نہیں ہوتے۔ اور ڈاکٹری کی ایک خاص تصویر لیجئے جس میں اندر باہر کے رگ وپٹھے تک دکھائے جاتے ہیں تو رگوں میں خون کہاں سے آئیگا۔ غرض تصویر کسی طرح استیعاب ما بہ الحیات نہیں ہوسکتی۔ فقط فرق حکایت وفہم ناظر کا ہے۔ اور اسکی حکایت محکی عنہ میں حیات کا پتہ دے۔ یعنی ناظر یہ سمجھے کہ گویا ذوالتصویر زندہ کو دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ تصویر ذی روح کی ہے۔ اور اگر حکایت حیات نہ کرے ناظر اسکے ملاحظہ سے جانے کہ یہ حی کی صورت نہیں۔ میت وبے روح کی ہے تو وہ تصویر غیر ذی روح کی ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۰

(۳۱) موضع اہانت میں تصویر کا حکم

۲۰۱۔ **عن** ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه رخص فيما كان يوطأ وكره ما كان منصوبا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روندی جانے والی تصویر کو باقی رکھنے کی رخصت عطا فرمائی لیکن لٹکانے والی تصویروں کو ناجائز ہی فرمایا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۵۳

۲۰۱۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں مل سکا۔ ۱۲م ☆

۱۱۔ شعب ایمان

(۱) حقوق اللہ وحقوق العباد

۲۰۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ ، فَدِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ۔ فَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِىْ لَايَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَعْبَأُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا ظَلَمَ الْعَبْدُ نَفْسَهٗ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ مِنْ صَوْمِ يَوْمٍ تَرَكَ اَوْ صَلٰوةٍ تَرَكَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ وَتَجَاوَزَ ، وَاَمَّا الدِّيْوَانُ الَّذِى لَايَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دفتر تین ہیں۔ ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا۔ اور دوسرے کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں۔ اور تیسرے میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا۔ وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائیگا وہ دفتر کفر ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا نماز چھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو معاف کر دیگا اور درگزر فرمائیگا۔ اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑیگا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں۔ انکا بدلہ ضرور ہونا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۷

(۲) مسلمان کامل کی علامت

۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى

۲۰۲۔ المستدرك للحاكم ، الاهوال ، ۴/ ۵۷۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۲۴۰
الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۲۶۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۸/ ۵۲۹
كنز العمال للمتقى ، ۱۰۳۱۲ ، ۴/ ۲۲۳ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ۲/ ۲
۲۰۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الايمان ، ۱/ ۶ ☆ السنن لابى داؤد ، الجهاد ، ۱/ ۳۳۶
الجامع للترمذى ، الايمان ، ۲/ ۸۷ ☆ الصحيح لمسلم ، الايمان ، ۱/ ۴۸

اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ، وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَانَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور حقیقی مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔ ۱۲م

(۳) محبت رسول

۲۰۴۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : لَایُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اسکے ماں باپ اولاد اور تمام آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

فتاوی رضویہ ۳/ ۲۴۰

(۴) حیا ایمان کا حصہ ہے

۲۰۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَۃً، وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

۲۰۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۵۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۶۰
السنن الکبری للبیھقی، ۱۰/ ۱۸۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۵۶
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۴/ ۳۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، / ۵۳
کنز العمال للمتقی، ۷۳۸ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۳۵۳
المستدرک للحاکم، ۱/ ۱۰ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/ ۲۷
۲۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ۱/ ۷ ☆ الصحیح لمسلم، الایمان، ۱/ ۴۹
السنن للنسائی، الایمان، ۲/ ۲۳۲ ☆ السنن لابن ماجۃ، المقدمۃ، ۱/ ۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۱۷۷ ☆ السنن للدارمی، ۲/ ۳۰۷
شرح السنۃ للبغوی، ۱/ ۵۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۲/ ۴۸۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/ ۵۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۸۶
۲۰۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ۱/ ۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۵۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۰۶۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور فحش کلامی نفاق کی علامت۔

فتاوی رضویہ ۲۱۱/۳
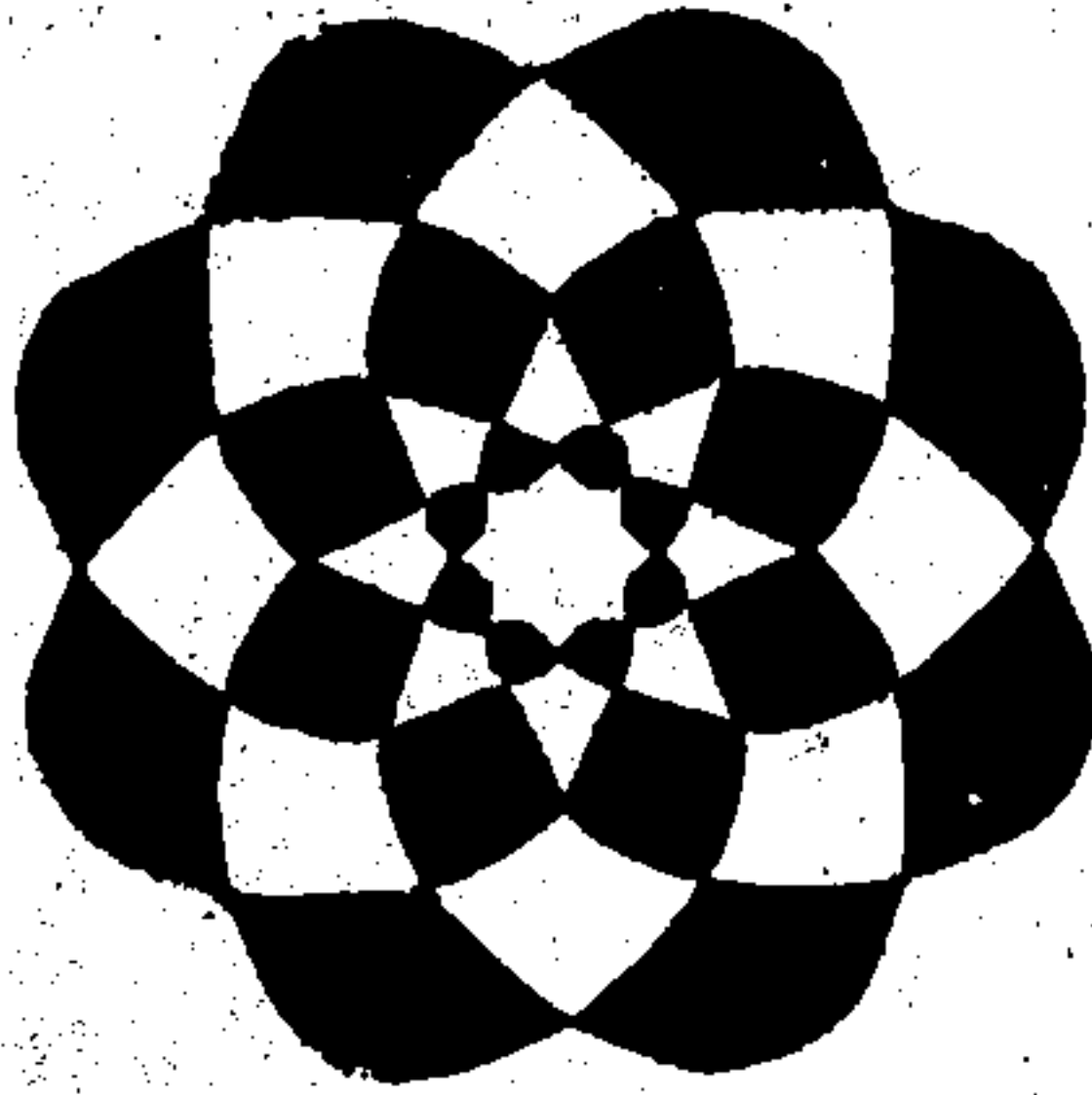
۲۰۶۔ المستدرك للحاکم، ۵۲/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۰۱/۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۸/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۳۸/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی ۲۳٤/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۸/۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۳۸/٤ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲۳٦/۹
شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۳٤/۸

۱۲۔ صفات مومن

(۱) صفت مومن

۲۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم کسی شخص کو مسجد میں حاضر رہنے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔ الزلال الانقی ۱۵۲

۲۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: كَرَمُ الْمَرْءِ دِيْنُهُ وَمُرُوَّتُهُ عَقْلُهُ وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کی عزت اسکا دین ہے اور اسکی مروت اسکی عقل ہے اور اسکا حسب اسکا خلق۔ الزلال الانقی ۱۶۱

(۲) فضیلت مومن

۲۰۹۔ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم : إن اللّٰه تعالیٰ یقول :عَبْدِي الْمُؤْمِنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِي۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ فتاوی رضویہ ۷۱/۹

۲۰۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶۸/۳ ☆ السنن لابن ماجة، لزوم المساجد، ۵۸/۱
المستدرک للحاکم، ۲۱۲/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۶۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۲۷/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱۶/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰/۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۹۳/۱
کنز العمال للمتقی، ۲۰۷۳۸، ۶۵۱/۶ ☆ موارد الظمآن للهیثمی، ۳۱۰
۲۰۸۔ المستدرک للحاکم، ۱۲۳/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ۷۴/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۱/۱ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱۲۱/۲
۲۰۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۹۲/۴ ☆

(۳) لعن طعن کرنے والا مومن کامل نہیں

۲۱۰۔ **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال: رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: لَیْسَ الْمُؤمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللِّعَانِ ولا الْفَحَّاشِ وَلَا الْبَذِیْ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مؤمن کامل نہیں جو طعنہ زنی کرے۔ بہت لعنت کرے، بیہودگی سے پیش آئے اور بکواس کرے۔

فتاوی رضویہ ۳/۴۸۶

(۴) مدح مؤمن و مذمت فاجر

۲۱۱۔ **عن** عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال: اِن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم طاف یوم الفتح علیٰ راحلتہ یستلم الأرکان بمحجنہ فلما خرج لم یجد مناخاً فنزل علیٰ أیدی الرجال ثم قام فخطبھم فحمد اللہ و أثنی علیہ وقال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أذْھَبَ عَنْکُمْ عَبِیَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَکَبُّرَ ھَا، أیُّھَا النَّاسُ! رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِیٌّ کَرِیْمٌ عَلَی اللّٰہِ، وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ ھَیِّنٌ عَلَی اللّٰہِ، ثُمَّ تَلَا، یَا أیُّھَا النَّاسُ! اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّأُنْثیٰ، ثُمَّ قَالَ: أقُوْلُ قَوْلِی ھٰذَا وَأسْتَغْفِرُاللّٰہ لِی وَلَکُمْ۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنی سواری پر طواف کیا ارکان کعبہ کا بوسہ اپنے عصائے مبارک سے لیتے تھے تو جب باہر تشریف لائے تو سواری کو ٹھہرانے کو جگہ نہ پائی تو لوگوں میں سواری سے اتر گئے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: اللہ کیلئے حمد جس نے تم سے جاہلیت کا گھمنڈ اور اس کا غرور دور کیا۔ اے لوگو! لوگوں میں دو قسم کے مرد ہیں۔ ایک نیک متقی اللہ کے یہاں عزت والا دوسرا بدکار، بد بخت اللہ کی بارگاہ میں ذلیل۔ پھر یہ آیت پڑھی یاایھا الناس الخ، اے لوگو! ہم نے تم کو مرد وعورت سے پیدا کیا۔ پھر فرمایا: میں یہ بات کہتا ہوں اور اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔　　الذلال الانقی

۲۱۰۔ المستدرک للحاکم، الایمان، ۱/۱۲　☆　المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵　☆

۲۱۱۔ شرح السنۃ للبغوی، ۱۳/۱۲۳　☆　اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۴۱۹
الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۸　☆　الکشاف للزمخشری، ۱۵۸

(۵) مسلمان کی خیر خواہی ضروری ہے

۲۱۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یُؤمِنُ أَحَدُکُم حَتّیٰ یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفسِهٖ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے۔ جو اپنے لئے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۴/۹

(۶) مسلمان بھائی کو حتی الامکان فائدہ پہنچاؤ

۲۱۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنِ استَطَاعَ مِنکُم اَن یَّنفَعَ أَخَاهُ فَلْیَنفَعهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔

فتاوی رضویہ، حصہ دوم ۳/۹

(۷) مؤمن ایک مرتبہ ہی دھوکہ کھاتا ہے

۲۱۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَایُلدَغُ المُؤمِنُ مِن جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَینِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ فتاوی رضویہ ۲۹۵/۶

۲۱۲۔ المسند لابی داؤد الطیالسی، ۲۶۸/۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۷/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۳
شرح السنۃ للبغوی، ۶۰/۱۳ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۵۷۰/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۶، ۴۱/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۶۱/۶
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۷۳ ☆ المسند لابی عوانۃ، ۳۳/۱
۲۱۳۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۵/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۲۷، ۶۲/۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۳/۷

(۸) مؤمن شریف، اور کافر دغاباز ہوتا ہے

۲۱۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اَلْمُؤمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن شریف وعظیم اور فاجر دغاباز وکمین ہوتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۷

(۹) اللہ تعالیٰ سے شرم وحیا کرو

۲۱۶۔ **عن** أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِسْتَحِی مِنَ اللّٰہِ اِسْتِحْیَاکَ مِنْ رَجُلَیْنِ مِنْ صَالِحِی عَشِیْرَتِکَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۷۶/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو کنبے کے دو مردوں سے تشبیہ نہیں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے اتنی ہی حیا چاہئے جتنی دو مردوں سے۔ بلکہ اس مقدار حیا کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہے۔

۲۱۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، ۹۰۵/۲ ☆ الصحیح لمسلم، ۴۱۳/۲
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۱۲۷/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۱۹/۵
الشفاء للقاضی، ۱۷۷/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۹۰/۸ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۹۷/۲
البدایہ والنہایۃ لابن کثیر، ۲۱۳/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۳۰، ۱۶۶/۱
۲۱۵۔ الجامع للترمذی، البر، ۱۸/۲ ☆ السنن لابی داؤد، الادب، ۶۶۰/۲
المستدرک للحاکم، الایمان، ۴۳/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۱۹۵/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۸۰/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۴۸/۲
۲۱۶۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۰۷/۹ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۴/۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۵/۱ ☆ تاریخ واسط، ۲۳۲

(۱۰) اللہ ورسول کے حق کی حفاظت کرو

۲۱۷۔ عن خولة بنت قيس رضى الله تعالىٰ عنه قالت : قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَ تْ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ ۔

حضرت خول بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج اللہ ورسول کے مال میں اپنی خواہشات نفس کے مطابق تصرف کرنے والے کتنے ہیں جنہیں قیامت کے دن آگ کے سوا کچھ نہ ملیگا۔

(۱۱) مؤمن خود اپنے کو ذلت میں نہ ڈالے

۲۱۸۔ عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اَلْمُؤمِنُ اَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ ۔ فتاوی رضویہ ۸/۳۰۲

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مؤمن کو ذلیل ہونے سے منع فرمایا۔

(۱۲) علامت محبت

۲۱۹۔ عن أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی سے محبت کرتا ہے تو اسکا ذکر زیادہ کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۳/۱۴۰

۲۲۰۔ عن أبى الدرداء رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۲۱۷۔ الجامع للترمذی ، الزہد ، ۲/۶۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۳۷۸

۲۱۸۔ السنن لابن ماجہ ، الفتن ، ۲/۲۹۹ ☆

۲۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۰۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۵/۲۰

کنز العمال للمتقی ، ۱۸۲۹ ، ۱/۴۲۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی ، ۲/۲۰۷

۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۹۴ ☆ السنن لابی داؤد ، الادب ، ۲/۶۹۹

علیہ وسلم : حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۳۵

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی چیز سے انتہائی محبت تم کو اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔

(۱۳) مومن کو ہر چیز پر اجر ملتا ہے

۲۲۱۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلَعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ بَيْنَهُمَا ، وَتُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْتَرْ فَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَدَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ، وَتَمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر جسمانی جوڑوں کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے۔ تو ہر دن دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر کے اسکو سواری پر سوار کرنا بھی صدقہ ہے۔ سواری پر کسی کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

(۱۴) پرورش اہل وعیال پر اجر

۲۲۲۔ **عن** المقدام بن معدی کرب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَمَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۰۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/۲۷۶ ☆ التفسیر لابن کثیر ۱/۱۸۱
جامع مسانید ابی حنیفۃ، ۱/۲۳ ☆ مسند ابی حنیفۃ، ۱۶۸
تاریخ بغداد للخطیب، ۳/۱۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱/۲۰۷
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳/۲۲۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۱۰

۲۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، الجہاد، ۱/۴۱۹ ☆ الصحیح لمسلم، الزکوۃ، ۱/۳۲۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۱۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۴/۱۸۸
شرح السنۃ للبغوی، ۶/۱۴۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ تمہارے لئے باعث ثواب ہے۔ اور جو اولاد کو کھلاؤ وہ بھی باعث اجر اور جو تم اپنے خادم کو کھلاؤ وہ بھی ثواب کا کام ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۵۰۶

(۱۵) ہر زمانے میں سات مسلمان دنیا میں ضرور رہے

۲۲۳ ـ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: لم یزل علی وجه الدهر سبعة مسلمون فصاعداً فلولا ذلك هلکت الأرض ومن علیها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ آپنے نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرور رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

۲۲۴ ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: ما خلت الأرض من بعد نوح من سبعة یدفع اللہ بهم عن أهل الأرض ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہ ہوئی جنکے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب صحیح حدیثوں سے ثابت کہ ہر قرن و طبقہ میں روئے زمین پر لا اقل سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ میں ہر قرن میں خیار قرن سے تھے۔ اور آیت قرآنیہ ناطق، کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم، بالانسب ہو کسی مسلمان غلام سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا۔ تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء و امہات ہر قرن و

---

۲۲۲ ـ المسند لأحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱، ۶/۴۱۵
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۶۴
حلیة الأولیاء لأبی نعیم، ۹/۳۰۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵/۸۹
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۶۸ ☆ الأدب المفرد للبخاری، ۳۰

۲۲۳ ـ المصنف لعبد الرزاق، یہ حدیث نہیں مل سکی۔ ۱۲ م

طبقہ میں انہیں بندگان صالح ومقبول سے ہوں ۔ ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری شریف میں فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

اقول: والمعنی ان الکافر لایستاھل شرعا ان یطلق علیه انه من خیار القرن لاسیما هناك مسلمون صالحون وان لم یرد الخیریة الا بحسب النسب فافهم۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملت والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ فرمائی۔

فالله یجزیه الجزاء الجمیل۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۵۵

میں کہتا کہوں کہ مراد یہ ہے کہ کافر اس بات کا اھل ہی نہیں کہ اسے بہترین خلائق کہا جائے بالخصوص اس صورت میں کہ وہاں صالح مسلمان بھی موجود ہوں۔ اگرچہ افضلیت سے صرف نسبی افضلیت ہی کیوں نہ مراد ہو۔
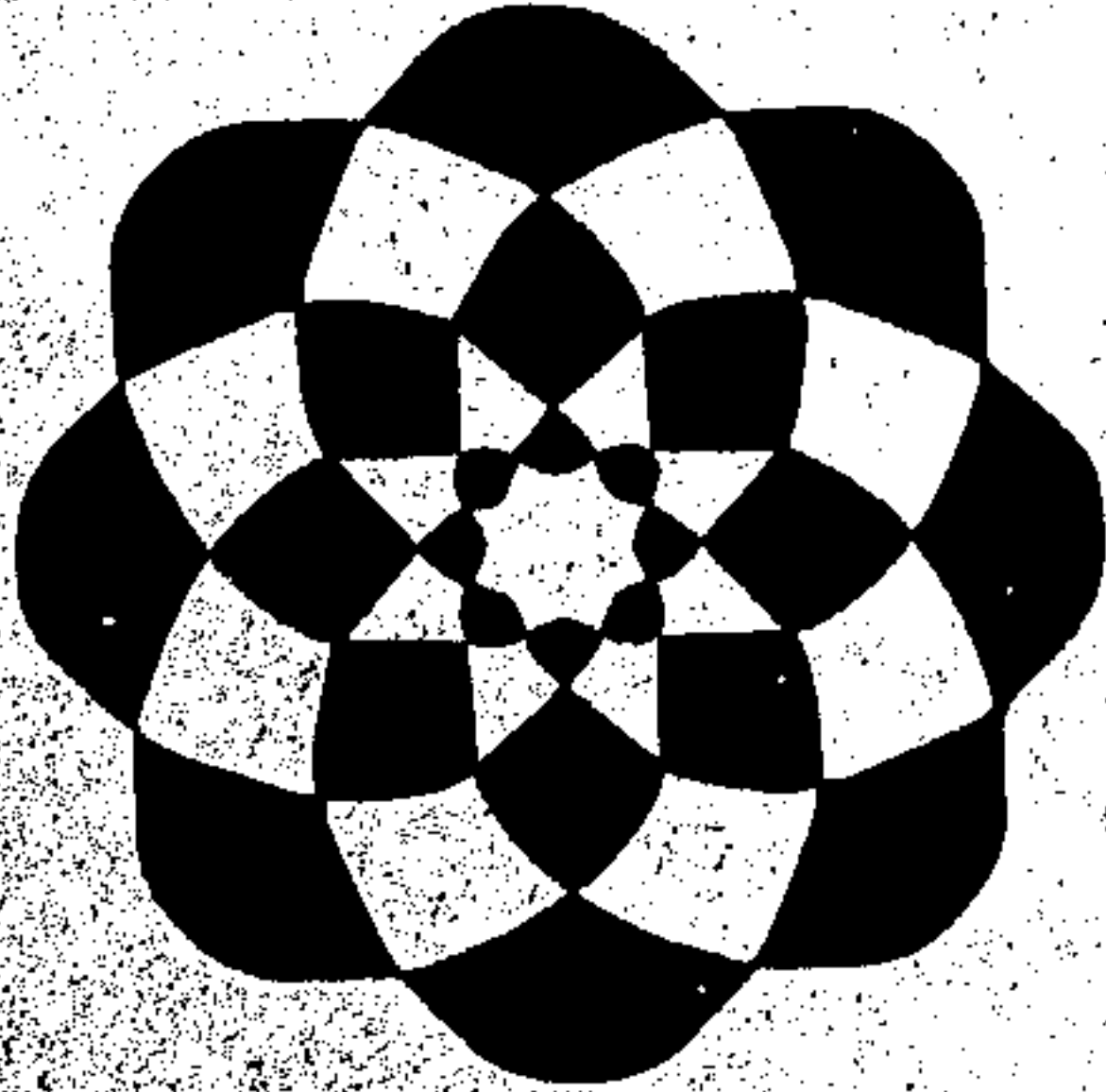
۲۲۴۔ اس حدیث کا حوالہ نہیں ملا۔ البتہ کچھ فرق سے حلیۃ الاولیاء ۶/۲۰ ☆ میں حضرت کعب احبار کا قول مروی ہے۔ ۱۲ م

۲

کتاب العلم

ابواب
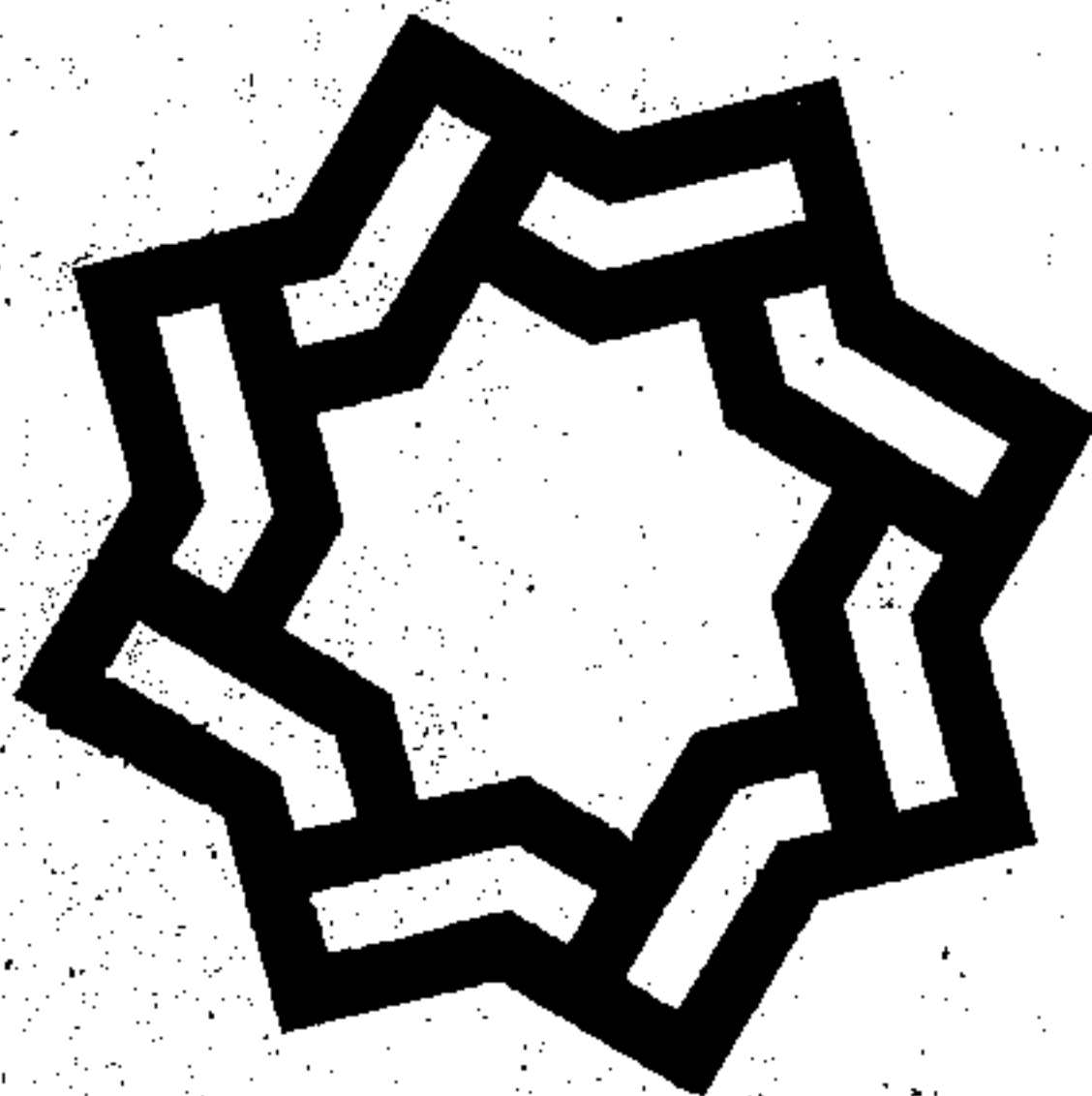
۱۔ ضرورت علم دین

(۱) ہر مسلمان پر علم دین سیکھنا فرض ہے

۲۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالى قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالى عليه وسلم :طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ۔

حاشیہ مسند امام اعظم، صفحہ ۱۰۱

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے۔۱۲م

(۲) اصل علوم تین ہیں

۲۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله تعا لى عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ،آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْسُنَّةٌ قائمة اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۲۵۔ المعجم الكبير للطبراني، ۱۰/ ۲۴۰ ☆ مسند ابی حنيفة، ۲۰
البداية والنهاية لا بن كثير، ۱۱/ ۳۴۲ ☆ جامع مسانيد ابی حنيفة، ۱/ ۲۳
المسند للعقيلي، ۲/ ۵۸ ☆ العلل المتناهية لا بن الجوزی، ۱/ ۵۴
تذكره الموضوعات للفتنی، ۵۰۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/ ۱۶
مجمع الزوائد للهيثمي، ۱/ ۱۱۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۱، ۱۰/ ۱۳۰
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/ ۹۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱/ ۶۰
التفسير للقرطبي، ۸/ ۲۹۵ ☆ تاريخ اصفهان لا بی نعيم، ۲/ ۵۷
حلية الاولياء لابی نعيم، ۸/ ۳۲۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۶/ ۲۷۸
تاريخ بغداد للخطيب، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ اللالی المصنوعه للسيوطی، ۱/ ۱۰۸
كشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۵۶ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ۱/ ۴۳
۲۲۶۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۱/ ۲۲۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲/ ۲۰۸
كنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۹، ۱۰/ ۱۳۲ ☆ جامع بيان العلم لا بن عبد البر، ۲/ ۲۳
التفسير لابن كثير، ۲/ ۱۹۵ ☆ امالی الشجری، ۱/ ۵۳
السنن للدار قطنی، ۴/ ۶۸ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، قرآن، حدیث، یا وہ چیز جو وجوب عمل میں انکی ہمسر ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔

﴿۲۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کا صریح مفاد ہر مسلمان مرد و عورت پر طلب علم کی فرضیت، تو یہ صادق نہ آئیگا مگر اس علم پر جسکا تعلم فرض عین ہو اور فرض عین نہیں مگر ان علوم کا سیکھنا جنکی طرف انسان بالفعل اپنے دین میں محتاج ہو. انکا اعم و اشمل و اعلیٰ و اکمل و اہم و اجل علم اصول عقائد ہے جنکے اعتقاد سے آدمی مسلمان سنی المذہب ہوتا ہے اور انکار و مخالفت سے کافر یا بدعتی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ سب سے پہلا فرض آدمی پر اسی کا تعلم ہے اور اسکی طرف احتیاج میں سب یکساں پھر علم مسائل نماز، یعنی اسکے فرائض و شرائط مفسدات جنکے جاننے سے نماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رمضان آئے تو مسائل صوم، مالک نصاب نامی ہو تو مسائل زکوۃ صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج نکاح کیا چاہے تو اسکے متعلق ضروری مسئلے۔ تاجر ہو تو مسائل بیع شرع، مزارع پر مسائل زراعت، موجر و متاجر پر مسائل اجارہ، وعلیٰ ھذا القیاس، ہر شخص پر اس کی حاجت موجودہ کے مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اور انہیں میں سے ہیں مسائل حلال و حرام کہ ہر فرد بشر انکا محتاج ہے اور مسائل قلب یعنی فرائض قلبیہ، مثل تواضع و اخلاص و توکل وغیرہا اور انکے طرق تحصیل، اور محرمات باطنیہ تکبر و ریا اور عجب و حسد وغیرہا اور انکے معالجات کہ ان کا تعلم بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے، جسطرح بے نماز فاسق و فاجر و مرتکب کبائر ہے یوں ہی بعینہ ریا سے نماز پڑھنے والا انھیں مصیبتوں میں گرفتار ہے نسئل اللہ العفو و العافیۃ۔ تو صرف یہی علوم حدیث میں مراد ہیں وبس۔ غرض اس حدیث میں اسی قدر علم کی نسبت ارشاد ہے۔

ہاں آیات و احادیث دیگر کہ فضیلت علماء و ترغیب علم میں وارد، وہاں ان کے سوا اور علوم کثیرہ بھی مراد ہیں، جنکا تعلم فرض کفایہ یا واجب یا مسنون یا مستحب یا اس کے آگے کوئی درجۂ فضیلت و ترغیب، اور جو ان سے خارج ہو ہر گز آیات و احادیث میں مراد نہیں ہوسکتا، اور انکا ضابطہ یہ ہے کہ وہ علوم جو آدمی کو اس کے دین میں نافع ہوں خواہ اصالۃً جیسے فقہ و حدیث و تصوف بے تخلیط و تفسیر قرآن بے افراط و تفریط، خواہ وساطۃً مثلاً نحو و صرف و معانی و بیان فی

حد ذاتہا امر دینی نہیں مگر فہم قرآن وحدیث کیلئے وسیلہ ہیں۔ اور فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس کے لئے عمدہ معیار عرض کرتا ہے مراد متکلم جیسی خود اسکے کلام سے ظاہر ہوتی ہے دوسرے کے بیان سے نہیں ہو سکتی۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنھوں نے علم اور علماء کے فضائل عالیہ وجلائل غالیہ ارشاد فرمائے انھیں کی حدیث میں وارد ہے کہ علماء وارث انبیا کے ہیں، انبیا نے درم دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا، بس ہر علم میں اسی قدر دیکھ لینا کافی ہے کہ آیا یہ وہی عظیم دولت نفیس مال ہے جو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اپنے ترکہ میں چھوڑا، جب تو بیشک محمود اور فضائل جلیلہ موعودہ کا مصداق اور اسکے جاننے والے کو لقب عالم ومولوی کا استحقاق ورنہ مذموم وبد ہے، جیسے فلسفہ ونجوم یا لغو وفضول جیسے قافیہ وعروض یا کوئی دنیا کا کام، جیسے نقشہ ومساحت، بہر حال ان فضائل کا مورد نہیں، نہ اس کے صاحب کو عالم کہہ سکیں، ائمہ دین فرماتے ہیں:

جو علم کلام میں مشغول رہا اس کا نام دفتر علماء سے محو ہو جائے، سبحان اللہ جب متاخرین علما کا علم کلام جسکے اصل اصول عقائد سنت واسلام ہیں بوجہ اختلاط فلسفہ وزیادت مزخرفہ مذموم ٹھہرا اور اسکا مشتغل لقب عالم کا مستحق نہ ہوا تو خاص فلسفہ ومنطق فلاسفہ ودیگر خرافات کا کیا ذکر ہے، لہٰذا حکم شرعی ہے کہ اگر کوئی شخص علماء شہر کے لیئے کچھ وصیت کر جائے تو ان فنون کا جاننے والا ہرگز اس میں داخل نہ ہوگا۔

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ قرآن وحدیث سے صدہا دلائل اس معنیٰ پر قائم کر سکتا ہے کہ مصداق فضائل صرف علوم دینیہ ہیں وبس، انکے سوا کوئی علم شرع کے نزدیک علم نہ آیات واحادیث میں مراد، اگرچہ عرف ناس میں یا باعتبار لغت علم کہا کریں، ہاں آلات ووسائل کے لیئے حکم مقصود کا ہوتا ہے مگر اس وقت تک کہ وہ بقدر توسل وبقصد توسل سیکھے جائیں اس طور پر وہ بھی مورد فضائل ہیں۔ جیسے نماز کے لئے گھر سے جانے والوں کو حدیث میں فرمایا کہ وہ نماز میں ہیں جب تک نماز کا انتظار کریں نہ یہ کہ انھیں مقصود قرار دے لیں اور ان کے توغل میں عمر گزار دیں، نحوی لغوی ادیب منطقی کہ انھیں علوم کا ہو رہے اور مقصود اصلی سے کام نہ رکھے زنہار عالم نہیں کہ جس حیثیت کے صدقہ میں انھیں نام ومقام علم حاصل ہوتا جب وہی نہیں تو یہ اپنی حد ذات میں نہ ان خوبیوں

کے مصداق تھے اور نہ قیامت تک ہوں ہاں اسے یہ کہیں گے کہ ایک صنعت جانتا ہے جیسے آہنگر ونجار، اور فلسفی کے لیے یہ مثال بھی ٹھیک نہیں کہ لوہار بڑھئی کو ان کا فن دین میں ضرر نہیں پہونچاتا اور فلسفہ تو حرام ومضر اسلام ہے اس میں منہمک رہنے والا لقب جاہل اجہل بلکہ اس سے زائد کا مستحق ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ہیہات ،ہیہات ،اسے علم سے کیا مناسبت ،علم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ترکہ ہے نہ وہ جو کفار یونان کا پس خوردہ، اسی طرح وہ ہیئت جسمیں انکار وجود آسمان وتکذیب گردش سیارات وغیرہ کفریات وامور مخالفہ شرع تعلیم کئے جائیں وہ بھی مثل نجوم حرام وملوم اور ضرورت سے زائد حساب یا جغرافیہ وغیرہما داخل فضولیات ہیں۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل العلوم سوی القرآن مشغلة = الا الحدیث و الفقه فی الدین ،

قرآن وحدیث اور فقہ کے علاوہ تمام علوم ایک دنیوی مشغلہ ہیں، یہ مجمل کلام ہے باقی تفصیل مقام کے لئے دفتر طویل درکار جسے منظور ہو احیاء العلوم ،طریقہ محمدیہ ،حدیقہ ندیہ ،درمختار اور ردالمحتار وغیرہا اسفار علماء کی طرف رجوع کرے ،وفیما ذکرنا کفایة لاهل الدرایه و الله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷
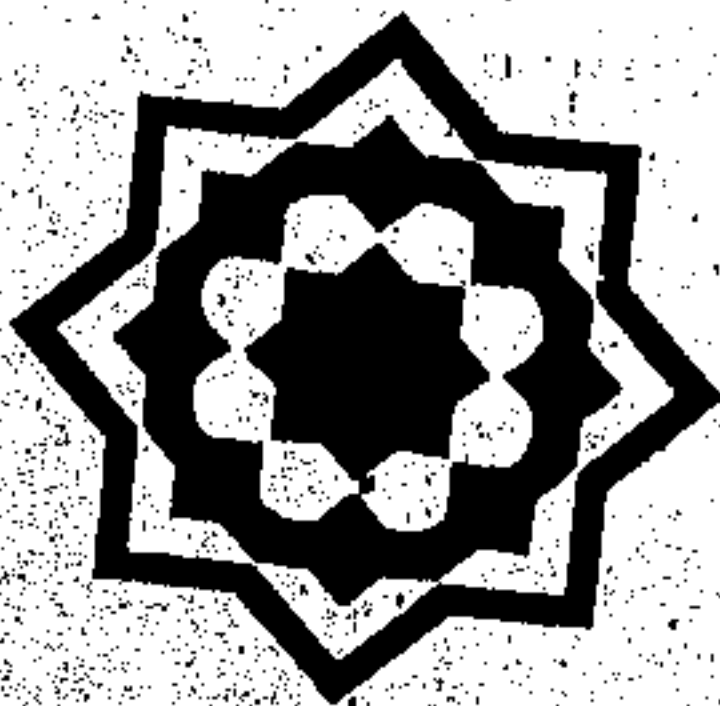
۲۔ فضیلت علم دین

(۱) فضیلت علم

۲۲۷۔ **عن** عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم :اَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم عبادت سے افضل ہے۔

۲۲۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عبادت سے بہتر ہے۔

۲۲۹۔ **عن** بعض الصحابہ رضی اللّٰہ تعالی عنہم قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم : اَلْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ۔

بعض صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے افضل ہے۔

۲۳۰۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعَمَلِ ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے بہتر ہے۔

۲۲۷۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۷، ۱۰/ ۱۳۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/ ۴۳۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی ۲/ ۸۵

۲۲۸۔ جامع بیان العلم لا بن عبد البر، ۱/ ۲۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۶۴، ۱۰/ ۱۳۲
کشف الخفا للعجلونی، ۲/ ۸۵ ☆

۲۲۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۵۸، ۱۰/ ۱۳۱

۲۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۹۴۵، ۱۰/ ۱۸۲ ☆

(۲) علم خشیت ربانی کا سبب ہے

۲۳۱ ۔ **عن** أبی درداء رضی اللہ تعالی عنہ قال : قال رسول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا و لخرجتم اِلَى الصَّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُوْنَ أَوْلَا تَنْجُوْنَ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان لیتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے اور تم ٹیلوں کی طرف نکل کر اللہ عزوجل سے گڑگڑاتے اور تم کو یہ پتہ نہ چلتا کہ تم نجات پاؤ گے یا نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۷۵/۹
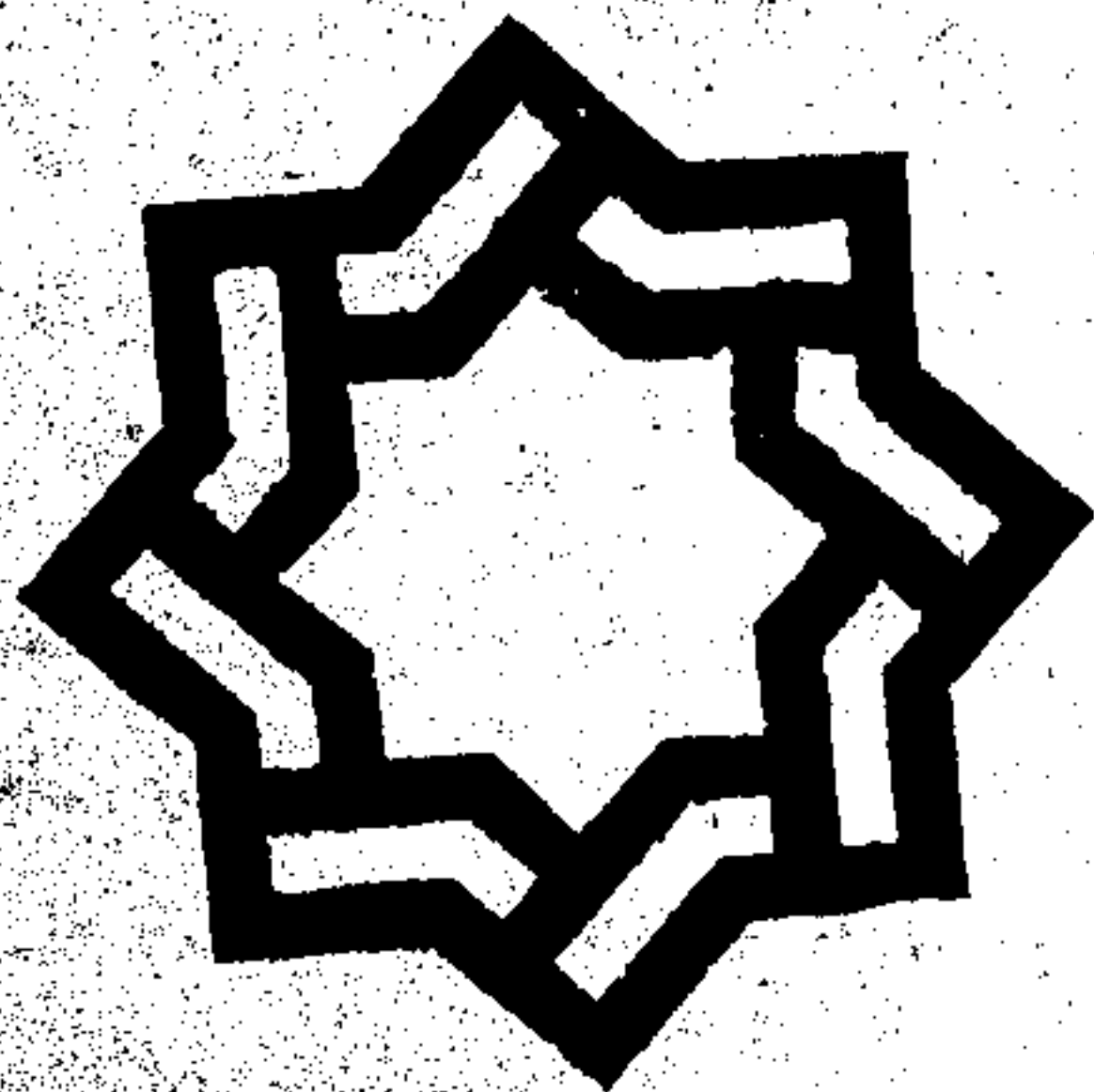
۲۳۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۲/۱۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۳۲۰/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۶/۲ ☆

۳۔ فضیلت علماء

(۱) فضائل علماء

۲۳۲۔ **عن** ابی اُمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت ابی امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر کھلا منافق۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۴۰/۹

۲۳۴۔ **عن** عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لَیْسَ مِنْ اُمَّتِی مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّہٗ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اسکی

۲۳۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۰، ۳۲/۱۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۶۱/۱۴
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۹/۱ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲۰۷/۱
۲۳۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۱۱، ۳۲/۱۶ ☆
۲۳۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۳/۵ ☆ المستدرک للحاکم، الایمان، ۱۲۲/۱
الترغیب والترھیب للمنذری، ۱۱۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۲۷/۱

تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے، اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے، اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ فتاوی رضویہ، جلد اول، ۹/۱۴۰

خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر، جسنے کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

منح الروض الازہر میں ہے۔

الظاهر انه یکفر، ظاہر یہ ہے کہ اس پر حکم کفر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۰

۲۳۵۔ **عن** ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ، قِلَّةُ الطَّعَامِ، وَالْقُعُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْكَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۶۔ **عن** ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالی علیه وسلم: خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ، اَلنَّظَرُ اِلَی الْمُصْحَفِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْكَعْبَةِ، وَالنَّظَرُ اِلَی الْوَالِدَیْنِ، وَالنَّظَرُ فِی زَمْزَمَ، وَهِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا، وَالنَّظَرُ فِی وَجْهِ الْعَالِمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں عبادت سے ہیں، مصحف کو دیکھنا، کعبہ کو دیکھنا، ماں باپ کو دیکھنا زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں، اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۲۳۵۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۱۹۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۲
کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۳، ۱۵/۸۸۰ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۴۴
۲۳۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۴۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۴۹۴، ۱۵/۸۸۱

۲۳۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال! قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۷۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کی سمجھ رکھنے والا ایک شخص (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے۔۱۲م

(۲) علماء وارثین انبیاء ہیں

۲۳۸۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علماء وارث انبیاء ہیں، انبیاء نے درہم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے، علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے، جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔

(۳) عالم و سلطان عادل کی تعظیم

۲۳۹۔ **عن** أبی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالٰی إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامُ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۲۳۷۔ الجامع للبخاری، العلم، ۱/۱۶ ☆ السنن لابن ماجۃ، المقدمۃ، ۱/ ۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۹۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۷۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۷۹، ۱۰/۱۳۵
کشف الخفا للعجلونی، ۲/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۴/۴۱
۲۳۸۔
۲۳۹۔ السنن لابی داؤد، الادب، ۲/۶۶۵ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۸/۱۶۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۳۰۹ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۱/۱۳۳

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان اور سنی عالم اور عادل بادشاہ کی تعظیم میں اللہ ہی کی تعظیم ہیں۔

(۴) اعزاز علماء وسادات

۲۴۰۔ **عن** میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ :ان عا ئشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا مر بھا سائل فاعطتہ کسرۃ ومر بھا رجل علیہ ثیا ب وھیئۃ فاقعد تہ فاکل ،فقیل لھا ذ لک، فقالت : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَنْزِلُو النَّاسَ مَنَا زِلَھُمْ ۔

حضرت میمون بن شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک سائل کا گزر ہوا، اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک شخص خوش لباس شاندار گزرا اسے بیٹھا کر کھانا کھلایا، اس بارے میں ام المومنین سے استفسار ہوا فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۳/۹ ۷

۲۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم وسادۃ فقعد علیھا وقال:لا یأبی الکرامۃ اِلا حمار۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے، صاحب خانہ نے حضرت کے لیئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے، اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کریگا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۴/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اللہ جل وعلا نے علماء وجہلاء کو برابر نہ رکھا تو مسلمانوں پر بھی ان کا امتیاز لازم ہے، اسی باب سے ہے علماء دین کو مجالس میں صدر مقام ومسند اکرام پر جگہ دینا کہ سلفا وخلفا شائع وذائع اور شرعا وعرفا مندوب ومطلوب، ہاں علماء وسادات کو یہ ناجائز وممنوع ہے کہ آپ اپنے

۲۴۔ السنن لا بی داؤد، الادب، ۲/ ۶۶۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۶/ ۲۶۵
کنز العمال للمتقی، ۵۷۱۷، ۳/ ۱۰۹ ☆ البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، ۸/ ۹
۲۴۱۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۲۱ ☆ زھر الفردوس، ۴/ ۲۲۱

لیے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو اور مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر ملک جبار جلت عظمتہ کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندہ کے حق میں گناہ اکبر ہے، الیس فی جھنم مثوی للمتکبرین، کیا جہنم میں نہیں ہے ٹھکانہ تکبر والوں کا، جب سب علماء کے آقا سب سادات کے باپ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے اور مقام و مجلس و خورش وروش کسی امر میں اپنے بندگان بارگاہ پر امتیاز نہ چاہتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے، مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زائد علماء و سادات کا اعزاز و امتیاز کریں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو لوگوں سے اپنے لئے طالب قیام ہونا مکروہ اور لوگوں کا معظم دینی کے لئے قیام مندوب، پھر جب اہل اسلام انکے ساتھ امتیاز خاص کا برتاؤ کریں تو اس کا قبول انہیں ممنوع نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۹۷۳

(۵) عالم کی بے ادبی نفاق ہے

۲۴۲۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ، ذُوْ الشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ، وَالْاِمَامُ الْمُقْسِطُ، وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کے حق کو ہلکا نہ جانیگا مگر منافق کھلا منافق، ازاں جملہ ایک بوڑھا مسلمان دوسرا مسلمان بادشاہ عادل، تیسرا عالم کہ مسلمانوں کو نیک بات بتائے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

(۶) عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق

۲۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ذَنْبُ الْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ وَ ذَنْبُ الْجَاهِلِ ذَنْبَانِ، قِيْلَ: وَلِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْعَالِمُ يُعَذَّبُ عَلٰى رُكُوْبِهِ الذَّنْبَ،

۲۴۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۸/۲۰۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۴

۲۴۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲/۲۴۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۸۴، ۱۰/۱۵۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۶۴ ☆

وَالْجَاهِلُ عَلَىٰ رُكُوبِهِ الذَّنْبَ وَ عَلَىٰ تَرْكِ التَّعَلُّمِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دو۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوٰۃ والسلام، کس لئے؟ فرمایا: عالم پر وبال اسی کا ہے کہ گناہ کیوں کیا۔ اور جاہل پر ایک عذاب گناہ کا اور دوسرا نہ سیکھنے کا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۴۷
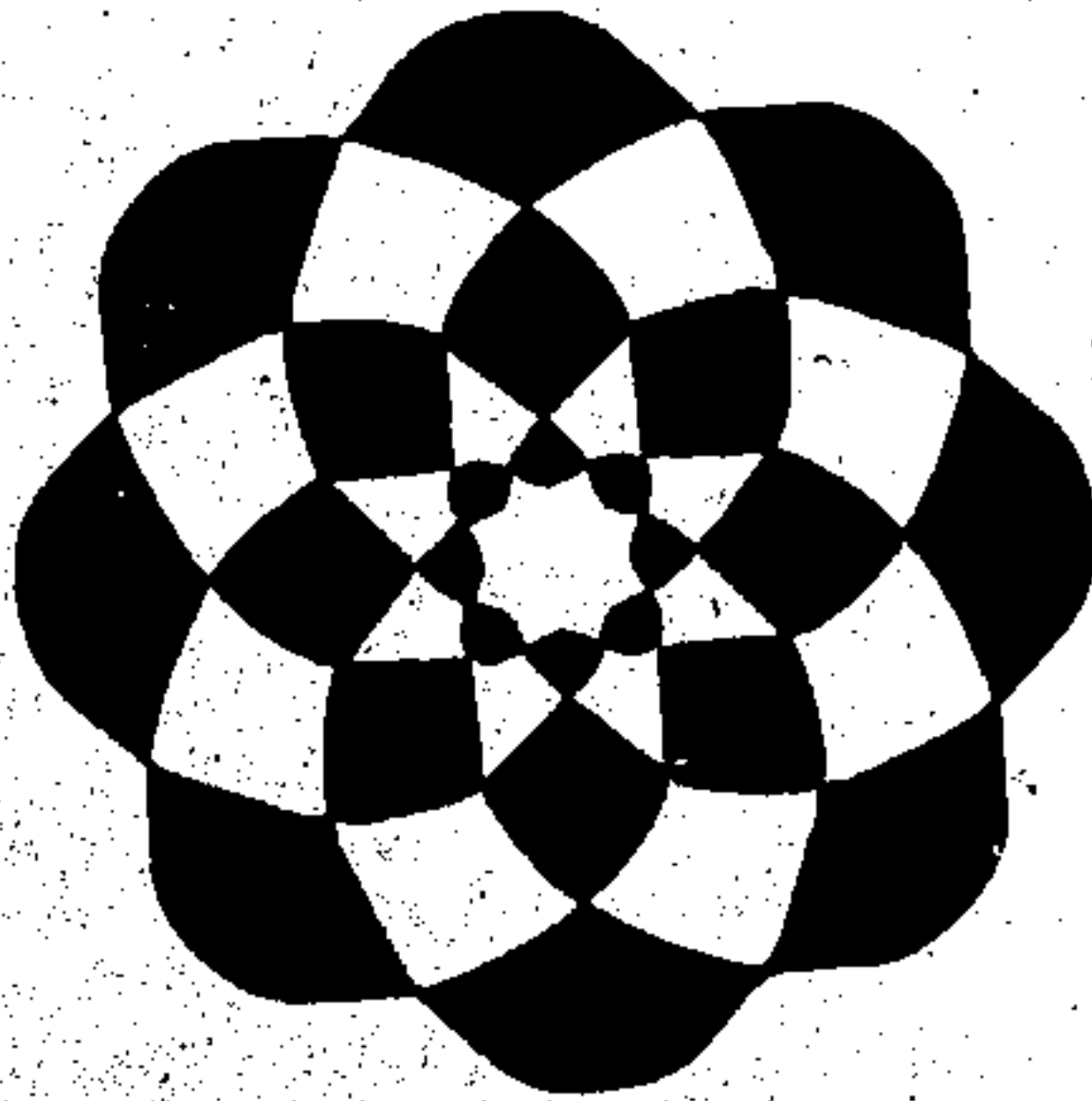
۴۔ فضیلت طلبہ

(۱) طالب علم مجاہد ہے

۲۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضي اللّٰه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالى عليه وسلم: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

حاشیہ اشعۃ اللمعات ۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب علم میں نکلا وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے جب تک گھر واپس نہ آجائے۔۱۲م
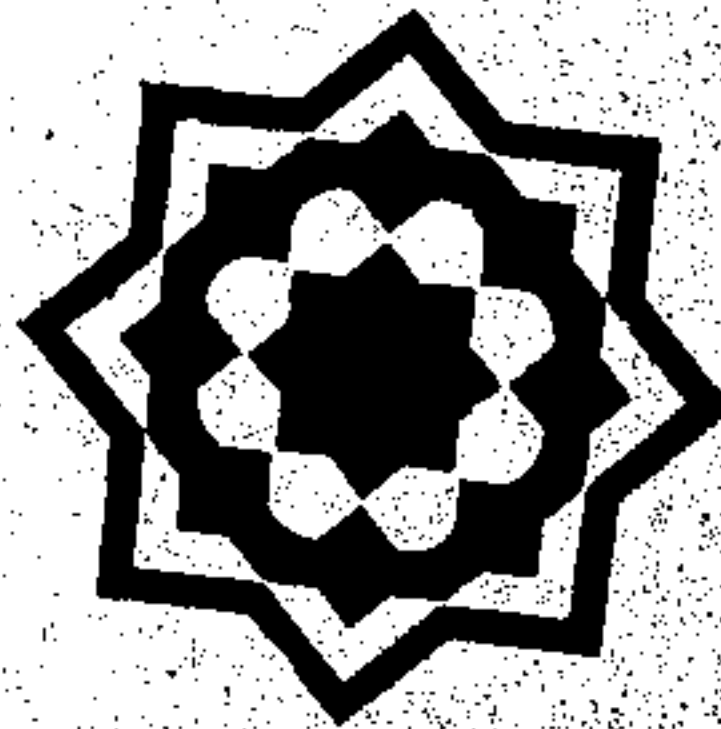
۲۴۴۔ الجامع للترمذى، باب فضل العلم، ۲/ ۸۹ ☆ المعجم الصغير للطبرانى، ۱/ ۱۳۶
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/ ۱۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۸۱۹، ۱۰/ ۱۵۸
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱/ ۴۵۲ ☆ تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۱/ ۱۰۳
تنزيه الشريعة لابن عراق ۱/ ۲۷۴ ☆

۵۔ تبلیغ وعمل

(۱) تبلیغ دین ضروری ہے

۲۴۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کَلَّا وَاللّٰهِ ، لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْ لَیُضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوبِ بَعْضِکُمْ عَلیٰ بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَهُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں نہیں خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کروگے ضرور نہی عن المنکر کروگے ۔ یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر مارے گا۔ پھر تم سب پر اپنی لعنت اتاریگا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/۲۱۶

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ امر ونہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اسکے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دیگی۔ جیسے جبکہ کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔ یوں ہی اگر جانے کہ بے سود ہے کارگر نہ ہوگا۔ تو خواہی نخواہی چھیڑنا ضرور نہیں۔ خصوصا جبکہ کوئی امر اہم اصلاح پا رہا ہو، مثلا کچھ لوگ حریر کے عادی نماز کی طرف جھکے یا عقائد سنت سیکھنے آتے ہیں اور جب حریر و پابندی وضع میں ایسے منہمک ہیں کہ اس پر اصرار کیجئے تو ہرگز نہ مانیں گے غایت یہ کہ آنا چھوڑ دیں گے، وہ رغبت نماز اور تعلیم عقائد بھی جاتی رہیگی تو ایسی حالت میں بقدر تیسر انہیں ہدایت، اور باقی کیلئے انتظار وقت وحالت ترک نہی نہیں بلکہ اسی کی تدبیر وسعی ہے۔

ہاں اگر پیری مریدی کا تعلق ہے اور یہ ذل سے ہے تو اب ایسی صورت کا پیدا ہونا جس میں امر ونہی ملتجر بضرر ہوں ظاہرا نادر ہے۔ ایسے متبوعوں مقتداؤں پیروں پر اس فرض اہم کی اقامت بقدر قدرت ضرور لازم اور اسی میں ان اتباع و مریدوں کے حق سے ادا ہونا ہے۔ جو

۲۴۵۔ السنن لابی داؤد، الملاحم، ۲/ ۵۹۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/ ۹۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۲۸ ☆

باوصف قدرت وعدم مضرت ان کے سیاہ وسفید سے کچھ مطلب نہ رکھے بلکہ ہر حال میں خوش گذران کی ٹھہرائی۔ خواہ یوں کہ خود ہی احکام شرعیہ کی پرواہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے آج کل بہت آزاد متصوف، یا کسی دنیوی لحاظ سے پابندیٔ شرع کو نہ کہتا ہو۔ جیسے درصورت امر ونہی اپنے پلاؤ قورمے یا آؤ بھگت پر خائف ہو تو یہ ضرور پیر غوایت ہے نہ شیخ ہدایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۱۶

۲٤٦۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:لما بعث الله تعالىٰ موسىٰ عليه السلام الى فرعون نو دى لن يفعل فلم افعل ؟ قال: فناداه اثنا عشر ملكا من علماء الملائكة ، امض لما امرت به فانا جهدنا ان نعلم هذا فلم نعلمه ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کرکے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی۔ مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دل میں کہا، پھر میرے جانے سے کیا فائدہ۔ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے کہا، اے موسیٰ! آپکو جہاں کا حکم ہے جایئے، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن آخر نفع بعثت سب نے دیکھ لیا کہ دشمنان خدا ہلاک ہوئے۔ دوستان خدا نے انکی غلامی اور انکے عذاب سے نجات پائی۔ ایک جلسہ میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے۔

آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، رَبِّ مُوْسىٰ وَهٰرُوْنَ۔

ہم اس پر ایمان لائے جو رب ہے سارے جہان کا۔ رب ہے موسیٰ وہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام کا۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۹۳

۲٤٦۔ التفسير للطبرى ، ☆ كنز العمال للمتقى ، ٣٥٥٧٤ ، ١٢/٤٧٦

(۲) تبلیغ وہدایت پر اجر عظیم

۲۴۷۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم بیشک یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں کا مالک ہونے سے بہتر ہے۔

(۳) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جہاد کہ اعظم وجوہ ازالہ منکر ہے اسکی تقسیم تین اقسام پر ہے۔ سنانی، لسانی، جنانی یعنی کفر و بدعت فسق کو دل سے برا جاننا، یہ ہر کافر مبتدع وفاسق سے ہے اور ہر مسلمان کہ اسلام پر قائم ہو اسے کرنا ہے۔ مگر جنہوں نے اسلام کو سلام اور اپنے آپکو کفار و مشرکین کا غلام کیا انکی راہ جدا ہے۔ انکا دین غیر دین خدا ہے۔

اور لسانی کہ زبان وقلم سے رد، بحمدہ تعالیٰ خادمان شرع ہمیشہ سے کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو دم آخر تک کریں گے، وہابیہ، نیاچرہ، دیوبندیہ، قادیانیہ، روافض غیر مقلدین، ندویہ، آریہ، نصاری وغیرہم کا رد کیا اور اب گاندھویہ سے بھی وہی برسر پیکار ہیں۔ حق کی طرف بلاتے اور باطل کو باطل کر دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ گردں سے بچاتے ہیں وللہ الحمد، آگے ہدایت رب عزوجل کے ہاتھ ہے۔

رہا جہاد سنانی، تو ہم بارہا ذکر کر چکے ہیں کہ بنصوص قرآن عظیم ہم مسلمانان ہند کو جہاد برپا کرنے کا حکم نہیں، اسکا واجب بتانے والا مسلمانوں کا بدخواہ مبین، بہکانے والے یہاں واقعۂ کربلا پیش کرتے ہیں یہ محض انکا اغوا ہے۔

۲۴۷۔ الجامع الصحیح للبخاری الجهاد، ☆ الصحیح لمسلم، فضائل الصحابه، ۲/۲۷۹
کنز العمال للمتقی، ۲۸۷۶۳، ۱۰/۱۴۰ ☆ السنن لابی داؤد، ۳۶۶۱، العلم، ۲/۵۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۲۴۷۳، ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۳۳۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳/۲۰۷ ☆

اولاً۔ اس لڑائی میں ہرگز حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے پہل نہ تھی۔امام نے خبیث کوفیوں کے وعدوں پر قصد فرمایا تھا۔جب ان غداروں نے بدعہدی کی قصد رجوع فرمایا۔اور جب سے شروع جنگ تک اسے بار بار احباب واعداء سب پر اظہار فرمایا۔

الف جب حر بن یزید ریاحی تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اول بار ہزار سواروں کے ساتھ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاحم ہوئے۔امام نے خطبہ فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا بلایا آیا ہوں۔تمہارے ایلچی اور خطوط آئے کہ تشریف لائیے۔ہم بے امام ہیں۔میں آیا۔اب تم اگر عہد پر قائم ہو تو میں تمہارے شہر میں جلوہ فرما ہوں۔

وان لم تفعلوا او کنتم بمقدمی کارھین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منہ۔

اور اگر تم عہد پر نہ رہو۔یا میرا تشریف لانا تمہیں ناپسند ہو تو میں جہاں سے آیا وہیں واپس جاؤں۔وہ خاموش رہے۔

ب پھر بعد نماز عصر خطبہ فرمایا اور آخر میں بھی وہی ارشاد فرمایا کہ۔

ان انتم کرھتمونا انصرفت عنکم۔

اگر تم ہمیں ناپسند رکھتے ہو میں واپس جاؤں۔

حر نے کہا: ہمیں تو حکم ہے کہ آپ سے جدا نہ ہوں جب تک ابن زیاد کے پاس کوفے نہ پہونچادیں۔

ج امام نے اس پر بھی ہمراہیوں کو معاودت کا حکم دیا۔وہ بقصد واپسی سوار ہوئے،حر نے واپس نہ ہونے دیا۔

د جب نینوا پہونچے۔حر کے نام ابن زیاد خبیث کا خط آیا کہ حسین کو پٹ پر میدان میں اتارو جہاں پانی نہ ہو اور یہ میرا ایلچی تمہارے ساتھ رہیگا کہ تم میرا حکم بجالاتے ہو یا نہیں۔ حر نے حضرت امام کو ناپاک خط کا مضمون سنایا اور ایسی ہی جگہ اترنے پر مجبور کیا۔فدائیان امام سے زہیر بن القین رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: اے ابن رسول اللہ آگے جو لشکر آنے والا ہے وہ ان سے بہت زاید ہے ہمیں اذن دیجئے کہ ان سے لڑیں۔

فرمایا: ما کنت لابدءھم بالقتال،

میں ان سے قتال کی پہل کرنے کو نہیں۔

ہ جب خبیث بن طیب یعنی ابن سعد اپنا لشکر لیکر پہونچا۔ حضرت امام سے دریافت کیا۔ کیسے آئے؟ فرمایا: تمہارے شہر والوں نے بلایا تھا۔

اما اذا کرھو نی فانی ا نصرف عنھم ، اب کہ میں انہیں نا گوار ہوں تو واپس جاتا ہوں ابن سعد نے یہ ارشاد ابن زیاد کو لکھا، اس خبیث نے نہ مانا، قاتلہ اللہ۔

و شب کو ابن سعد سے خلوت میں گفتگو ہوئی ، اس میں بھی حضرت امام نے فرمایا،

دعونی ارجع الی المکا ن الذی اقبلت منہ، مجھے چھوڑ و کہ میں مدینہ طیبہ واپس جاؤں، ابن سعد نے ابن زیاد کو لکھا، اس بار وہ راضی ہوا تھا کہ شمر مردود خبیث نے باز رکھا۔

ز عین معرکہ میں قتال سے پہلے فرمایا۔

ایھا الناس ،اذ کرھتمونی فدعونی انصرف الی مأمنی من الارض،

اے لوگو! جب کہ تم مجھے پسند نہیں کرتے تو چھوڑ و کہ اپنی امن کی جگہ چلا جاؤں۔ اشقیاء نے نہ مانا، غرض جب سے برابر قصد عود رہا، مگر ممکن نہ ہوا کہ منظور رب یہی تھا، جنت آراستہ ہو چکی تھی ، اپنے دولھا کا انتظار کر رہی تھی ، وصال محبوب حقیقی کی گھڑی آ گئی تھی ،تو ہر گز امام کی طرف سے لڑائی میں پہل نہ تھی ان خبیثوں ہی نے مجبور کیا اب دو صورتیں تھیں، یا بخوف جان اس پلید کی وہ ملعون بیعت قبول کی جاتی کہ یزید کا حکم ماننا ہوگا، اگر چہ خلاف قرآن و سنت ہو، یہ رخصت تھی ثواب کچھ نہ تھا، قال اللہ تعالیٰ ۔

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان۔

مگر جو مجبور کیا جائے اور اسکا دل ایمان پر برقرار ہو۔

یا جان دیدی جاتی اور وہ ناپاک بیعت نہ کی جاتی ، یہ عزیمت تھی ، اور اس پر ثواب عظیم اور یہ انکی شان رفیع کے شایاں تھی اسی کو اختیار فرمایا۔ اسے یہاں سے کیا علاقہ۔

ثانیا۔ بالفرض اس بے سروسامانی میں امام کی طرف سے پہل بھی سہی تو یہاں ایک فرق عظیم ہے، جس سے یہ جاہل غافل۔

فاسقوں پر ازالۂ منکر میں حملہ جائز اگر چہ تنہا ہو اور وہ ہزاروں۔ اور سلطان اسلام جس پر اقامت جہاد فرض ہے اسے بھی کافروں سے پہل حرام، جب کہ ان کے مقابلہ کے قابل نہ ہو

ثالثاً حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیتے ہوئے شرم چاہیے تھی، کیا امام تو امام انکے غلام، انکے در کے کسی کتے نے بھی معاذ اللہ مشرکوں سے مدد مانگی؟ کیا کسی مشرک کا دامن تھاما؟ کیا کسی مشرک کے پس رو بنے؟ کیا مشرکوں کی جے پکاری؟ کیا مشرکوں سے اتحاد گانٹھا؟ کیا مشرکوں کے حلیف بنے؟ کیا انکی خوشامد کے لیئے شعار اسلام بند کرنے میں کوشاں ہوئے؟ کیا قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی۔ وغیرہ وغیرہ شنائع کثیرہ۔

بہتر تن بیس ہزار فجار کا مقابلہ فرمایا: امام کا نام لیتے ہو تو کیا تم میں بہتر مسلمان بھی نہیں؟ جب ۲۳ کروڑ مشرکین تمہارے ساتھ ہوں گے اس وقت تم میں بہتر مسلمانوں کا عدد پورا ہوگا؟۔

قرآن کو پیٹھ دینے والو! کیوں امام کا نام لیتے ہو؟ اسلام سے الٹے چلنے والو! کیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو؟ دہلی میں فتوی چھاپ دیا کہ اس وقت جہاد واجب ہے، بے سرو سامانی کے جواب کو امام کی نظیر پیش ہوگئی، اور حالت یہ کہ ذراسی دھوپ سے بچنے کو گوتیروں کی چھاؤں ڈھونڈ رہے ہیں، کیا تم اپنے فتوے سے نہ صرف تارک فرض ومرتکب حرام بلکہ راضی بہ غلبہ کفر وذلت اسلام نہ ہوئے، امام کا توکل اللہ پر تھا، تمہارا اعتماد اعداء اللہ پر ہے، یقین جانو اللہ سچا، اللہ کا کلام سچا، "لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا" مشرکین تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کرینگے، وہ جھوٹا فتوی اور یہ پوچ بھروسہ، اور خادمان شرع پر الٹا غصہ کہ کیوں خاموش رہے؟ کیوں سینہ سپر نہ ہوئے؟، یہ ہے تمہاری خیر خواہی اسلام، یہ ہیں تمہارے دل ساختہ احکام، جن پر نہ شرع شاھد نہ عقل مساعد۔ مسلمان ہونے کا دعوی ہے تو اسلام کے دائرے میں آؤ، تبدیل احکام الرحمن واختراع احکام الشیطان سے ہاتھ اٹھاؤ مشرکین سے اتحاد توڑو، دیوبندیہ وغیرہم مرتدین کا ساتھ چھوڑو، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پاک تمہیں اپنے سایہ میں لے دنیا نہ ملے دین تو انکے صدقے میں ملے۔ المحجۃ المؤتمنہ ۹۴-۹۷

۲۴۸۔ **عن** ابی رافع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم: لَاَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی یَدِكَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/۳۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۴

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعہ سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۲۳۹

(۳) تبلیغ سامعین کے حال کے مطابق کرو

۲۴۹۔ **عن** عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَا أَنتَ مُحَدِّثٌ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ اِلَّا كَانَ عَلىٰ بَعْضِهِمْ فِتْنَةً۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی قوم کے آگے وہ باتیں بیان کریگا جن تک انکی عقلیں نہ پہونچیں تو ضرور وہ ان میں کسی پر فتنہ ہونگی۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۱۵

(۴) بے عمل عالم کی مثال

۲۵۰۔ **عن** جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم اگر اپنے علم پر عمل نہ کرے جب اسکی مثال شمع کی ہے کہ آپ جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۲۷۵

۲۵۱۔ **عن** جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَثَلُ مَنْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِي نَفْسَهُ كَمَثَلِ الْمِصْبَاحِ الَّذِي يُضِيئُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ۔

حضرت جندب ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۲۴۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۷۹ ☆
۲۵۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۶ ☆
۲۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۶۷ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! جو لوگوں کو نیک باتوں کی تعلیم دے اور خود عمل نہ کرے اسکی مثال چراغ کی ہے کہ خود جلے اور لوگوں کو روشنی دے۔

(۵) ہر صدی میں ایک مجدد

۲۵۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَأسِ كُلِّ مِأةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُهَا دِيْنَها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع یا آخر میں ایسے شخص کو بھیجتا رہیگا جو تجدید واحیاء دین کا فریضہ انجام دیگا۔

(۶) معلّم و متعلّم کے آداب

۲۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُوْنَهٗ وَلَا تَكُوْنُوْا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ فَيَغْلِبُ جَهْلُكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لیئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تم پر غالب ہو جائے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء نے تصریح فرمائی کہ غیر خدا کے لیئے تواضع حرام ہے فتاوی ہندیہ میں ہے۔

التواضع لغير الله حرام كذا فی الملتقط۔

تو بات وہی ہے کہ انبیاء واولیاء، علماء ومسلمین کے واسطے تواضع اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں، یہ اللہ کے ولی ہیں، دین الٰہی کے قیم ہیں، یہ ملّت الٰہیہ پر قائم ہیں، تو علّت تواضع جب وہ نسبت ہے جو انہیں بارگاہ الٰہی میں حاصل، تو یہ تواضع بھی درحقیقت خدا ہی کے لئے ہوئی جیسے صحابۂ کرام واہل بیت عظام کی تعظیم ومحبت بعینہ محبت وتعظیم سید عالم ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ

۲۵۳۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۰۲/۱ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷/۸
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۲۹/۱ ☆

علیہ وسلم۔

تواضع لغیر اللہ کی شکل یہ ہے کہ العیاذ باللہ کسی کافر یا دنیادار غنی کے لئے اسکے سبب تواضع ہو کہ یہاں وہ نسبت موجود نہیں، یا موجود ہے تو ملحوظ نہیں، اے عزیز، کیا وہ احادیث کثیرہ بشیرہ جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے خشوع وخضوع بجالانا مذکور اس درجہ اشتہار پر نہیں کہ فقیر کو انکے جمع واستیعاب سے غنا ہو۔

فتاویٰ رضویہ ۵۳۴،۵۳۳/۳

(۷) استاد سے انکساری سے پیش آؤ

۲۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۱/۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اور ہر علم کے لیئے سکون قرار بھی سیکھو، اور جس سے علم حاصل کرو اس کے سامنے انکساری اختیار کرو۔۱۲م

(۸) استاد آقا ہے

۲۵۵۔ **عن** أبی امامة الباهلی رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی وہ اسکا آقا ہے۔

فتاویٰ رضویہ حصہ اول ۲۰/۹

۲۵۴۔ حلية الاولياء لابی نعيم، ۳۴۲۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۲۰/۱
الترغيب والترهيب، للمنذرى، ۱۱۴/۱ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۳۶/۴
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۲۹/۱ ☆ امالى الشجرى، ۴۶/۱

۲۵۵۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۱۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۲۸/۱
فتح البارى للعسقلانى، ۲۴۸/۸ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۳۸۴، ۵۳۲/۱
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۵۶/۲ ☆ تاريخ جرجان للسهمى، ۵۰۵

۲۵۶۔ **عن** امیر المؤمنین علی کرّم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع وان شاء اعتق۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: جسنے مجھے ایک حرف بھی سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا، اب خواہ وہ مجھے فروخت کرے یا آزاد کردے۔

(۹) کثرت سوال منع ہے

۲۵۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ ، فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِ ھِمْ فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس بات پر میں نے تم پر تضئیق (تنگی) نہ کی اسمیں مجھسے تفتیش نہ کرو، کہ اگلی امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں، میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جسکا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔

۲۵۸۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْمُسْلِمِیْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ

۲۵۶۔

۲۵۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الحج ، ۱/۴۳۲
السنن لابن ماجۃ ، المقدمہ ، ۱/۲ ☆ الجامع للترمذی ، العلم ، ۲/۹۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۲۴۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی ، ۱/۳۸۸
التمھید لابن عبد البر ، ۱/۱۴۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ، ۱/۱۵۸
اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۲/۵۰ ☆ الدر المنثور ، ۲/۳۳۵

۲۵۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، الاعتصام ، ۲/۱۰۸۲ ☆ الصحیح لمسلم ، الفضائل ، ۲/۲۶۲
السنن لابی داؤد ، السنۃ ، ۲/۲۳۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۷۶
المستدرک للحاکم ، ۳/۶۲۶ ☆ التفسیر للقرطبی ، ۶/۳۳۵
مشکل الآثار للطحاوی ، ۲۰/ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱/۲۶۴

لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ رَجُلٍ مَسْأَلَتِهِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مسلمانوں کے بارے میں انکا بڑا گنہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی، اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث باعلی ندا منادی کہ قرآن وحدیث میں جن باتوں کا ذکر نہیں، نہ انکی اجازت ثابت، نہ ممانعت وارد، وہ اصل جواز پر ہیں، ورنہ اگر جس چیز کا کتاب و سنت میں ذکر نہ ہو مطلقاً ممنوع ونادرست ٹھہرے تو اس سوال کرنیوالے کی کیا خطا؟ اسکے بغیر پوچھے بھی وہ چیز ناجائز ہی رہتی، بالجملہ یہ قاعدۂ نفیسہ ہمیشہ یاد رکھنے کا ہے کہ قرآن وحدیث سے جس چیز کی بھلائی یا برائی ثابت ہو وہ بھلی یا بری ہے، اور جس کی نسبت کوئی ثبوت نہ ہو وہ معاف وجائز ومباح وروا، اس کو حرام وگناہ ونادرست وممنوع کہنا شریعت پر افتراء ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۲۷،۵۵۲

(۱۰) زیادہ قیل وقال سے بچو

۲۵۹۔ عن المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال صلى الله تعالى عليه وسلم: إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةُ الْمَالِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بلاوجہ قیل وقال، کثرت سوال، اور مال برباد کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۲۲

(۱۱) نااہل کو ذمہ دار نہ بناؤ

۲۶۰۔ عن عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله

۲۵۹۔ الجامع الصحيح للبخارى، الاستقراض، ۱/۳۲۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۴۹
كنز العمال للمتقى، ۲۸، ۴۴، ۴۴ ☆ ۱۶/۸۶ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۹۴۳

۲۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۰۴ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۴۶۸۷، ۶/۲۵
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳/۱۷۹ ☆

صلى الله تعالى عليه وسلم :مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِم مَنْ هُوَ أَرْضىٰ لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُوْلَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ فتاوىٰ رضويه حصه دوم ۹/۱۴۶

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قریبی رشتہ دار کو حاکم بنایا اور لوگوں میں اس سے زیادہ کوئی شخص حاکم بننے کے لائق ہے تو اسنے اللہ و رسول اور تمام مؤمنین کی خیانت کی۔۱۲م

(۱۲) حصول علم برائے جاہ و مال مذموم ہے

۲۶۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :مَنْ أَكَلَ بِالْعِلْمِ طَمَسَ اللّٰهُ عَلىٰ وَجْهِهِ ، وَرَدَّهُ عَلىٰ عَقِبَيْهِ و كَانَتِ النَّارُ أَوْلىٰ بِهِ۔ فتاوىٰ رضويه حصه دوم ۹/۲۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم دین کو محض کھانے پینے کا ذریعہ بنایا اللہ تعالیٰ اسکی صورت بدل دیگا اور اسکو خائب و خاسر لوٹائے گا اور وہ مستحق جہنم ٹھرے گا۔۱۲م

(۱۳) فتنوں کے ظہور کے وقت عالم پر علم کا ظاہر کرنا فرض

۲۶۲۔ **عن** معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ أَوْ قَالَ الْبِدَعُ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ ،وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا! جب ظاہر ہوں فتنے یا فساد یا بدمذھبیاں اور عالم اپنا علم اس وقت ظاہر نہ کرے تو اسپر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ نہ اسکا فرض قبول کرے اور نہ نفل۔ فتاوىٰ رضويه حصه دوم ۹/۴۰،۲۸۶،

۲۶۲۔ الفردوس للديلمى، ۳/۶۰۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳/۱۲۳
كنز العمال للمتقى، ۲۹۰۱۶، ۱۰/۱۹۳ ☆
۲۶۳۔ كنز العمال للمتقى، ۹۰۱۳، ۱/۱۷۹ ☆ لسان الميزان لابن حجر، ۵/۹۱۱

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی وہابی ہو یا دیو بندی وغیرہم خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اسکا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے (یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا) میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اسمیں کجی چاہتے ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں اور گمراہ گروں بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں (خلافت کمیٹی والوں) یا جسکا فتنہ اٹھتے دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کروائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔جب بد مذہبوں کے دفع نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اس پر کس قدر اشد غضب ولعنت اکبر ہوگی، وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۸۶

(۱۴) بہت سے عالم غیر فقیہ ہوتے ہیں

۲۶۴ ۔عن أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَا لَتِی فَوَعَا ھَا ثُمَّ بَلَّغَھَا عَنِّی فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَ رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ ھُوَ اَ فْقَهُ مِنْهُ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جس نے میری حدیث سنی اور اسکو خوب یاد کرلیا پھر دوسروں تک پہونچادیا، کیوں کہ بہتیرے وہ ہیں کہ فقہ کے حامل وحافظ وراوی ہیں مگر خود اسکی سمجھ نہیں رکھتے اور بہتیرے حاملان فقہ ان کے پاس فقہ لے جاتے ہیں جو

۲۶۴۔ الجامع للترمذی، العلم، ۲/ ۹۰ ☆ السنن لابی داؤد، العلم، ۲/ ۵۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۸۳ ☆ السنن لابن ماجۃ المقدمۃ، ۱/ ۲۱
المستدرک للحاکم، ۱/ ۸۷ ☆
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۴۶۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۱۶۳، ۱۰/ ۲۲۰

ان سے زیادہ اسکی سمجھ رکھتے ہیں۔

و فی الباب عن زید بن ثابت وعن جبیر بن مطعم وعن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام اجل سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم عزیز و فضل کبیر خیال کیجئے۔ جو خود سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد جلیل الشان اور اجلہ ائمہ تابعین اور تمام ائمہ حدیث کے استاذ الاساتذہ ہیں۔ امام ابن حجر مکی شافعی اپنی کتاب خیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔ کسی نے ان امام اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ مسائل پوچھے۔ ہمارے امام اعظم، امام الائمہ، مالک الازمہ، سراج الامہ، سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس زمانے میں انہیں امام اعمش سے حدیث پڑھتے تھے اس وقت حاضر مجلس تھے۔ امام اعمش نے وہ مسائل ہمارے امام اعظم سے پوچھے امام نے فوراً جواب دیئے امام اعمش نے کہا یہ جواب آپنے کہاں سے پیدا کئے؟ فرمایا: ان حدیثوں سے جو میں نے خود آپ ہی سے سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں مع سند روایت فرمادیں۔ امام اعمش نے فرمایا:

حسبك ما حدثتك به فی مائة یوم تحدثنی به فی ساعة واحدة ، ما علمت انك تعمل بهذه الاحادیث ، یا معشر الفقهاء انتم الاطباء و نحن الصیادلة ، وانت ایها الرجل اخذت بكلا الطرفین۔

بس کیجئے، جو حدیثیں میں نے آپکو سو دن میں سنائیں آپ گھڑی بھر میں مجھے سنائے دیتے ہیں، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ ان حدیثوں میں یوں عمل کرتے ہیں اے فقہ والو! تم طبیب ہو اور ہم محدث لوگ عطار ہیں، اور اے ابوحنیفہ! تم نے تو فقہ و حدیث دونوں کنارے لئے۔ و الحمد للہ۔

یہ تو یہ، خود ان سے بھی بدرجہا اجل و اعظم انکے استاذ اکرم واقدم امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا۔ حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عمران بن حصین، جریر بن عبد اللہ، مغیرہ بن شعبہ، عدی بن حاتم، امام حسن، اور

امام حسین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم بکثرت اصحاب کرام کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں، جنکا پایہ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے۔ بیس سال گزرے ہیں: کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہ پہونچی جسکا علم مجھے اس سے زائد نہ ہو ایسے امام والا مقام باآں جلالت شان فرماتے۔

انا لسنا بالفقھاء ولکنا سمعنا الحدیث فرویناہ للفقھاء من اذا علم عمل۔

ہم لوگ فقیہ ومجتہد نہیں ہیں۔ ہمیں مطالب حدیث کی کامل سمجھ نہیں۔ ہم نے حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردی ہیں۔ جو ان پر مطلع ہو کر کارروائی کریں گے۔ نقلہ الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ، مگر آج کل کے نامشخص حضرات کو اپنی یادوفہم، اپنے دوحرفی نام علم پر وہ اعتماد ہے جو ابلیس لعین کو اپنی اصل آگ پر تھا۔ کہ دوحرف رٹ کر ہر امام امت کے مقابل "انا خیر منہ" کی بینٹی گھمانے کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

(۱۵) صاحب رائے اپنے دل سے فتوی لے

۲۶۵۔ **عن** وابصۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِسْتَفْتِ نَفْسَکَ وَاِنْ اَفْتَاکَ الْمُفْتُوْنَ۔

حضرت وابصہ بن معبد جھنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دل سے فتوی لے خواہ مفتی تجھے کچھ بھی فتوی دیتے رہیں۔

۹۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کے حق میں کثرت رائے کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ ذی رائے ہے تو اپنی رائے کا اتباع کرے اگرچہ تمام رائے دہندہ خلاف پر ہوں۔ اور غیر کے لئے بھی یہی ہے جو ان میں افقہ واعلیٰ وا ورع ہو اسکی رائے پر چلے اگرچہ وہ اکیلا اور اسکے خلاف پر کثیر ہوں۔ کما فی معین الاحکام۔

فتاوی رضویہ ۷/۲۸۱

۲۶۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۶ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۲۲۸

(۱۶) لوگوں سے انکے حال کے مطابق کلام کرو

۲۶۶۔ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه قال : حدثوا الناس بما يعرفون، اتحبّون ان يكذبو الله ورسوله۔

امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشادفرمایا: لوگوں سے وہ باتیں کہو جنکو وہ پہچانیں۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب کریں۔

۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: امرنا ان نكلم الناس علىٰ قدر عقولهم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ لوگوں سے بقدر انکے عقول کلام کیا کریں۔

۲۶۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم: مَا حَدَّثَ أَحَدُكُم قَوْمًا بِحَدِيثٍ لَا يَفْهَمُوْنَهُ اِلَّا كَانَ فِتْنَةً عَلَيْهِم۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے کسی نے اگر ایسی حدیث قوم کے سامنے بیان کی جسکو وہ نہیں سمجھتے تو وہ حدیث ان کے لئے فتنہ ہوجائیگی۔

۲۶۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم: لَا تُحَدِّثُوا اُمَّتِى مِنْ اَحَادِيْثِى اِلَّامَا تَحْتَمِلُهُ عُقُوْلُهُم فَيَكُوْنُ

۲۶۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، العلم، ۱/ ۲۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۵

کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۱۸، ۱۰/ ۲۴۷ ☆ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۶۵۶، ۲/۱۲۹

۲۶۷۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۵۴۹

کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۲، ۱۰/ ۲۴۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۴۱

کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۲۲۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۱

۲۶۸۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/ ۲۵۳ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۲۲۶

۲۶۹۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۵/ ۱۷ ☆ زہر الفردوس، ۴/ ۱۷۷

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/ ۵۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۸۴، ۱۰/ ۲۴۲

حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ۲/ ۲۸۶ ☆

فِتْنَةً عَلَيْهِمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت سے میری وہی حدیثیں بیان کرو جو انکی عقلیں اٹھا لیں کہ کہیں وہ ان پر فتنہ نہ ہو جائیں۔

۲۷۰۔ **عن** عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! لَاتُحَدِّثْ قَوْمًا حَدِيْثًا لَاتَحْتَمِلُهُ عُقُوْلُهُمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کرنا جو انکی عقل میں نہ آئے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کے پیش نظر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ طریقہ تھا کہ بعض احادیث کے ٹکڑے ہر ایک کے سامنے بیان نہیں کرتے بلکہ انکو اہل علم کے سامنے پیش کرتے تھے۔
فتاوی رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۱۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ما انت بمحدّث قوما لا تبلّغه عقولهم الا كان لبعضهم فتنة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم سے ایسی حدیث بیان کرو گے جس تک انکی عقل نہ پہونچے تو وہ ضرور ان میں سے کسی پر فتنہ ہو جائیگی۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بعض مجالس میں اس بات کو چھپاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات باری تعالیٰ کا دیدار کیا۔
فتاوی رضویہ ۵/۵۹۴

۲۷۰۔ الجامع الكبير، ۲/ ٤٦٤ ☆

۲۷۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۰/ ۲۹۰۱۱ ، ۱۰/ ۱۹۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲/ ۴۷۹

(۱۷) کتابت کے قواعد کی تعلیم

۲۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: لَاتَمِدُّوا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو دراز کر کے نہ لکھو۔

۲۷۳۔ **عن** معاویۃ ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنھما انّہ کان یکتب بین یدیہ صلی اللہ علیہ وسلّم فقال لہ :اَلْقِ الدَّوَاۃَ وَ حَرِّفِ الْقَلَمَ وَ اَقِمِ الْبَاءَ وَ فَرِّقِ السِّیْنَ وَلَا تُعَوِّرِ الْمِیْمَ وَ حَسِّنِ اللّٰہَ وَمُدِّالرَّحْمٰنَ وَجَوِّدِ الرَّحِیْمَ۔

کاتب وحی حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوکر لکھ رہے تھے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ !دوات رکھو اور قلم میں ٹیڑھا قط لگاؤ،با کو سیدھا رکھو اور سین کے شوشوں میں فرق کرو۔ میم کو کانا مت کرو۔ اسم جلالت کو خوبصورت لکھو۔ رحمٰن کو دراز کر کے اور میم کو عمدہ کر کے لکھو۔

مالی الجیب بعلوم الغیب، ص،۴

(۱۸) علم دین سیکھنے کے لیئے پیر کا دن

۲۷۴۔ **عن** أنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ فَاِنَّہٗ مُیَسَّرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: پیر کے دن علم حاصل کرو کہ اسمیں آسانی ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۱

۲۷۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلیّ

۲۷۲۔ مسند ابن شعبان، ☆

۲۷۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆

۲۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۴۰، ۱۰/ ۲۵۰ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۱۵۴

۲۷۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۹۲۶۸، ۱۰/ ۲۲۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۱۵۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اُطْلُبُوا الْعِلْمَ کُلَّ اِثْنَیْنِ وَخَمِیْسٍ فَاِنَّهٗ مُیَسَّرٌ لِمَنْ طَلَبَ، فَاِذَا أَرَادَ أَحَدُکُمْ حَاجَةً فَلْیُبَکِّرْ اِلَیْهَا ،فَاِنِّی سَأَلْتُ رَبِّی اَنْ یُّبَارِکَ لِاُمَّتِی فِی بُکُوْرِهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو علم حاصل کرو کہ اسمیں طلب کے کیلئے آسانی ہے۔ اور جب تم میں کا کوئی اپنی حاجت کیلئے نکلے تو صبح سویرے نکلے۔ کیوں کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے اپنی امّت کے لئے صبح کے کاموں میں برکت کی دعا کی ہے۔ ۱۲م

(۱۹) بے علم فتویٰ دینا موجب لعنت ہے

۲۷۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم : مَنْ أَفْتیٰ بِغَیْرِ عِلْمٍ لَعَنَتْهُ مَلآئِکَةُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ ۷/۳۹۲

فتاویٰ رضویہ

(۲۰) بے علم فتویٰ موجب جہنّم ہے

۲۷۷۔ **عن** عبيد الله بن ابی جعفر رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلّم : أَجْرَؤُکُمْ عَلَی الْفُتْیَا أَجْرَؤُکُمْ عَلَی النَّارِ۔

حضرت عبید اللہ بن ابی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں فتویٰ دینے پر زیادہ جری ہے۔ وہ آتش دوزخ پر زیادہ جرات رکھتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ ۴/۹۴

۲۷۶۔ السنن لابی داؤد، العلم، ۲/ ۵۱۵ ☆ الفقیه والمتفقه للخطیب، ۲/ ۱۵۵
الحبائک فی الملائک، ۴۵ ☆ السنن لابن ماجة، المقدمة، ۱/ ۶
کنز العمال للمتقی، ۱۸، ۲۹۰، ۱۰/ ۱۹۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/ ۱۲۶
۲۷۷۔ کنز العمال للمتقی ۲۸۹۶۱، ۱۰/ ۱۸۴ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/ ۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۱۸ ☆ مسند الدارمی، المقدمة، ۱/ ۵۷

(۲۱) بے علم فتویٰ باعث گمراہی ہے

۲۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ یَبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَ اَضَلُّوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم دین لوگوں کے دلوں سے محو کر کے نہیں اٹھائیگا بلکہ علماء ہی اٹھا لئے جائیں گے، جب علماء باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ لہٰذا ان سے مسائل دریافت کیئے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۰۲/۴

(۲۲) شریعت وطریقت کا ثبوت

۲۷۹۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وعائین، فامّا احدھما فبثثتہ وامّا الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو طرح کے علم سیکھے۔ ایک تو وہ جس کو میں نے پھیلا دیا۔ اور دوسرے کو اگر میں عام طور پر شائع کردوں تو میرا یہ حلق کاٹ دیا جائے۔ فتاویٰ رضویہ ۲۸۴/۳

﴿۱۰﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔ فتاویٰ رضویہ ۵۹۴/۵

۲۷۸۔ السنن لابن ماجۃ، مقدمۃ، ۶/۱ ☆ الجامع الصحیح للبخاری، العلم، ۲۰/۱
الصحیح لمسلم، العلم، ۳۴۰/۲ ☆ الجامع للترمذی، العلم، ۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۲/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۴/۱
۲۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، العلم، ۲۳/۱ ☆

۹۔ توسل واستمداد

(۱) توسل برائے استسقاء

۲۸۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه أن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه كان اذا قحطوا استسقٰى با لعباس بن عبد المطلب رضى الله تعالىٰ عنه قال : أللهم إنا كنا نتوسل إليك بنبينا صلى الله عليه وسلم فتسقنا وإنا نتوسل إليك بعم نبينا فاسقنا قال فيسقون۔ فتاوی رضویہ ۳/ ۵۲۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو سیدنا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیکر آتے تھے تو تو ہمیں سیراب فرماتا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما۔ تو خوب بارش ہوتی۔ ۱۲م

(۲) توسل

۲۸۱۔ **عن** عثمان بن حنيف رضى الله تعالىٰ عنه قال: إن رجلا ضرير البصر أتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: أدع الله أن يعافينى ، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك ، قال: فادع ، قال: فأمره أن يتوضأ فليحسن وضوئه ويدعو بهذه الدعاء ، أللهم إنى أسئلك وأتوجه إليك بنبيك محمد صلى

۲۸۰۔ الجامع الصحيح للبخارى ، الاستسقاء ، ۱/ ۱۳۷

۲۸۱۔ الجامع للترمذى ، الدعوات ، ۲/ ۱۹۷ ☆ السنن لابن ماجة ، الصلوة ، ۱/ ۱۰۰
المستدرك للحاكم الدعاء ، ۱/ ۵۱۹ ☆ دلائل النبوة للبيهقى ، ۴/ ۱۶۶
الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۱/ ۴۷۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/ ۱۳۸
كنز العمال للمتقى ، ۳۶۰۴۰ ، ۲/ ۱۸۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطى ، ۹۸۵۲
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲/ ۹۸ ☆ مشكوة المصابيح للمنذرى ، ۲۴۹۵
الاذكار النووية ، ۱۶۷ ☆ التوسل للالبانى ، ۶۸

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، نبی الرحمة ، انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی، اللهم فشفعه فی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمادے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو دعا کرو اور چاہو تو صبر کرو کہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا: دعا کریں۔ راوی کہتے ہیں حضور نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا کرو۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں۔ یارسول اللہ! میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انکی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لطف یہ ہے کہ بعض روایات حصن حصین میں " لتقضی لی" بصیغہ معروف واقع ہوا ہے۔ یعنی یارسول اللہ! میں آپکے توسل سے خدا کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ آپ میری حاجت روائی کریں۔

(۲۵) حضور سے توسل اور نماز حاجت

۲۸۲۔ **عن** أبی أمامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه : ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له ، فکان عثمان لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته ، فلقی عثمان بن حنیف فشکی ذلك الیه ، فقال له عثمان بن حنیف : ائت المیضاة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل: اللهم انی أسئلك و أتوجه الیك بنبینا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، نبی الرحمة ، یا محمد ! انی أتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی، وتذکر حاجتك و رح حتی أروح معك، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتی عثمان بن

۲۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹/ ۳۱ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۶/ ۱۶۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/ ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/ ۱۸۳

عفا ن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، فجاء البواب حتی أخذ بید ہ ، فأدخلہ علی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأجلسہ معہ علی الطنفۃ، فقال : حاجتك، فذکر حاجتہ وقضاھا لہ ثم قال لہ ، ما ذکرت حاجتك حتی کا ن الساعۃ وقال : ما کانت لك من حاجۃ فاذکرھا ، ثم إن الرجل خرج من عند ہ فلقی عثمان بن حنیف ، فقال لہ: جزاك اللہ خیر ا، ما کان ینظر فی حاجتی ولا یلتفت إلی حتی کلمتہ فی ، فقال عثمان بن حبیف : واللہ ما کلمتہ ، ولکنی شھدت رسول اللہ صلی اللہ وسلم وأتاہ ضریر ، فشکی الیہ ذھاب بصرہ ، فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فتصبر ہ، فقال : یا رسول اللہ الیس لی قائد وقد شق علی۔ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إئت المیضاۃ فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بھذہ الدعوات ، قال إبن حنیف : واللہ ما تفرقنا ، وطال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کأنہ لم یکن بہ ضرقط۔

حضرت ابو امامہ بن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حاجتمند اپنی حاجت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا، امیر المؤمنین نہ اسکی طرف التفات کرتے نہ اسکی حاجت پر نظر فرماتے ،اسنے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا مانگ، الٰہی میں تجھسے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نبی رحمت کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں، یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت کا ذکر کر۔ شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔ حاجتمند نے یوں ہی کیا، پھر آستانہ خلافت پر حاضر ہوا۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المؤمنین کے حضور لے گیا۔ امیر المؤمنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھایا، مطلب پوچھا، عرض مطلب بیان کیا: فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اسوقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا، پھر فرمایا: جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو۔ یہ شخص وہاں سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہا، اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے ، امیرالمؤمنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف التفات نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میرے بارے میں عرض کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم میں نے تو تیرے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ نہ کہا۔ مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور نابینائی کی شکایت کی۔ حضور نے یوں ہی ارشاد فرمایا: کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا کرے۔ خدا کی قسم ہم اٹھنے نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا، گویا کبھی اندھا نہ تھا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایها المسلمون، حضرات منکرین (توسل) کی غایت دیانت سخت محل افسوس و عبرت، اس حدیث جلیل کی عظمت رفیعہ وجلالت منیعہ اوپر معلوم ہو چکی اور اسمیں ہم اہلسنت وجماعت کے لیئے جواز استمداد والتجا، وہنگام توسل ندائے محبوبان خدا کا بحمد اللہ کیسا روشن و واضح وبیّن ولائح ثبوت جس سے اہل انکار کو کہیں مفر نہیں۔ اب انکے ایک بڑے عالم مشہور نے باوجود اسقدر دعوی بلند علم و تدین کے اپنے مذہب کی حمایت بے جا میں جس صریح بے باکی وشوخ چشمی کا کام فرمایا ہے انہیں اس سے شرم چاہئے تھی۔ حضرت نے حصن حصین شریف کا ترجمہ لکھا۔ جب اس حدیث پر آئے اسکی قاہر شوکت عظیم عزت نے جرات نہ کرنے دی کہ نفس متن میں اسپر طعن فرمائیں، اور ادھر پاس مشرب، ناخن بدل، جوش عصبیت، تاب گسل ناچار حاشیہ کتاب پر یوں ہجوم ہموم کی تسکین فرمائی کہ۔

یک راوی ایں حدیث عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ست چنانکہ در تقریب موجود ست وحدیث راوی متروک الحدیث قابل حجت نمی شود۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، انصاف ودیانت کا تو یہ مقتضی تھا کہ جب حق واضح ہو گیا تھا تو تسلیم فرمالیتے۔ ارشاد مفترض الانقیاد حضور پر نور سید الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الامجاد کی طرف رجوع لاتے نہ کہ خواہی نہ خواہی بزور تحریف ایسی صحیح رجیح حدیث کو جسکی اس قدر ائمہ محدثین نے بیک زبان تصحیح فرمائی۔ معاذ اللہ ساقط ومردود قرار دے دیجئے۔ اور انتقام خدا ومطالبہ حضور سید روز جزا علیہ افضل الصلوۃ والثناء کا کچھ خیال نہ کیجئے۔ اب حضرات منکرین کے تمام ذی علموں سے انصاف طلب کہ اس حدیث کا راوی عثمان بن خالد بن عمر بن عبد اللہ متروک الحدیث ہے جس سے ابن ماجہ کے سوا کتب ستہ میں کہیں روایت نہیں۔ یا عثمان بن عمر بن فارس عبدی

بصری ثقہ، جو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرھما جو تمام صحاح کے رجال سے ہیں۔ کاش اتنا ہی نظر فرمالیتے کہ جو حدیث کئی صحاح میں مروی اسکا مدار روایت وہ شخص کیوں کر ممکن جو ابن ماجہ کے سوا کسی کے رجال سے نہیں۔ وائے بے باکی مشہور ومتداول صحاح کی حدیث جنکے لاکھوں نسخے ہزاروں بلاد میں موجود انکی اسانید میں صاف صاف "عن عثمان بن عمر" مکتوب، پھر کیا کہ جائے کہ ابن عمر کا ابن خالد بنالینا کس درجے کی حیاو دیانت ہے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ امام منذری نے ترغیب میں فرمایا، طبرانی نے اس حدیث کی متعدد سند ذکر کر کے فرمایا کہ حدیث صحیح ہے۔ فتاوی رضویہ ۳/۵۲۹،۵۳۰

(۲۶) غیر خدا سے استمداد

۲۸۳۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدَّلْجَةِ۔ برکات الامداد،٦

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت کر کے مدد حاصل کرو۔۱۲م

۲۸٤۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِالْقَيْلُوْلَةِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ۔ برکات الامداد صفحہ٦

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: سحری کے ذریعہ روزے اور قیلولے کے ذریعہ رات کی عبادت پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، الایمان، ۱/ ۱۰ ☆ السنن للنسائی، الایمان، ۲/ ۲۲۳
السنن الکبری للبیھقی، ۲/ ۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱/ ۹۳
التفسیر للبغوی، ۳/ ۲۵٦ ☆ التمھید لابن عبد البر، ٥/ ۱۲۱
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/ ٤۰٦ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ٥۸۸
۲۸٤۔ السنن لابن ماجة، الصیام، ۱/ ۱۲۳ ☆ المستدرک للحاکم، ۱/ ٥۸۸
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/ ۱۳۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/ ۱۹٥

۲۸۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلىٰ حِفْظِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: داہنے ہاتھ کے ذریعہ اپنی حفاظت پر مدد چاہو۔

۲۸۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم:اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى الرِّزْقِ بِالصَّدَقَةِ۔

برکات الامداد صفحہ۶

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کے ذریعہ رزق کے حصول پر مدد چاہو۔۱۲م

۲۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِسْتَعِيْنُوْا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعَرِيِّ فَاِنَّ اِحدَا هُنَّ اِذَا كَثُرَتْ ثِيَابُهَا وَاَحْسَنَتْ زِيْنَتَهَا اَعْجَبَهَا الْخُرُوْجِ۔ برکات الامداد صفحہ۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بقدر ضرورت لباس کے ذریعہ عورتوں پر مدد چاہو، ورنہ لباس کی کثرت کے وقت انکو زینت کا خیال ہوگا اور باہر گھومنے پھرنے کی خواہش۔۱۲م

۲۸۸۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال النبی ؐ صلی اللہ تعالیٰ

۲۸۵۔ الجامع للترمذی العلم، ۲/۹۱ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۲۰۲
کنز العمال للمتقی، ۲۹۳۰۵، ۱۰/۲۴۵ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۲۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۶ ☆

۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۶۱، ۶/۳۴۳ ☆ الجامع الصغیر للسوطی، ۱/۶۶

۲۸۷۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۷۷۰۵، ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۲/۲۱۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۹۵۲، ۱۶/۳۷۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۱۲۹
اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۲/۹۹ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۱۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۶ ☆

۲۸۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۱۸۲ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۱۴۹
المسند للعقیلی، ۲/۱۰۹ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱/۱۳۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۰، ۶/۵۱۷ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۸/۱۹۵

علیه وسلّم: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی اِنْجَاحِ الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ۔

برکات الامداد صفحہ ۶

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: حاجتوں کو پوشیدہ رکھ کر انکی کامیابی پر مدد چاہو۔۱۲م

وفی الباب عن عبد اللہ بن عباس ، وعن امیر المؤ منین علی ، وعن امیر المؤ منین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

۲۸۹۔ **عن** عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم : اِذَا اَضَلَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا وَاَرَادَ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ لَیْسَ بِهَا اَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ : یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! اَعِیْنُوْنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ! اَعِیْنُوْنِی، یَاعِبَادَ اللّٰهِ ! اَعِیْنُوْنِی، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا یَرَاهُمْ۔

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ پر ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو چاہیئے یوں پکارے، اے اللہ کے بندو ! میری مدد کرو، کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کریں گے۔

برکات الامداد صفحہ ۱۴ ☆ فتاویٰ رضویہ ۳/۱/۵۳۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قد جرب ذلك باليقين۔ بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ فاضل علی قاری علامہ میرک سے وہ بعض ثقات سے ناقل۔ ہذا حدیث حسن، یہ حدیث حسن ہے، اورفرمایا: مسافروں کو اسکی ضرورت ہے۔ اورفرمایا: مشائخ کرام قدست اسرارہم سے مروی ہوا۔ انہ مجرب قرن به النجح، یہ مجرّب ہے اورمراد ملنی اسکے ساتھ مقرون۔ ذکرہ فی الحرز الثمین۔

اس حدیث میں جن بندگان خدا کو وقت حاجت پکارنے اور انسے مدد مانگنے کا صاف حکم

۲۸۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۷/۱۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۰/۱۳۲
کنز العمال للمتقی ، ۱۷۴۹۸ ، ۶/۷۰۶ ☆

ہے وہ ابدال ہیں کہ ایک قسم ہے اولیاء کرام سے قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ۔ یہی قول اظہر واشہر ہے۔ کما نصّ علیه فی الحرز الثمین، اور ممکن کہ ملائکہ یا مسلمان صالح جن مراد ہوں ۔ وکیف ما کان ، ایسے توسّل وندا کو شرک وحرام اور منافی توکل واخلاص جاننا معاذ اللہ شرع مطہر کو اصلاح دینا ہے۔

تنبیہ:- یہاں تو حضرات منکرین کے انہیں عالم نے یہ خیال فرما کر کہ معجم طبرانی بلاد ہند میں متداول نہیں۔ بے خوف خطر خاص متن ترجمہ میں اپنے زور علم ودیانت وجوش تقویٰ وامانت کا جلوہ دکھایا۔

فرماتے ہیں۔

اس حدیث کے راویوں میں سے عتبہ ابن غزوان مجہول الحال ہے تقویٰ اور عدالت اسکی معلوم نہیں۔ جیسا کہ کہا ہے تقریب میں کہ نام ایک کتاب کا ہے اسماء الرجال کی کتابوں میں سے۔

اقول: مگر بحمد اللہ آپکا تقویٰ وعدالت تو معلوم کیسا طشت از بام ہے، خدا کی شان، کہاں عتبہ بن غزوان رقاشی کہ طبقہ ثالثہ سے ہیں، جنہیں تقریب میں مجہول الحال اور میزان میں لایعرف کہا، اور کہاں اس حدیث کے راوی حضرت عتبہ بن غزوان بن جابر مزنی بدری کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر مہاجر ومجاہد غزوۂ بدر ہیں ۔ جنکی جلالت شان بدر سے روشن مہر سے ابین ۔ رضی الله تعالیٰ عنه وارضاه عنا۔

مترجم صاحب دیباچہ ترجمہ میں معترف کہ حرز ثمین انکے پیش نظر ہے۔ شاید اس حرز میں یہ عبارت تو نہ ہوگی۔

رواه طبرانی عن زید بن علی عن عتبة بن غزوان عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

یا جس تقریب کا آپ نے حوالہ دیا اسمیں خاص برابر کی سطر میں یہ تحریر تو نہ تھی

عتبة بن غزوان بن جابر بن المزنی صحابی جلیل مهاجر بدری مات سنة سبعة عشرة او ملخصا۔

پھر کون سے ایمان کا مقتضی ہے کہ اپنے مذہب فاسد کی حمایت میں ایسے صحابی رفیع

الشان عظیم الارکان کو بزور زبان وزور جنان درجۂ صحابیت سے طبقہ ثالثہ میں لا ڈالے اور شمس عدالت وبدر جلالت کو معاذ اللہ مردود الروایت ومطعون جہالت بنانے کی بدراہ نکالے۔

ولکن صدق نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جب تجھے حیا نہیں تو پھر جو چاہے کر۔

مسلمان دیکھیں کہ حضرات منکرین انکار حق واصرار باطل میں کیا کچھ کر گزرے پھر ادعائے حقانیت گویا تمیز کا وضوئے محکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

خیر یہ تو حدیثیں تھیں اب شاہ ولی اللہ صاحب کی سنئے اپنے قصیدۂ اطیب النغم کی شرح میں پہلی بسم اللہ یہ لکھتے ہیں۔ لابداست از استمداد بروح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک سے مدد حاصل کرنا ضروری ہے۔

اوراسی میں ہے۔

بنظر نمی آید مگر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے۔

مجھے تو ہر مصیبت میں ہر پریشان حال کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست تصرف ہی نظر آتا ہے۔

اسی میں ہے۔

بہترین خلق خداست درخصلت ودرشکل ونافع ترین ایشاں است مردماں رانزدیک ہجوم حوادث جہاں۔

زمانے کے حوادث میں لوگوں کے لئے آپ سے بڑھکر کوئی نافع نہیں۔

اسی میں ہے۔

فصل یازدہم درابتہال بجناب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت فرستد بر تو خدائے تعالیٰ اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود، اے بہترین عطا کنندہ۔

گیارہویں فصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ہے، اے بہترین مددگار اور جائے امید اور بہترین عطا کرنے والے، آپ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔

اور اسی میں ہے۔

اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالۂ مصیبتے۔

اے بہترین امیدگاہ مصیبتوں کے ازالہ کے لئے۔

اسی میں ہے۔

تو پناہ دہندۂ منی از ہجوم کردن مصیبتے وقتیکہ بخلاند در دل بدترین چنگلہا را۔

آپ مجھے ہر ایسی مصیبت میں جو دل میں بدترین اضطراب پیدا کرے پناہ دیتے ہیں اور اپنے قصیدۂ ہمزیہ کی شرح میں تو قیامت ہی توڑ گئے، لکھتے ہیں، اگر جانتے کہ ثابت است مادح آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت ثنا آنست کہ ندا کند زار و خوار شدہ بشکستگی دل و اظہار بیقدری خود با اخلاص در مناجات و پناہ گرفتن بایں طریق، اے رسول خدا، اے بہترین مخلوقات، عطائے ترا می خواہم روز فیصل کردن مایوسی کے وقت مدح کرنے والے کی آخری حالت میں یہ دعا اور ثنا ہونی چاہئے کہ وہ اپنے کو انتہائی گریہ وزاری اور دلجمعی اور اظہار بے قدری کے ساتھ پناہ حاصل کرتے ہوئے یہ مناجات کرے اور کہے اے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم، اے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بہترین ذات قیامت کے روز میں آپ کی عطا کا خواستگار ہوں۔

اسی میں ہے۔

وقتیکہ فرود آید کار عظیم در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا۔

جب کوئی کام تاریکی کی گہرائی میں گر جائے تو آپ ہی ہر بلا میں پناہ دیتے ہیں،

اسی میں ہے۔

بسوئے تست آوردن من و بہ تست پناہ گرفتن من و در تست امید داشتن من،

میری جائے پناہ، میری جائے امید اور میرے مرجع آپ ہی ہیں با جملہ بندگان خدا سے توسّل کو اخلاص و توکل کے خلاف نہ جانے گا مگر بخت جاہل محروم، یا ضال مکابر ملوم۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱،۵۳۲

۲۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَلْيُنَادِ، يَاعِبَادَاللّٰهِ! أَحْبِسُوا عَلَيَّ، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! أَحْبِسُوا عَلَيَّ، فَإِنَّ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ حَاضِرًا سَيَحْبِسُهُ عَلَيْكُمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو، اے خدا کے بندو روک لو، کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ، اور زیادہ فرماتے، امام نووی رحمہ اللہ اذکار میں فرماتے ہیں، ہمارے بعض اساتذہ نے کہ عالم کبیر تھے ایسا ہی کیا چھوٹا ہوا جانور فوراً رک گیا۔ اور فرماتے ہیں۔

ایک بار ہمارا جانور چھوٹ گیا، لوگ عاجز آگئے ہاتھ نہ لگا، میں نے یہی کلمہ کہا، فوراً رک گیا، جسکا اس کہنے کے سوا کوئی سبب نہ تھا۔ نقلہ سیدی علی القاری فی الحرز الثمین۔

فتاویٰ رضویہ ۳/۵۳۱

۲۹۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: إنّ للہ ملائکۃ فضلا سوی الحفظۃ یکتبون ما سقط من ورق الشجر، فاذا أصابت أحد کم حرجۃ فی سفر فلینا د، أعینوا عبا د اللہ رحمکم اللہ۔ برکات الامداد صفحہ ۱۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے محافظ فرشتوں کے علاوہ ہیں جو درختوں سے گرنے والے پتوں کو بھی لکھتے رہتے ہیں، لہٰذا تمہیں سفر میں کوئی دشواری لاحق ہو تو بلند آواز سے کہو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ ۱۲م

۲۹۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۱۳۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲۶۷
کنز العمال للمتقی، ۱۷۴۹۶، ۶/۷۰۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۷
۲۹۱۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ۵۰۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۲۹۷۱۲، ۶/۹۲

(۲۷) اپنی حاجتیں رحمدل لوگوں سے مانگو

۲۹۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلیٰ ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِی تُرْزَقُوا وَتُنْجَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: رَحْمَتِی فِی ذَوِی الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِیْ، وَلَا تَطْلُبُوا الْحَوَائِجَ عِنْدَ الْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ فَلَا تُرْزَقُوْا وَلَا تُنْجَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ: اِنَّ سُخْطِی فِیْهِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرے رحمدل امتیوں سے حاجتیں مانگو، رزق پاؤگے اور مرادوں کو پہونچوگے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری رحمت میرے رحمدل بندوں کے پاس ہے، اور سخت دل لوگوں سے اپنی حاجتیں طلب نہ کرو کہ رزق ومراد کچھ حاصل نہ ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری ناراضگی ان کے پاس ہے۔

۲۹۳۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنهم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ رُحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِی، تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ فَاِنَّ فِیْهِمْ رَحْمَتِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کرو کہ انکے دامن میں آرام سے رہوگے کہ میری رحمت انکے پاس ہے۔ الامن والعلی صفحہ ۷۰

۲۹۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرّم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلّم: اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِی تَعِیْشُوْا فِی اَکْنَافِهِمْ۔

۲۹۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۱، ۶/۵۱۸ ☆ میزان الاعتدال، ۱/۱۳۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۱۷۳ ☆
۲۹۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۶، ۶/۵۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۱۷۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۱۳۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۶
۲۹۴۔ المستدرک للحاکم، ۴/۳۲۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۱۷۳
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۲/۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۱۲۸۰۷، ۶/۵۱۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۱۵۶

امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: میرے رحمدل امتیوں سے بھلائی مانگو ان کی پناہ میں چین کروگے۔

۲۹۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَقُوْلُ: اُطْلُبُوا الْفُضُوْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ مِنْ عِبَادِی تَعِیْشُوْنَ فِی أَکْنَافِھِمْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے رحمدل بندوں سے فضل مانگو انکی پناہ میں چین سے رہوگے۔

۲۹۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم: اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوش رویوں سے مانگو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ع۔ کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوش رو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حسن ازلی جن سے محبت فرماتا ہے۔ من کثرت صلوٰتہ باللیل حسن وجھہ بالنھار۔

جو رات کو کثرت سے عبادت میں مشغول ہوگا دن کو اسکا چہرہ نورانی ہوگا۔

اور جود کامل وسخائے شامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقت عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ۔

الامن والعلیٰ صفحہ ۱۷۰

امام محقق جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں۔

الحدیث فی نقدی حسن صحیح۔

۲۹۵۔ مسند العقیلی، ۳/۳ ☆

۲۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۶۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۱۹۴
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۱۸۵ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۴۱۸
اللآلی المصنوعة للالبانی ۲/۴۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۹۱

یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقوله هذا لا شك حسن صحيح فقد بلغ حد تواتر على رائى ۔

برکات الامداد ۱۱

۲۹۷۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلّم : اِبْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی ڈھونڈ وخوش رویوں کے پاس۔

۲۹۸۔ **عن** عبد الله بن جراد رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا ابْتَغَيْتُمُ الْمَعْرُوْفَ فَاطْلُبُوْهُ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بھلائی چاہو تو خوش رویوں سے چاہو۔

۲۹۹۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَاجَاتِ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوش رویوں کے پاس اپنی حاجتیں طلب کرو۔

۳۰۰۔ **عن** يزيد القسملى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا طَلَبْتُمُ الْحَاجَاتِ فَاطْلُبُوْهَا اِلَى الْحِسَانِ۔

حضرت یزید قسملی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۲۹۷۔ كنز العمال للمتقى، ۱۶۷۹۶، ۶/ ۵۱۶ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ۴۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱۵۲ ☆

۲۹۸۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۹۸۳۴، ☆ لسان الميزان لابن حجر، ۶/ ۱۲۲۵
كنز العمال للمتقى، ۱۶۷۹۴، ۶/ ۵۱۶ ☆ الكامل لابن عدى، ۷/ ۲۸۷

۲۹۹۔ ميزان الاعتدال للذهبى، ۱۷۵۰۰ ☆ لسان الميزان لابن حجر ۲/ ۸۰۵
اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ۴۳ ☆

۳۰۰۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۹/ ۹۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۱/ ۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر، ۱۶۴۱ ☆ اللآلى المصنوعة للسيوطى، ۲/ ۴۲

جب تم حاجتیں طلب کرو تو خوش رویوں سے کرو۔

وفی الباب عن انس بن مالك ، وعن جابر بن عبدا لله، وعن عبد الله بن عمر ، وعن ابی بکرة ، رضی الله تعالیٰ عنهم۔

۳۰۱۔ **عن** أبي خصيفة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِلْتَمِسُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ۔

حضرت ابوخصیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی خوب صورت لوگوں سے چاہو۔

الامن والعلی ۱/۷ برکات الامداد ۹ تا ۱۱

۳۰۲۔ **عن** أبي ربيع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُطْلُبُوا الْأَيَادِيَ عِنْدَ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَإِنَّ لَهُمْ دَوْلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کرو کہ روز قیامت انکی دولت ہے۔

الامن والعلی ص ۷

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں؟ ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ احادیث کیسا صاف صاف واشگاف فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے ، ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر واحسان طلب کرنے کا حکم دیا، کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے۔ ان سے مانگو تو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، انکے دامن حمایت میں چین کروگے، ان کے سایہ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔

یا رب! مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت استعانت

۳۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۹۶ ، ۵۱۷/۶ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی ۴۲/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۵/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۹۸۳، ۳۹۶/۲۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۹۱/۹ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۵۲/۱
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۸۸/۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۶/۳

۳۰۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۹۷/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۶۹، ۸۵/۶

ہوگی۔ پھر حضرات اولیاء سے زیادہ کون سا امتی نیک اور رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت شرک ٹھہرا کر غیر سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا۔ الحمدللہ، حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ ملاعنہ کو خدا نے مارا ہے انہیں اس عیش، چین آرام، خیر، برکت، سایۂ رحمت اور دامن رافت میں حصہ کہاں۔ اسکی طرف مہربان خدا جل وعلا اپنے بندوں اور مہربان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے۔

ع۔ گر برتو حرام ست حرامت بادا۔

گزشتہ صفحات میں، حدیث اجل واعظم ،یا محمد انی توجهت بك الیٰ ربی" ملاحظہ فرما چکے۔ وہ حدیث صحیح وجلیل ومشہور منجملہ اعظم واکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے۔

رہے اقوال علماء اسکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت وائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا۔ نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرۂ اہل سنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے، جانچ چکے، جنکے جواب سے آج تک عاجز ہیں۔ اور بعونہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے مگر آنکھوں کے ڈھلے پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علماء کا نام لئے جاتے ہیں۔ یعنی ہزار بار مارا تو مارا، اب کی مارو تو جانیں۔ سبحان اللہ۔ برکات الامداد ،۱۲، ۱۳
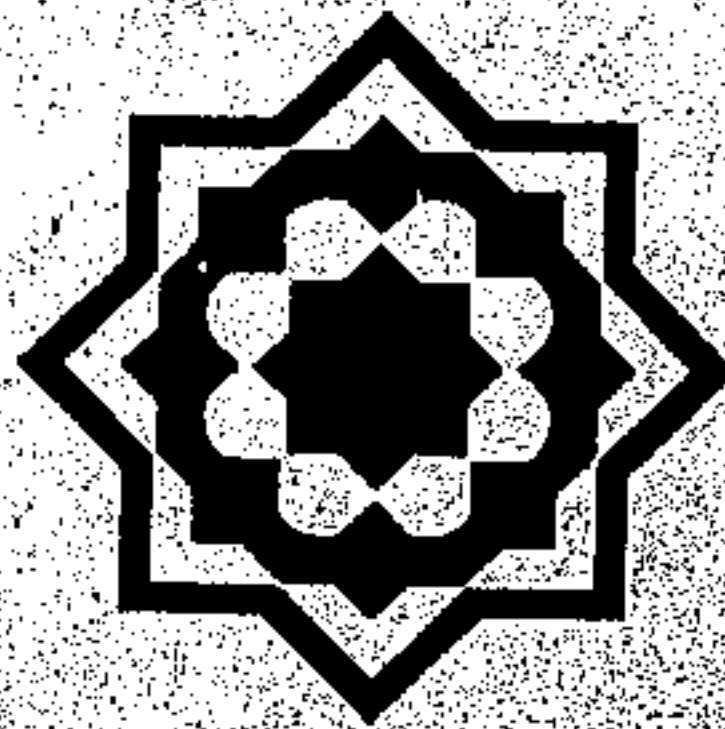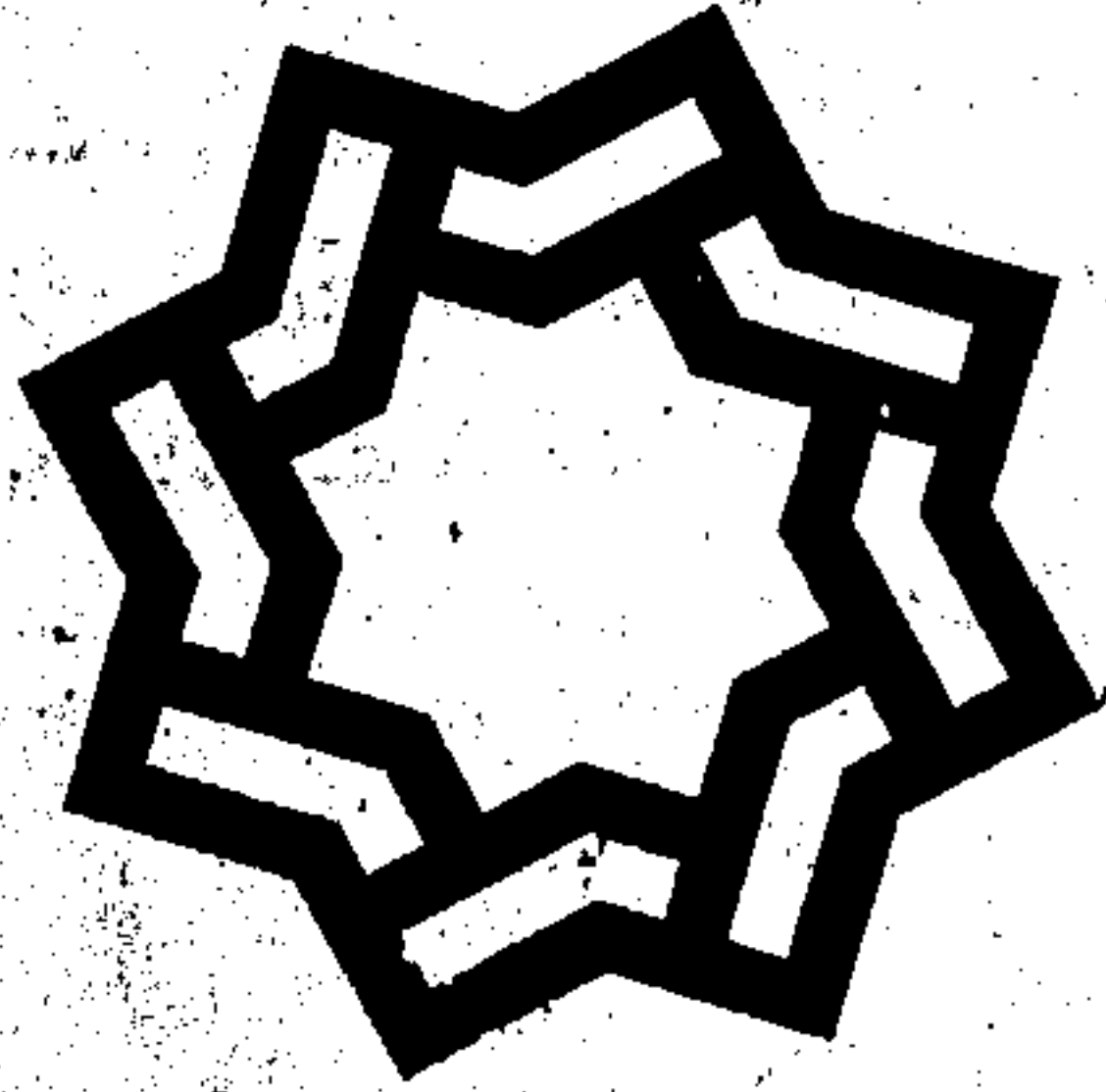
۳

کتاب الطہارۃ

ابواب
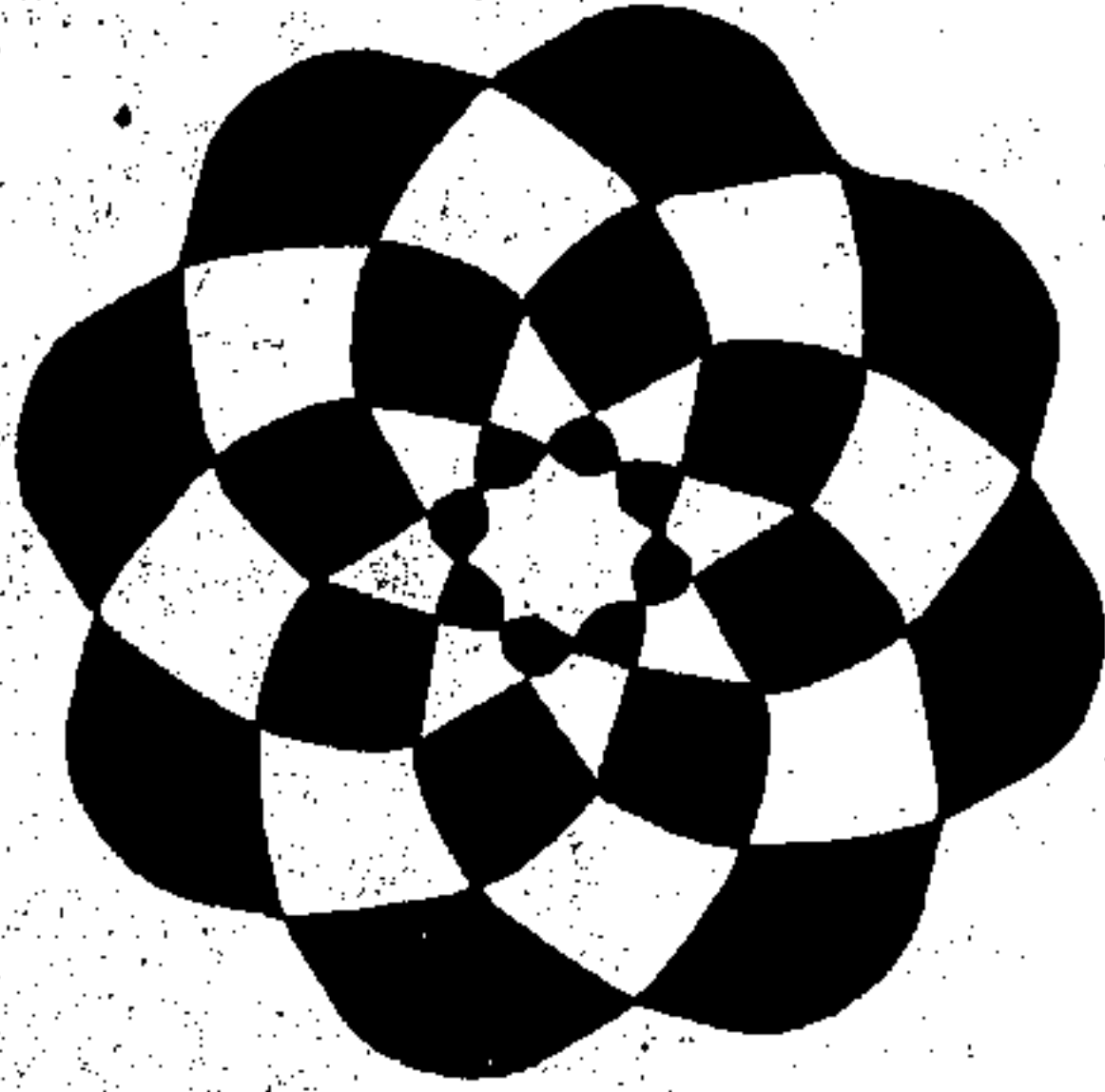
۱۔ ضرورت طہارت

(۱) طہارت کے بغیر نماز مقبول نہیں

۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ أَحَدِ كُمْ إِذَا حَدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حدث لاحق ہوجائے تو اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کی نماز اسوقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک تم وضو نہ کرلو۔

۳۰۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ بِغَيْرِ الطُّهُوْرِ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت نماز مقبول نہیں اور خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں۔

فیوضاتُ الرّضویہ

فی

تشریحات الھدایہ

المعروف بہ

شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آرا کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف

امام ابو الحسن علی بن ابوبکر بن عبد الجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور فون: 042-37246006